

# معرف اربعین

تألیف  
شیخ عبداللہ دانش  
خطیب مسجد اہل سنت و اہلک

ترکیب و تخریج  
میان طاہرہ رزوی  
ایڈیٹر مسرت امین

مکتبۃ المدین اسلام آباد  
فیصل آباد پاکستان

Toobaa-elibrary.blogspot.com

متن اربعین حسین

رضی اللہ عنہ

تالیف: فضیلۃ الشیخ عبداللہ دانش

ترتیب و تخریج: میاں طاہر

پیشکش: طوبی ریسرچ لائبریری

[toobaa-elibrary.blogspot.com](http://toobaa-elibrary.blogspot.com)

## فہرست

13

17

18

21

22

24

24

25

25

26

26

29

29

30

32

34

35

36

کلمہ شکر اللہ تعالیٰ

فہرست

تحریر کی کتاب

محمد حنین کی برتری مولا امانی علیہ السلام کی تحریر میں

انجمنیہ کتب و رسائل کی تحریر و تصانیف

اصحابہ کرام علیہم السلام

صحابہ کرام علیہم السلام کے بارے میں

خلافت راشدہ کے بعد

موجودہ دہکراں میں بیحد معیار عدالت پر مبنی ہو سکے

روایت پر بیحد مبنی کمال باطلات

تصویر و تقریر

انجمن

کلیات اقبال قادیان روزنامہ

تحریر اشعار

نوٹ

حدیث شریف میں مسند و کتب و رسائل و احادیث

تحریر

حدیث شریف

## محمود محفوظ

ناشر محمد یونس

انتظام محمد یونس

پبلشر سعید اقبال طاہر

طابع محمد سلیم علی شاہ

ترجمہ علی شاہ

کمپوزنگ سید سعید علی شاہ

الطبع و النشر اکتوبر 2013

کتاب دست کی ترویج و اشاعت کیلئے

محمود محفوظ

سید سعید علی شاہ

فیصل آباد پاکستان

Call: +92-314-3010777

aharman777@gmail.com

www.aharman.org

www.youtube.com/aharman

18 حدیث 37: عقل حسین کی جی حضور ﷺ کو کساد کی جی تھی۔

39

19 حدیث 38: تکریم کا حدیث از نبی کریم ﷺ

39

20 تکریم کا حدیث از نبی کریم ﷺ

42

21 حدیث 39: دو گئی امام احمد و احمد

42

22 تکریم

45

23 سرسارک شہر پر چڑھا دیا گیا

47

24 صرف جہور مورچوں کیوں، جگہ مسجد تھیں مگر یہی کہتے ہیں

48

25 محمد تھیں کے بعد مورچوں

50

26 امام ابن جبرین کا موقف

52

27 علامہ ابن تیرہ کا نام تھیں جوڑ کے لکھ کر دست قرآن تھیں

53

28 حدیث نمبر

54

29 امام حسین جوڑ کیوں لکھ دیکھ جوڑ امام حسین روک رہے تھے؟

55

30 قاتل حضرت عمر فاروق، جی حضرت عمر فاروق کا کھنڈر تھیں

57

31 امام طبرانی کا موقف یہ حدیث بیان کرتے ہیں

57

32 حدیث 39

59

33 حج حدیث کے ساتھ قرآن امام

60

34 امام ابن جبرین کا موقف کا موقف

61

35 مظلوم احمد ابن جبرین کا موقف

62

36 امام ابن جبرین کا موقف کہ یہ کہ اور عزت کہاں سے نصیب ہوا؟

63

37 علامہ ابن تیرہ کا موقف یہ حدیث بھی لائے ہیں

63

38 حدیث 37

63

39 پامس کا ہے؟

64

40 قاتل حسین کی روایت حدیث

66

41 حدیث 38: قدر دان حسین جان کا قاتل مسلم جوڑ

68

42 حدیث 39: قاتل مسلم جوڑ کا اقرار شفقت

69

43 تکریم

71

44 حدیث 39: حضرات حسین اور حضرت ہلال

74

45 حدیث 39: حضور ﷺ کا موقف حدیث نہت کے ایک ہی گم ہیں گے

74

46 تکریم

77

47 حدیث 39: احرام حسین جوڑ اور عثمان بن عفیر جوڑ

78

48 تکریم

79

49 رومی جوڑی سازش

79

50 بڑے کا بڑا گھوڑا تھیں بڑا تھیں

81

51 حدیث 39: حسین جوڑ کیلئے شفقت و عظم

82

52 حدیث 39

83

53 حدیث 39: حسین جوڑ کیلئے جنت کی بشارت

83

54 مظلوم احمد

85

55 امت کی بڑائی قرآن کی آیتوں سے



148

151

152

155

156

157

158

158

159

160

161

162

163

164

165

167

مبارک روایت 113

صرف ام سلمہ رضی کی روایت ہے؟ 114

حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) کیا کی 115

حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) میں کی روایت ہے 116

تکون 117

میں کی روایت ہے 118

حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 119

تکون 120

حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 121

ہے حال حدیث میں 122

امام حسین رضی کی ماجرا اور افسانہ 123

قیامت میں 124

تکون 125

حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 126

تکون 127

حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 128

0092-0314-3010777  
alhermain711@gmail.com  
www.alhermain.org  
www.yakshab.com/hermain

HAKKAT  
Al-Hermain-El-Islami  
مکتبہ اسلامی  
بیت المقدس

128

128

129

131

131

132

134

135

136

137

138

141

142

143

145

147

147

148

149

94 حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 128

95 مبارک روایت 129

96 تکون 131

97 حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 131

98 تکون 132

99 حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 134

100 اصل سید 135

101 جعلی سید 136

102 دوسرا حدیث 137

103 حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 138

104 حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 141

105 مبارک روایت (2) میں (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 142

106 حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 143

107 تکون 145

108 حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 147

109 حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 147

110 تکون 148

111 حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 149

112 حدیث (ابن ابی شیبہ کی روایت ہے) 149

# حسینؑ



میانِ طاحیہ  
فصل اول  
سیرۃ النبیؐ و آلہٖ السلام  
فصل اول

کلمہ

تاریخ عالم بالخصوص تاریخ اسلام میں حضرت سیدنا امام حسینؑ کی اہمیت اور کردار کی اہمیت متنازعہ جان نہیں۔ عہدِ زریں یعنی خلافتِ راشدہ کے بعد جس اہم اور عظیم ترین واقعہ نے اسلام کی فکری، سیاسی، دینی اور فوجی حیثیت پر سب سے زیادہ اثر ڈالا۔ وہ میدانِ کربلا میں امامِ عالی مقام کی عظیم شہادت ہے۔ امامِ عالی مقام کی شہادت ایک ایسا المناک اور درد انگیز واقعہ تھا کہ امتِ مسلمہ صیحا سے اُسو بہانے کے باوجود آج بھی اس شہادت پر آنے لگی افسردہ اور غمناک ہے۔ سینکڑوں برس گزر جانے کے باوجود آج بھی اس واقعہ کی یاد اور غم تازہ ہے۔

بقول امامِ اہل بیت علیہم السلام آدھ گھنٹہ "امام حسینؑ کے خیمِ خونگاہ سے دشتِ کربلا میں جس قدر خون بہا تھا اس کے ایک ایک قطرہ کے بدلے نیا لشکر ہائے قائمِ عالم کا ایک سپاہی بنا دیا گیا ہے۔"

شہادتِ امام حسینؑ امتِ مسلمہ کے لئے ایک عظیم درس ہے۔ اگر ہدایت کا نعرہ یہ سُنیں جو اقوامِ عالم میں تلاو اور رکھنا چاہیں۔ کہ جنگ جیتنے والا ہی فاتح، غالب اور مصلح مکران ہوتا ہے، اور ہارنے والا مغلوب، مظلوم اور باغی ہوتا ہے۔ لیکن یہ نظریہ "کہ ہار" کی جنگ میں غلط نظر آتا ہے۔ "میدانِ کربلا" میں ہمت، شہادت اور حق پرستی سپاہوں کی جہتی۔ جب کہ ہار، ہزیمت اور شہادت سیدنا امام حسینؑ اور ان کے چار ساتھیوں کے حصے میں آئی تھی، لیکن حق اور حق سے کہ امامِ عالی مقامؑ ہار کر شہادتِ ورام اور واقعی دنیا تک کے لئے عزم و استقلال کی علامت بن کر آج مسلمانانِ عالم کے دلوں کی دھڑکن ہیں۔

جب کہ ظاہری طور پر "میدانِ کربلا" کا معرکہ سر کرنا والا اور جیت کا جشن منانے والا آج بھی کچھ مسلمینِ خارجی طرح کلکتہ ظہرت اور جہت کی علامت ہے۔ تاریخ کا جی ہمارے غلط دہلیز اور لوگوں کے گمراہیوں سے نکلنے کے لئے کمر بستہ ہوتا ہے۔ یہ حقیقت کسی کی کج

میں آئے پانچ آئے۔ یاد رکھئے کہ باوجود جھگڑا چاہے یہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ لیکن اس کی کو  
تکروفریب، دھوڑ اور عیاری کے باوجود میں نہیں چھوڑا جا سکتا کیونکہ یہ اُٹھنا کا وعدہ ہے۔ اور اس  
سے بڑھ کر کسی کا وعدہ برحق نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے ماننے، دے جانے اور اپنے راستے پر چلنے والوں کی  
شرور آزمائش کرتا ہے۔ جنگ کا حقیقی معیار، جرات و ہمت سے بے نیاز مزاحمت و قیام تو انہیں اور  
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے میں کھینچا دینے کا کام ہے۔ نہ کہ لوگوں کو ہلکی ٹھیکیں۔

اسلام میں شہداء حق کا سلسلہ طویل اور دروازہ تر ہے۔ لیکن معرکہ کربلا میں داخل اور دنیا کے  
شہداء میں حضرت امام حسین علیہ السلام کا حریف و مقابل کی اعتبار سے ممتاز اور نمایاں ترین ہے۔ امام علی  
مقام نے اپنی سپاہ کا بیشتر حصہ "صدقہ" میں ان کو بلا "میں" راہ میں حق میں شہید کرانے کے ساتھ ساتھ اپنے  
خاندان کے بیشتر مرد و زن بچے ان کے ہاتھوں کے سامنے دینے کی خاطر قربان کر دیئے اور خود  
دشمن کی سطوں کو تنہا چھوڑا۔ وہ ان پر کوہِ ذرا، جہاں مردی اور بھاری سے لڑا تھا۔ وہ سن اسلام اور  
شعبان اسلام کی سر بلندی کے لئے بے حرم و استغلا سے تمام شہادت و فوج کو شہید کر گیا۔ شہیدان حق  
اور قدسان اسلام بچت معرکہ کربلا میں اپنی جانوں کے لئے خزانے پیش کرتے رہے ہیں۔  
کیونکہ اسلام کی سر بلندی کا حق پرست میں جان سے بڑھ کر اور اہم تر ہوتی ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے والدین و اہل بیت علیہم السلام کی رنج و رنجانی اور غمی و غم  
کے امن تھے۔ وہ خاتونِ بنتِ حضرت فاطمہ علیہا السلام اور علیہا السلام حضرت علی علیہ السلام کے فرزند اور محمد اور  
امتِ مسلمہ کے روحانی امام اور پیغمبر تھے۔ حسبِ ذیل افعال، افعال، کردار، علم و فضل اور  
زہد و عبادت میں امتِ مسلمہ کے لئے جہانِ نور اور منبعِ رش و شہادت تھے۔ لیکن جب حق سے امتِ مسلمہ کا  
ایک خاص طبقہ امام علی بن ابی طالب کی تعلیم پر ترین قربانی اور شہادت کو ایک دوسرے  
دنگ اور ڈانپے سے دھکتا ہے۔ جب کہ جہنم اسلام سے شراب پر کھلنا بلکہ دنیا بھر کی تمام حرمت  
پہنہ ہتھیائیں انہی سے مراد ان کی اور بھاری کا دوسری کٹی گئی ہیں۔ اور وہ سب لوگ جانتے ہیں کہ کسی بھی  
حالت میں غلو، حق، جہنم و جہنم اور بے ایمانی اور ایمانی جھگڑنے سے تسلیم کرنے کی بجائے کفار و منافقین  
اور رافضیوں سے مختلف نہ ہو جائی حیاتِ جاہدانی ہے۔ امام حسین علیہ السلام نے انہوں کو چاہا اور مردانہ وار

جینے اور مردانہ شان سے شہید ہونے اور موت کو گھنے کانٹے کا دوس دیا ہے۔ جب تک انسان اور  
انسانیت باقی ہے۔ اس وقت انسان کے لئے کبھی رش و شہادت اور انسانیت باقی ہے۔

شہید کا جسمانی اور عبادی کرچ ہمارا نگاہوں سے احوال ہو جاتا ہے مگر وہ روح ۱۰۰  
اصول اور نظریہ حیات ہے وہ اپنے پاک خون سے رحمتیں کے ہم ایسے انسانوں کے لئے ایک  
رجحان اور مضابطے کی حیثیت میں چھوڑ جاتا ہے۔ وہ نظریہ اور اصول اس دنیا میں ایسے چمکتا ہے کہ  
آفتاب کی روشنی بھی اس کے سامنے اندھی نظر آتی ہے۔ اور خونِ شہادت سے نگینے و تر اور روشن  
چروں کی خوشنواں اور باقی اس کا تاج باقی رہی کہ برکت و کبریائی کے ترانے اور نغمے  
گاتے ہوئے اہل مسلم میں جہاد کی اور جنگی سالک راہی ہے کہ کلمہ شہادت کے بڑے بڑے پہاڑ نکار  
مومن سے زمین ہل جاتی ہے۔ شہید اپنے خون کا نذرانہ اے کراہوں کی زندگی میں ایک نئی  
روح اور جہنم پہ چھو گئے ۱۵ ہوتا ہے۔ گو یا کہ شہادت امام حسین علیہ السلام ایک دارِ استقامت، جہاں مردانہ  
بھائی اور چاہا کی کھنکھار سے ہمارا کھنکھار بھی کسب سے بڑی یادگار ہے۔

بعض لوگ بڑی سادگی اور سادگی سے اصل وادائش کا لہا اور اڑھ کر تاریخ اسلام کے  
اس اہم ترین واقعہ میں غیر متعلق بلکہ متعلق طرزِ نگاہ اور اعتدال اختیار کرتے ہیں۔ غیر مجید  
اور بے اعتبار و بے بنیاد روایات کا سہارا لے کر "حادثہ کربلا" کے ضمن میں اہانت کے مرتکب  
ظہر کرتے ہیں۔ اپنے وادائش واصل و فکر سے عاری، روایت اور روایت سے بیگانہ ہیں، دنیا فطری  
دھن کے باوجود ان کی علمی و فکری جہاں ان کا ساتھ نہیں دیتی اور وہ اس عظیم اور اہم  
ترین واقعہ کی حقیقی جھگڑا کا احساس اور ادراک کرنے سے عاری ہیں۔ جس دور کی سپاہ اور ان  
کے ہم دھڑا میں امام حسین علیہ السلام ایسے عظیم انسان سے اوصاف نہ کر سکیں۔ اس جہاد کی پیشتر  
روایات اور حکم کی مشورہ نمایاں کیونکہ اگر ایسے امام علی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام کے حقیقی  
اوصاف کے کھانے پر سے کر سکتے ہیں۔



میرزا فیضان الدین دہلوی نے ایک راج عقیدہ مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے شوق سے علم کا اور ہے۔ یہ شوق علمی و اصلاحی اور تاریخی کتب کے حلقہ و مکتبہ ہیں۔ روایت و احادیث کے ساتھ ساتھ علم ہندوستان پر بھی بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب کی زندگی پر بہت دلچسپی ہے۔ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ آل بیت کی محبت کو اس کی انتہا پر پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

میرزا فیضان الدین دہلوی نے بڑی محبت اور عرق ریزی سے مستند اور معتبر روایات کا سہارا لیتے ہوئے اخیر و معادیت سے بھی کرم کی تلاش کی اپنے نوے حضرت امام حسین علیہ السلام کے متعلق چالیس (40) صحیح احادیث سہار کا مجموعہ "اربعین نام حسین علیہ السلام" کے نام سے مرتب کیا ہے۔ اور بڑے بے تحاشہ سلیب انداز میں امام حسین علیہ السلام کی شخصیت اور کردار کو بڑے ہی پاک اور اعلا میں پیش کیا ہے۔ اس قصیدہ کی ہم سب میرزا فیضان الدین دہلوی کے شکر گزار محبت مسلمان اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ میرزا فیضان الدین دہلوی کے علم و عمل اور عمر و شریعت کو عطا فرمائے۔

آخر میں میں شکر گزار ہوں کہ پاکستان کی طرف سے امام حسین علیہ السلام کی عبادت و شاعت میں سرگرمی میں مقیم میرزا فیضان الدین دہلوی کے شہداء اور راجی حبیب اللہ اور دیگر اصحاب کا شکر گزار ہوں جن کی محبت و معادیت امام حسین علیہ السلام کی عبادت و شاعت کا باعث بنی۔ اللہ ان کی مسرت کو قبول و منظور فرمائے اور اس کتاب کو میرزا فیضان الدین دہلوی اور کارکنان شکر گزار ہوں کہ ان کے لئے زور وادارہ داریہ نجات بنائے۔

آمین یا رب العالمین!

وَعَلَى اللَّهِ عَالِي السَّيِّئِ مُحَمَّدٌ وَعَلَى آلِهِ وَآخَرِهِ وَسَلَّمَ

ایضاً

میرزا طاہر

مکتبہ العربیہ اسلامیہ

فصل اول  
1990-2010  
0300-0310 2010-2011  
0300-0310 2010-2011  
0300-0310 2010-2011  
0300-0310 2010-2011

### پیش لفظ

ساری کائنات کا کلام رسول پر چلے گا۔ پس اے چاہنے والا! اللہ تعالیٰ سے ہے۔

هَذِهِ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأُولُو الْعِلْمِ لَا يَتَّبِعُونَ

اللَّهَ نَعْمَ شَهِادَاتُ خُودِ اس بات کی شہادت دی کہ "اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور (میں شہادت) فرشتوں اور سب اہل علم نے بھی دی ہے۔ وہ انصاف پر قائم ہے۔"

إِنَّ اللَّهَ بِأَعْيُنِنَا إِنْ تَوَلَّوْا الْأَرْضَ إِلَىٰ آفَاقِهَا وَإِذَا جَعَلْتُمْ

بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ (النساء: 58)

"مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ان باتوں میں عدل امانت کے پیر کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔"

وَتَنقُصُ خَلْقَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا (الانعام: 115)

"تمہارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے۔"

إِنَّ اللَّهَ بِأَعْيُنِنَا بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (البحل: 90)

"اللہ عدل اور احسان کا علم دیتا ہے۔"

وَأُوتِرْتُ لِأَعْيُنِنَا بِسُكُونٍ (الشورى: 15)

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔"

## تشریحی نکات

ساری موجودات کا خالق، جب عادل ہے تو وہ مسلمانوں کی بھی اسی عدل کا علم دیتا ہے۔ پھر انسانوں کی راہبری کے لئے جسے اپنا مفید مقرر کرتا ہے، اسے بھی عدل و انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی کافی قرآنی آیات اس موضوع پر موجود ہیں۔ لہذا عقیدہ اسلام علیہ السلام نے عدلی اکیاسم کی روشنی میں ہمیں حکام عدل کو قائم کیا اور معاشرے سے ہر ظلم و بربریت کو دس لگا لایا۔ پھر اسی نظام عدل و انصاف کو چاروں خلفاء راشدین نے طرے آگے بڑھایا۔ علم کی بجلی میں پسے ہوئی انسانیت نے سکھ کا سانس لیا۔ معاشی خوشحالی اور احرام انسانیت کا ستیرا دور آیا۔

(1) خلافت کے لئے حضرت ابو بکرؓ نے اپنا نام پیش نہ کیا تھا نہ کسی

خود پیش کی تھی۔ زبردستی لوگوں نے بیعت کر کے طیفہ بنا لیا۔

(2) حضرت عمرؓ نے خود اپنا نام پیش کیا، نہ خود پیش کا اکتہا کیا۔

ابو بکرؓ نے لوگوں کے مشورے سے مقرر فرمایا۔

دونوں خلفاء نے خدا سے ڈرتے ہوئے اور سب سے ہوئے ایام خلافت پورے کئے اور مسلمانوں کے بہت الممال کو املا مال کر دیا۔ نہ اپنے ممالات بنائے نہ اپنی اولاد کا کچھ بنایا۔ وقت رحلت ان سقر پیش تھے۔

(3) اسی طرح حضرت عثمانؓ دو قند ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں کو نوازتے رہے۔ اپنی ذات کے لئے بہت الممال سے کچھ نہ لیا۔

(4) چوتھے فلیف حضرت علیؓ بالکل درویش تھے، دنیا سے بیزار، آخرت کے طلبکار۔ نہ خلافت کی تمنا کی، نہ اپنا نام پیش کیا۔ لوگوں نے سرعام یہ کہہ کر بیعت کر لی۔ شہادت حیدرؓ کے بعد، مختصر مدت کے لئے حضرت حسنؓ کی بیعت لوگوں نے کر لی۔ مگر

انہوں نے خود نام پیش نہ کیا، نہ اس کی آزادی۔

یہ تھے مسلمانوں کے حقیقی خلفاء راشدین، جن کے ہارسے میں فرمان و غیرہ علیہ السلام تھا۔

علامہ سمرالدین البانیؒ یہ حدیث لائے ہیں۔

قَالَ: اَلْخِلَافَةُ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ ذَلِكَ مُلْكًا

آپؓ نے فرمایا: "خلافت میں (30) سال رہے گی۔ پھر یہ

بادشاہت میں بدل جائے گی۔"

آگے علامہ البانیؒ راوی حدیث حضرت سفینہؓ خادم رسولؐ کی

تصنیف لکھتے ہیں:

ابو بکرؓ کی خلافت 2 سال

عمرؓ کی خلافت 10 سال

عثمانؓ کی خلافت 12 سال

علیؓ کی خلافت چھ (6) سال رہی۔

یعنی 2+10+12+6 = کل 30 سال

علامہ البانیؒ مزید لکھتے ہیں:

قَالَ سَعِيدٌ: لَقُلْتُ لِرَأْسِ بْنِ أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيهِمْ

قَالَ: كَذِبٌ، بَنُو الرَّؤُفَاءِ بَلْ هُمْ مُلْكُوكَ مِنْ شَرِّ الْمُلْكُوكِ

"سعید نے حضرت سفینہؓ سے کہا: بنو امیہ دعویٰ کرتے ہیں کہ

خلافت ان میں ہے۔ سفینہؓ نے فرمایا: بلی آٹھوں والی کے ہے

جھوٹ بولتے ہیں، بلکہ وہ بدترین بادشاہوں میں سے ہیں۔"

آگے البانیؒ قول امام احمدؒ حضرت علیؓ کے بارے میں لکھتے ہیں:

مَنْ لَمْ يَرْخُ بِعَيْنِي دَرِي الْأَعْلَاقِ فَهُوَ أَضَلُّ مِنْ جِدَارٍ أَفْلَحَ  
 "علاقت میں، جو حضرت علیؓ کو چھو غلط نہیں اس، وہ اپنے  
 گمراہی گدھے سے بھی زیادہ گمراہ اور احمق ہے۔"  
 آگے الہائی حکم فرماتے ہیں۔ حضرت حسنؓ کے دستبردار ہونے سے حضرت  
 معاویہؓ پر سو۔ "وَهُوَ تَوَلَّى الْمُسْلِمِينَ" ہاشمی گمراہ سے پست، و مشاخرہ پست۔  
 آگے علامہ الہائیؒ نے مزید آنحضرتؐ کے نام لائے ہیں، جنہوں نے اس  
 حدیث کو نقل کیا ہے۔

✽ امام احمد ✽ امام ترمذی ✽ ابن جریر طبری ✽ ابن ابی حاتم ✽ ابن حبان ✽ ابن کثیر ✽  
 ✽ ابن عساکر ✽ الذہبی ✽ المستوفی۔

نیز فرماتے ہیں: اہل علم جو علم حدیث کی معرفت رکھتے ہیں، انہوں نے اس  
 حدیث کو کتب کہا ہے "مخبر" کے لیتے ہیں۔ میں نے بعض صحابہؓ کو دیکھا جنہیں ہم حدیث  
 میں تاریخ علم نہیں، انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا۔

وَمِنْهُمْ ابْنُ عَدْلُونِ الْمَوْزُوعِ الشَّهْرُ ابْنُ عَدْلُونِ الشَّهْرِ تَارِيخُ ابْنِ عَدْلُونِ  
 عدلون ہے۔ یہی ہے جسے گمان عربی نے "ابن عامر بن ابی عامر" میں دیا۔

وَأَمَّا حَدِيثُ لَا يُصَحِّحُ بِهٖ حَدِيثٌ مِّنْهُ فَمِنْهُ (ص 201)۔ ہمارے پاس  
 جو کہ ہے اس کا نمبر 160 اس نے ہماری امتداد ہے کہ تاریخ دن اسے معنی  
 نہیں ہیں، جیسے ماہرین حدیث ہیں۔

لہذا مشاہیر اصحاب پر مؤرخین نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ یہ سوا صرف  
 محدثین کرام کے سہ۔ جو کچھ عاشقانِ رسولؐ پہنچا دیتے۔ جنہوں نے حدیث سے  
 دے میں مضمون میں حیات بھی نہیں کی ہے۔ حدیث علم برداشت نے اور حدیث رسولؐ پر  
 طرف نہیں آنے دی۔

محدثین کی برتری، مولانا حالیؒ کی نظر میں  
 گمراہ ایک جو یا تو علم نبی کا  
 لگا پتا جس نے ہر نظری کا  
 نہ چھوڑا کوئی رخنہ کلابِ غلی کا  
 کیا قافیہ نگ ہر مژدگی کا  
 کئے جرح و تعدیل کے منبع قانون  
 نہ چپے دیا کوئی ہاتھ کا افسوس  
 اسی وطن میں آسوں کیا ہر سطر کو  
 اسی شوق میں بے کیا بحر و بر کو  
 سنا خازنِ علم وہیں جس بشر کو  
 بیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو  
 پھر آپ اس کو پکڑا کسوٹی پہ رکھ کر  
 دیا اور کہ خود مزہ اس کا چمک کر  
 کیا قاشِ رادی میں جو عیب پایا  
 حلقہ کو چھاننا مشابہ کو تاج  
 مشائخ میں جو قبح لگا جتلی  
 اہم میں جو وارث دیکھا تاج  
 ہضم درج ہر مقدس کا قودا  
 نہ لگا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا  
 دیال اور اسانید کے جو ہیں دفتر  
 گواہ ان کی آزدگی کے ہیں نیکر

وہ تھا ان کا احساس یہ کہ اہل دین پر  
وہ تھے اس میں ہر قوم و ملت کے رہبر  
برہن میں جو آج فائق ہیں سب سے  
تاہم کہ لبرل بنے ہیں وہ کب سے؟

اپنی کمزوریوں پر نظر، اصلاح کرواتی ہے

اللہ نے قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

"وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى" (سورۃ طہ آیت 121)

(۱) یہ اس لئے نہیں فرمایا کہ قیامت تک خطا کرے، اور اللہ مسامحہ،

نمازیوں میں باہر پرچہ کرنا، بائبل، آدم علیہ السلام کی توبہ کر کے رہا۔

(۲) نوح علیہ السلام کو قرآن میں حکماً ذکر کر کے "فَلَا تَسْتَفْتِیْ فِیْ مَا لَیْسَ لَکَ

بِهِ عِلْمٌ" (سورۃ بقرہ 48) قیامت تک طاقت کرنے والوں سے،

موجودہ توحید و نبوت پر ایمان کرنا، قصہ میں سے

(۳) "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُخَذِرُ مَا أَنشَأَ اللَّهُ لَكَ" (سورۃ الحجر ۱)

اس شعر سے کیا کوئی کچھ ممکن ہے کہ خود پند، قیامت تک قرآن پر مبنی

دلائل سے رہتے توحید و نبوت پر ایمان کرنا، قصہ میں سے

(۴) "وَفَقَّحْتُكَ لِقَائِي بِمَنْكُمُ أَنْ تَفْشَلُوا" (آل عمران 122)

اس آیت میں نبی علیہ السلام، جنگِ احد میں شریک ہو کر اپنی توفیق کرنا

چاہتا ہے، جسے ہر ماہ کے قرآن خواں پڑھتے رہیں گے

(۵) "عَصَى إِذَا لَيْسَ لَكُمْ مِنْهُ نَصْرٌ فَارْجِعُوا إِلَى الْوَالِدِ وَالْأَقْرَبِ" (آل عمران 152)

کیا اللہ صحابہ کرام کی کمزوریوں، اس آیت میں ذکر کر کے رافقی نہ

تک سال تو ہیں کہ وہاں رہتا ہے کہ پڑھتے رہوں۔ اور ان میں ہر ماہ  
مستے رہوں۔ تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ

□ ان بات سے کہتے اور کہتے ہیں، یہ شبہ ہے کہ یہ صلیب کے جادوئے کج  
میں۔ ہم سے کہتے ہیں کہ اس طرح کی کھلی کھلی کمزوریوں کا ذکر، اللہ قرآن کریم  
میں بیان کرتا ہے، ایسے ہی کج احادیث میں صحابہ کرام کی کمزوریوں کا ذکر جامہ ملتا ہے۔ یہ  
سب چھوٹے سے درجہ کے

✱ توحید پر ہی تعالیٰ کا عقیدہ گھر کر سامنے آ جائے کہ ہماری کائنات میں

صرف ایک اللہ ہی ہے، جس سے کسی کمزوری اور خطا کا تصور ہوتا،

یہ صورت میں ممکن نہیں ہے۔

✱ دوسری حکمت یہ ظاہر کرنا تھی کہ بخدا خائے بشریت جب بلا سے

بڑے آدمی سے خطا ہو جائے دے سامنے رکھ کر، بعد واسلے اپنی

اصلاح کر لیں۔ کہیں ان کی طرح غلطی پر غلطی نہ کرتے جائیں۔ اس

طریقے اصلاح کا نام توحید پر ایمان تھا یہ نہ دکھائیں۔ یہ بہت بڑا فریب ہے۔

الصالحين، كلهم عذراء

(۱) صحابہ کرام سارے عالم ہیں۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سارے صحابہ کرام عالم ہیں، علی سنت کے راویکے (الاعتاب للحدث ۱۸) کہتے ہیں یہ ہے یہ وہ ملک ہے جو مائے تقویٰ (عمر سے بچتا ہے) اور موت (ردال سے بچتا ہے) اور دوزخ (پاکیزہ کا شوق) سے۔ (اصول احکام شریعت ص ۱۶، شیخ سلطان محمود رحمہ اللہ)۔  
مولانا عاصم احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں -

[illegible]



دیباچہ

دیباچے کے طور پر ہم حکیم الامت علامہ اقبالؒ کی علامہ اقبالؒ کے مشرق و مغرب کے خیالات کو پیش کرتے ہیں۔

کلیات اقبال فارسی رموز و بنودی

در معنی حریت اسلامید و ستر حادثہ کر بلا

آن امام عاشقان یو بادل سرور آزادے ز بستان رسول ﷺ  
 اللہ اللہ ہائے بزم اللہ پدر معنی ذبح عظیم آہ پھر  
 بہر آن شہداء غیر باطل دوش خشم المصلین ضم باطل  
 سرخ و دشن خود از خون او شوقی این مصرع ز مضنون او  
 در میان امت آن کجاں جناب بجز حرف قل ہو اللہ در کتاب  
 موسیٰ و فرعون و شعیب و یزید این دو قوت از حیات آید پدید  
 زندہ حق از قوت شیمی است باطل آفرین حسرت میری است  
 چوں خلافت رشتہ از قرآن گیند حریت را زبر اندر کام ریخت  
 خاست آن سر جلوت خیر الام چوں صاحب قہد ہدایں در قدم  
 بر زمین کر بلا پارچہ و رفت لالہ در دیمانہ با گارہ و رفت  
 جاقیامت قلع استبداد کرد موج خون او چمن ایجاد کرد  
 بہر حق در خاک و خون غلطہ است پس ہائے لا الہ گردیدہ است  
 مذہابش سلطنت ہودے اگر خود گھردے با چمنی سدان سز  
 دشمنان چوں ریگ صحرا لا شد دوستان او چہ جزاں ہم عدد  
 سزایہم جہنم و اسمعیل جہنم بود یعنی آں ابدال را تفصیل بود

ہے۔ انجیل کی دکان سے انیس سو ساڑھے پانچ سو (1950) روپے کی رقم وصول ہوئی (311)  
 □ آج جو صدر اور وزیر مقرر ہوئے ان کی طرف سے لاکھوں روپے کے سوکے پتے، کروڑوں  
 کی گاڑیاں، بیس سو روپیہ کی کمرے، عالی شان محلات میں رہتے، یہاں واقعی مسلمان سے "یہاں  
 قدر لطف خدا کا دامن نہ سکتا ہے" کیا اصل بڑے سے نہیں ہے؟ یا حقیقہ شہیدین سے  
 یہ کہہ سکتے؟

نہیں یہ وہ دفعوں سے قتل شدہ پر چھوڑے گئے ہیں، بلکہ صدیقی و قاری جیو،  
 انجیل و حیدر چوں جیسے حد ترس خوں کی ضرورت ہے، کروڑوں روپے، لاکھوں روپے تو انہیں پست  
 ہی بھری پڑی ہے۔ جس کی بدولت انہیں بیت آگ میں جل رہی ہے۔ صفحہ در صفحہ ہیں جسے  
 جیو کاروں کو آگے ماننے کے لئے کروڑوں روپے لاکھوں روپے لگا۔

1. ناگہرہ، لاہور، جیل  
 2. لاہور، جیل، لاہور  
 3. لاہور، جیل، لاہور  
 4. لاہور، جیل، لاہور  
 5. لاہور، جیل، لاہور  
 6. لاہور، جیل، لاہور  
 7. لاہور، جیل، لاہور  
 8. لاہور، جیل، لاہور  
 9. لاہور، جیل، لاہور  
 10. لاہور، جیل، لاہور

زیر دستہ لاہور، لاہور  
 آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ لاہور، لاہور  
 لاہور، لاہور، لاہور، لاہور  
 لاہور، لاہور، لاہور، لاہور  
 لاہور، لاہور، لاہور، لاہور





امام حسینؑ نے میدانِ نبرد میں اپنی جان کے قیامت تک سے بے غویت (مستعد) ہوں، ہاتھ اُڑا دینی چاہی شہادت سے یا جیت کر، یہاں تک کہ سامانِ غویت کا مال میرے ہی لئے اقبال کی قید میں ہے۔ لَا مُؤَلَّیْجَ فِی الْاَسْلَامِ

نوٹ:

پہلے مصرعہ میں (چوں غلامِ رشید از قرآن کینہ) کا یہ کہ نہ تشریف لے کر اٹھ رہا ہے کیونکہ وہ اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کے لشکر کا سربراہ بن کر رہا ہے۔ اس طرح مسلمانوں پر حکم نہیں کیا جس طرح ایک قیدی کے بعد اس کا بیٹا قید میں جاتا تھا ایسا کہ عام ملکیت ہے جو حریت کی ضد ہے۔

کہتے ہیں کہ امام حسینؑ نے حق کے لیے اپنا سر نکالا اور اسی لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قربانی سے توحید الہی کو اس دور میں قائم کر دیا جس کی کھینچا یہ ہے کہ گروہِ پٹی شہادت سے اس بات کو صحیح نہ کرے کہ توحید پر حق کے لیے حریت ہوتی ہے۔ جو مسلمان اس صوفی کو خوش کر چکے۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ نہ توحید الہی کا خاتمہ ہو گا۔ جس کی وجہ سے امام حسینؑ نے قیامت تک مسلمانوں کے لئے یہ سونپ کا حکم کیا کہ وہ غویت کو مانتے نہ گئے۔ پٹی صاحبِ قربان کروا۔ تا توحید الہی، مدد ہو سکے۔ امام حسینؑ نے اپنے حرم میں حضرت ابراہیمؑ کو مدد دیا۔ حضرت عائشہؓ کو قیامت کی قربان کر دیا۔ جس بات کی بھلائی نے ان کے لئے توحید الہی کی قیامت میں اس پر عمل کر کے دیکھا تھا۔

قیامت اسلام کی اور اس کی تھی؟ صرف یہ کہ

ماسوی اللہ را مسلمان بندہ نیست

”یعنی مسلمان اللہ کے علاوہ کسی کا غلام نہیں ہو سکتا۔ کسی نے عمر بن

الحارث نہیں کر سکتا۔ کسی کے سامنے سر نہیں جھکا سکتا۔“

چونکہ قرآن اپنی قید کو سب سے بڑا مہمور ہے۔ اس نے اقبال نے یہ کہا ہے کہ

محرور آ رہا حسینؑ جو وہ چشم

”یعنی حسینؑ نے مسلم مسلمانوں کو قرآن حکیم کی روح سے آشنا کیا۔“

نوٹ میں ہے: ایک دفعہ حضرت اقبالؒ سے دریافت کیا کہ مہمور قرآن سے، آپ کی مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا تھا کہ قیامت قرآن کی روح ہے کہ ہاتھ کا مقابلہ اس کے لئے ہر وقت رکھ رہا اور اگر ضرورت ہو تو ہاتھ بیٹے سے بھی راجع کرتا۔

ہر غفلت ہر بات، ہر وقت۔ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حسینؑ نے ہر لمحہ ہاتھوں کا مقابلہ کیا، یا اگر انہوں کی شہادت پر آؤں تو سب میں گئے تو ہر کی بات ہو۔

یہ دونوں باتیں رازِ علیہ مدنی ہیں۔ اقبالؒ کا مطلب یہ ہے کہ امام حسینؑ نے ہر لمحہ میں نہ کہ انہیں نہیں تھی، آخری حالت حاصل کر کے فاطمہؓ کا ہاتھ یہ

”مسلمان وہ ہے جو صرف اللہ کی اطاعت کرتا ہے، کسی بادشاہ کے سامنے سر نہیں جھکا تا۔

ماسوی اللہ را مسلمان بندہ نیست

اس مصرعہ میں شہادتِ حسینؑ کا سارا فلسفہ مضمر ہے۔ آخری شعر انہوں نے

عین چہ دیتی، تک نہیں تھی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ باطن، بغداد اور غلامیہ تینوں

عظیم الشان سلطنتیں صوفی ہستی سے ملت جلی ہیں لیکن۔

نار با از دھرشِ لڑا مالِ نوز

یعنی حمت کے شہادت میں جو اقبالؒ امام حسینؑ نے پیرا کیا تھا اس کا اثر

ابھی تک باقی ہے۔ اس کی شہادت کے علاوہ کسی کا غلام نہیں ہو سکتا۔ کسی نے عمر بن

الحارث نہیں کر سکتا۔ کسی کے سامنے سر نہیں جھکا سکتا۔

بکتاب توحید مسلمان فی دینی اور اعتراف کی سکرین میں اللہ کے رہ گئی ہے۔

### شہادت حسینؑ پر غیر اسلام والوں کا اظہارِ عقیدہ

علامہ ابوالحسنؒ نے حدیث لکھے ہیں۔

#### حدیث نمبر ۱۲۱

عَنْ اُمِّ لَهْصَلِ النَّبَةِ، بِنْتِ الْعَوَظِ، تَبَا ذَلَّلتْ عَمِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ حُصَيْنًا مَكْرُومًا، اللَّهُمَّ قُلْ مَا عَمِلُ؟ قَالَتْ إِنَّهُ شَيْئَةٌ قَالَتْ وَ مَا هُوَ؟ قَالَتْ رَأَيْتُ كَأَنَّ فُطْعَمَةً مِنْ حُسَيْنٍ قُطِعَتْ وَ وُضِعَتْ فِي جُحْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ خَيْرًا نَدَى فُطْعَمَةً إِنْ هَاءَ اللَّهُ عَلَامًا فَيَكُونُ فِي جُحْرِكَ قَوْلُكَ فَاظْبِطْهُ الْخُسَيْنُ فَكَانَ فِي جُحْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - فَذَلَّلتْ بَوْمًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَضَعَتْهُ فِي جُحْرِهِ ثُمَّ خَانَتْ بَنِي بِلْعَانَةٍ قَدْ عَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهْرِيْقَانِ مِنَ الدَّمْعِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي أَفِي بَنِي نَتِ وَ أُمِّي مَالِكٌ؟ قَالَتْ أَتَانِي جَبْرِيْلُ رَافِعًا عَيْنَيْ نَا أَمِيْنُ فَقَالَ لِي هَذَا أَفِي الْخُسَيْنِ؟ فَقُلْتُ هُوَ فَقَالَ تَعَم وَ أَتَانِي بَنِي مِنْ قَوْمِهِ خَمْرًا (مسند ابن ماجہ ۱۸۷، حدیث نمبر ۸۲۱)

”حضرت ام لہصلؓ سے روایت ہے کہ ایک روز میں حضور ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے ایک کھجور کا ٹکڑا دیکھا ہے۔ آپ نے یہ کھجور دوئیہ ہے؟ کہنے لگیں۔ بہت ہی برا ہے۔ فرمایا تاؤ تو کسی، بتائے گی کہ خواب

میں میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے جسم مبارک سے ایک کھجور کا ٹکڑا میری جھولی میں رکھ دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ اچھا خواب تو ہے اچھا ہے۔“

اب دین امیر یٰ بنی ہاشم کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔ اس کا نام اللہ تعالیٰ دے گا۔ آپ ﷺ کے پاس آ کر حاضر ہو جائیں۔ یہ کھجور میری گود میں رکھ لیگی۔ جیسے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا۔ ایک روز میں بچہ نکلا تھا۔ سوئے حضور ﷺ کے ہاں لیگی تو وہ بچہ میں نے آپ کی گود میں گھس دیا۔ چار میں نے حضور ﷺ کی طرف غور کیا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔ میں نے عرض کی حضور ﷺ! امیر سے آپ ﷺ پر قربان ہوں، یہ سوائے افرامیہ سے پاس جہیل فرشتہ کا اور اس نے مجھے بتایا۔ یہ میری امت سے قتل کروائی۔ جی حسین کو میں نے ہا۔ اسی موصوم بچے کو قتل کر دیا۔ افرامیہ پاس فرشتے نے تو اس سے قتل گاؤں سرخ فانی بھی مجھے لاکے دی ہے۔

#### تشریح

اور فضیل ہا۔ میں نے حضور ﷺ کی چٹی قمی۔ حضرت عباسؓ کی بیوی۔ مومنین حضرت یحییٰ بن زکریاؑ کی بیوی تھی۔ اس خواب کی تفسیر۔ آپ ﷺ نے ایک دفعہ فرمائی تھی۔ اپنی شہادت کے بعد آپ کے بچے کی قبر حضور ﷺ کیسے معمولی نہ تھی۔ کیونکہ آپ کے چھوٹے چھوٹے تھیں چار بیٹے، یکے بعد دیگرے بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ اس سے ۱۱۰ برس بعد حضرت عباسؓ نے آپ ﷺ کی قبر میں ۱۱۰ سال کی ایک ادا ٹھیکری لگائی ہے۔ ان ۱۱۰ برسوں کے بعد حسینؑ کی شہادت ہوئی آپ ﷺ کی قبر میں ۱۱۰ سال بعد چھوٹے فرشتے نے بتایا کہ اس بچے کو قتل کر دیا ہے۔ گا۔ اس حمل کے خبر کو اس کے آپ ﷺ کی آنکھوں کا اظہار ہونا بھی فطری امر تھا۔ اسی سبب ۱۱۰ سال بعد قتل ہوا تو صد مائیں تھیں اور یہ ہوگا؟

خدا کا نام لے کر پڑھتا ہے۔

قَالَ رَبِّهِمْ يَا أُمَّ سَمْعَاءُ إِنَّا نَحْكُمُكِ هَذِهِ الْقَرْيَةُ ذِمًّا  
لَا غَلْبَ لِي أَوْ لِبَنِي لَدُنِّي فَحَقَّقْتُهَا أَمَّ سَمْعَاءُ فِي لَارُورِ قَوْمِ  
عَمَلٍ نَظَرَ إِلَيْهَا كُلَّ يَوْمٍ

حضور ﷺ نے فرمایا: اے ام سوا یہ مٹی کے بلا سے جو جرمیل نے  
 دی ہے، مٹا دے۔ یہ خوبصورت ہے، کچھ لینا جبرائیل (حسین) شہید  
 ہو گیا۔ مسموم ہو گئے وہ دفنی شیش (پوسل) میں ڈال لی۔ روزانہ  
 سے دیکھ کر کرتی تھیں۔ (تہذیب المعاصر، باب دوم ص 347)

محبت حق کی شش دہاں — راتیرا تیرا تیرا  
 مہینوں پر دہاں دہاں — تیرا تیرا  
 حق — پھری تیرا تیرا — تیرا تیرا  
 حق — تیرا تیرا — تیرا تیرا  
 تیرا تیرا — تیرا تیرا — تیرا تیرا  
 تیرا تیرا — تیرا تیرا — تیرا تیرا

مقتل حسین کی مٹی حضور ﷺ کو دکھادی گئی تھی

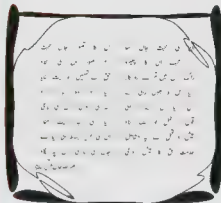
علامہ الہامی میسرہ حدیث بھی لائے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۵۱

[illegible]

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہمارے فرشتے نے اپنے رب سے التجا کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ اللہ نے اسے اجازت دی۔ اس دن وہی صحت مند مسلمانوں کی جمی۔ یعنی آپ ﷺ اس روز حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کی گھر میں وارد ہوئے۔ وہ دروازے پر ہی قیام کر چکے تھے۔ آئے علی نبی اکرم ﷺ کی گھر پہنچنے کو آئے گئے اور حضور ﷺ کا کہنا چڑھنے لگے۔ فرشتے نے چڑھ کر آپ اس بچے سے محبت رکھنے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں میں فرشتے نے کہا۔ تو اسے

آپ سیدہ کی امت قتل ہو گئی۔ آپ چاہتے تھے آپ کو اس کا قتل نہ ہوں۔ آپ سیدہ نے فرمایا: ہاں اٹھائے اس نے قتل ہو گیا۔ مٹی کی مٹی پر پیش کر دی۔ اور اسے سر شمشلی تھی۔ اس طرح اس نے اس مٹی کو پکا کر کپڑے میں باندھ کر سہاگ لیا۔ راوی ثابت کہتے ہیں کہ ہم اس زمین کو "گر بلا" کہا کرتے تھے۔



### حدیث نمبر ۱۶

علامہ البانی رحمہ اللہ یہ حدیث بھی اسے ہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي قَالٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَ غَبَا نَبِيضَانِ فَإِن لَّمْ يَدْعُنِي لَيْتَ مَلَكَ لَوْ يَدْعُنِي غَلِي لَقَاتِي فَقَالَ لِي إِنَّ إِلَيْكَ هَذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ. وَإِنْ بَشَتْ أُرَيْتَ مِنْ مَوْتِهِ الْآنَ هَذَا الَّذِي يُقَالُ بُلْعُلُ بَهَا

(مسلسلہ الاحادیث لصحیحہ دوم، حدیث 822)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے "کھول" سے آٹو چاری تھے۔ آپ سیدہ کو فرمایا: آج میرے کمر پر ہار لٹاؤ یا جو پہلے بھی نہیں آیا۔ اس نے مجھے بتا کر آپ کا یہ دینا میں بڑھ کر لیا ہے گا۔ آپ سیدہ کو چاہیں تو اس کی شہادت گاہ کی آپ روادوں؟

### تشریح احادیث اور جملہ کورہ

"کھول" سے چاروں احادیث میں، فاشتن کا معنی ہے کہ مر آتا ہو۔ یہ مر سیدہ کو یہ خبر ہے کہ آپ کا دین مستحق قتل ہو گا۔ یہ بات نہایت قابل غور ہے۔ یہ حدیث صرف قتل میں ہی نہیں ہے بلکہ آپ کو چٹان کے نیچے سے لے کر جو بھی اس چٹان سے آتا ہے اس نے مر یا ضرور ہے۔ صرف مرنے یا قتل ہی نہیں بلکہ کسی کی بات بھی جو فاش ہو جاوے۔ معنی ہوا کہ یہ خبر ہے کہ مر یا قتل ہو گیا۔ جو قتل ہو گیا وہ مر گیا ہے۔ یہ خبر ہے کہ مر یا قتل ہو گیا۔

اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ قتل میں ہی منظومیت ہے۔ نو پینٹی کی۔ اور کسی

بہت بڑے مقصد کیلئے ہوئی۔ ورنہ لوگ تار مار سے بھی ہیں، اور قتل بھی سوتے ہیں۔  
لیکن کسی کے قتل پر "جاوے" سے ہر بار مختلف فرشتوں کا نازل ہونا نہ ہوا۔ کبھی  
جرم میں مبتلا شخص پر اسے، کبھی پادشہ کا فرشتہ، کبھی انکس فرشتہ جو کبھی پہلے آسمانی نہ  
تھا۔ نرے آدمی سے مارا جاتا بھی اتنا اہمیت کا حامل نہ تھا۔ ہر بھی ان لوگوں سے بہت سے  
بے رحمی سے مارے گئے۔

حسین کا قتل دراصل نرے کا اس لئے ہوا کہ ان کا مقصد شہادت دیکر تمام شہداء سے  
نہایت ہی بلند تر تھا اور وہ تھا کہ حضور ﷺ پر سے لکھ سہ نبوت و خلافت راشدہ و علما کا رہن  
لئے طو کثرت و اطمینان میں بدل ڈالا۔

امام حسینؑ جو کہ مکرر اور انجی کے مکرر زور انجی کے سامنے اپنے تئیں لکھ رہے تھے۔  
اور سب کچھ گئے۔ راستہ پہنچ گئی تھی۔ اسے خوب حسینؑ جو جی چکا تھا۔ اور قیامت تھا  
امت کا اسق و سے دیا کہ صرف غم ہی نہ رہنا، نہ غلاموں کی پاں میں ہلانا، بلکہ تمام  
راہ میں رکاوٹ بن جانا۔ یہ عقیم ارشاد تمام حسینؑ جو رہے۔ انھیں خود پتہ ہوتا تھا۔  
جس کی شہادت کی توجہیں داردار کاٹوں سے فرشتے لاتے رہے۔ عام طور پر مسلمان  
خلافت راشدہ کے مفہوم و اس کی روٹ سے بے خبر ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ظن اس کوئی بھی  
ہو کہ جس روٹ سے کل پڑھتا ہو اور برائی حکمت پر قبضہ رہا۔ اس میں ہی امت رتی  
ہے۔ نہیں اسلامی اگلا اور طو کثرت و امت میں کچھ فرق نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ  
مگر پر قابض ہوں یا نام نہاد مسلم ظراں جیسے موجود رہنے کا ایک لمحہ آج بھی ہے اس مسجد  
ہر جیسے مسلمان سے نرے یا معصوم انی ظلم و اظہار کوں مسلمانوں سے صبر کر رہے۔ اس  
ان کی اپنی مسجد میں و دربار چلتے رہیں۔ انھم کی کوئی پروا نہیں۔ ان کی پا سے کوئی  
مدقں و انکس مسلمانوں کو قتل نہ گئے۔

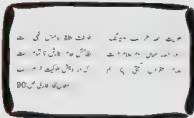
حسینؑ مبارک کی قتل میں کفرانی کی صورت میں، صدام کے روپ میں، شہنشاہ

امیران کر و قتل میں، اس کا اپنا کام تو لازماً روز کرتا ہے۔

۔ لڑا کہ جو ہے ہند میں جد سے کی اہانت  
تھان یہ لکھتا ہے اسلام ہے آراء  
(آتش)

کفری و مسلمان ہر کہنے کے خلافت و طو کثرت میں فرق ہے؟

خلافت راشدہ جو حق خدا پر دست ہوئی ہے اور طو کثرت و ہندوں پر مذہب لگی  
ہوتا ہے۔



مکتبہ اہل سنت



مسکن جوڑ کا موضوع ہے۔ یہ آدلی یا قتل یا اور آپ جوڑ کا سرمایہ۔  
کاتب کر جسم سے انگ کیا۔

فَأَسْأَلُكَ بِهَذِهِ عِنْدَ اللَّهِ بِهَذَا  
"وہ اس سرکوائن زیادہ کے پاس لے گیا۔"  
فَوَلَقَهُ ابْنُ تَوْبَتٍ وَغَفَا لَوْحُ  
"پھر وہ بڑے کے پاس پہنچا اور سرمایہ اس کے ساتھ تھا۔"  
(تذیب احمد بیہ دم ص 353)

□ ابن حجر بیہ دم دوسری جگہ لکھتے ہیں۔  
میدان کر بڑا کا آخری شیعہ امام مسکن جوڑ تھے۔ ان کا سرمایہ اپنی زیادہ کے  
پاس لے گیا۔ فَوَلَقَهُ ابْنُ تَوْبَتٍ وَغَفَا لَوْحُ ابْنِ تَوْبَتٍ ابْنِ تَوْبَتٍ ابْنِ تَوْبَتٍ ابْنِ تَوْبَتٍ  
کو اس نے بڑے کے پاس بھیجا۔  
(الاصلاح دوم ص 71)  
□ حافظ ابن حبان نے بھی یہی لکھا۔ سرمایہ بڑے نے پاس لے گیا تھا۔  
(کتاب اشاعت اول ص 235)

□ علامہ ابن جوزی نے لکھتے ہیں۔  
امام مسکن جوڑ کو اس نے سرمایہ سے جدا کیا۔ بعد میں آپ جوڑ نے جسم پر  
33 رقم تیروں سے لکھے گئے۔ پاس سے جو رقم لے آئے۔ چارہاں، سواہاں، تار یا کیا۔  
آپ کی بیوی بن گئیں۔ قاضی ثنائی نے آپ کی گواہی دے دی۔ آپ کی بیوی نے کہا کہ  
"آپ کا چارہاں تار یا کیا ہے؟" آپ نے کہا کہ "آپ کی چارہاں تار یا کیا ہے؟" آپ نے کہا کہ  
"آپ کی چارہاں تار یا کیا ہے؟" آپ نے کہا کہ "آپ کی چارہاں تار یا کیا ہے؟" آپ نے کہا کہ  
(الرد عن المتعصب لعبد العاصم ص 53)

یہ وہی کا پھر تھا کہ ہر حال میں دھم سہارا خون بہتا رہا  
تم نے دامن اس کا دریغ کیا جو سہارے گر بیان سہارا

سر مبارک شہر پہ شہر پھر لایا گیا  
علامہ ابن جوزی بن لکھتے ہیں۔

□ ابن جوزی نے فرمایا کہ وہ مسکن جوڑ کا سرمایہ اور اسے شہر  
کے سرمایہ پر بڑے کی طرف دے دیا۔  
□ ابوالمحسن نے کہا۔ امام مسکن جوڑ کے سرکوبڑے نے اسے رکھ بھرا  
پر چھڑی مارا تار یا کیا۔  
□ قیصر بن داؤد خزائی نے بھی یہی روایت کیا کہ بڑے ہاتھ میں  
چھڑی لے کر امام مسکن جوڑ پر مارا تار یا کیا۔  
□ زید بن ارقم نے کہا۔ میں بڑے بن سعادہ کے پاس تھا۔ امام مسکن جوڑ  
کا سر لایا گیا، بڑے اس پر چھڑی مارا تار یا کیا۔  
□ ابوہریرہ اسمی بڑے کے پاس تھے امام کے سر پر چھڑی مارا تار یا کیا۔  
□ حسن بصری نے کہا کہ بڑے کی بیوی فریاد کرتی کہ بڑے امام مسکن جوڑ کے سر  
مبارک پر چھڑی مارا تار یا کیا، جس سے کوٹھڑی میں چھڑی چڑھ کر آئے تھے۔  
□ حاکم نے لکھا کہ میں امام مسکن جوڑ کا سر بڑے کے پاس لایا گیا۔  
□ آئینہ ابن جوزی نے لکھتے ہیں۔

ثُمَّ مَاتَ بِهَذِهِ ابْنُ تَوْبَتٍ وَغَفَا لَوْحُ ابْنِ تَوْبَتٍ ابْنِ تَوْبَتٍ ابْنِ تَوْبَتٍ ابْنِ تَوْبَتٍ  
غَفَا لَوْحُ ابْنِ تَوْبَتٍ ابْنِ تَوْبَتٍ ابْنِ تَوْبَتٍ ابْنِ تَوْبَتٍ ابْنِ تَوْبَتٍ ابْنِ تَوْبَتٍ  
بڑے نے انہیں دے دیے۔ پھر امام مسکن جوڑ کی بیوی  
اسے گورنر ہمدانی کی طرف بھیج دیا۔

ابن جوزی نے فرمایا کہ (8) خشف راہیں سدا یہ یہ بات ثابت کی کہ سرمایہ  
بڑے نے پاس پہنچا تھا۔ (ابوہریرہ مصنف احمد بیہ دم ص 56 تا 51)





مریخہ کے پاس بھیجے۔ ان کے قتل پر پہلے تو غصہ ہوا۔ پھر اظہار  
عزت کیا اور کہا اس نے حسینؑ کو قتل کر کے مسلمانوں کو میرے  
خلاف فتنہ ناک کر دیا ہے اور ان کے دلوں میں میری عداوت کا بیج  
کاشت کر دیا۔

۔ کی مرے قتل کے بعد اس نے جہا سے توپ  
ہائے اس زور چلیاں کا چلیاں ہوتا  
(ن پ)

۱۰۔ سیدہ زینہؑ لکھتے ہیں۔

قَالَتْ زَيْنًا حَاصِبَةً يُرِيدُ دَخْلَ رَحْلِ عَصَى يُرِيدُ قَتْلَ ابْنِ  
قَعْدَ أَتَمَّكَتْ لَهُ مِنَ الْخُسْبِيِّ وَجِئْتُ بِرَأْسِهِ فَقُلْتُ لَهَا  
أَفَرَحَ تَمَامًا بِغَضَبٍ قَالَتْ بَلَى وَاللَّهِ

بڑی دلدادہ بن گئی۔ مریخہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا۔  
خوشخبری ہو۔ یہ حسینؑ کو قتل کرنے کے لیے چھکا راویا۔ اور  
اس کا سر پیش ہے۔ راوی نے دایہ سے چھپا لیا۔ مریخہ نے امام کے  
واپس پر چھری مار دی؟ اس نے کہا۔ ہاں خدا کی قسم!

۱۱۔ کئی روایات میں آپؐ کو دیکھتے ہیں کہ علامہ ابن الجوزیؒ نے  
آٹھ (8) روایات پیش کی ہیں۔ (امامی مصعب ص 56-61)

محمد شہین کے بعد مورخین

(۱) علامہ ابن حبیبؒ نے شامیؒ اور بیہقیؒ سے روایت کی ہے۔  
وَأَمَّا رَأْسُ الْخُسْبِيِّ فَلَمْ يَشْهَوْهُ عِنْدَ أَهْلِ الشَّامِ وَ أَهْلِ

الْيَمِينِ بَلَّةٌ بَعَثَ بِهِ ابْنُ رِبَادٍ إِلَى يُرَيْدٍ بْنِ مُقَاتِلٍ وَ مِنْ  
الشَّامِ مِنْ أَشْكَرَ ذَيْلَتٍ وَ عُبَيْدِ بْنِ كُرَيْبٍ أَشْهُرُ  
مرسہ ہمارے امام حسینؑ، اہل شام و سیر کے نزدیک مشہور ہے کہ  
ان کے زیادنے مریخہ کے پاس بھیجا تھا۔ کچھ لوگ اس کے انکار کی ہیں۔  
مگر میرے نزدیک کئی روایات ہی زیادہ مشہور ہے۔  
یعنی مر حسینؑ کا زیادنے کے پاس جانا۔

(البدایۃ والنہایۃ ۵۴۴ 204)

ابن ہشامؒ لکھتے ہیں۔

وَالصَّبْحُ ابْنُ الرَّاسِ الْمَكْرُومِ ذَيْلٌ بِالنَّبِيِّ بَلَى خَبْرُ  
فَلْيَقْبَلُهُ وَ ذَيْلٌ أَنْ يُرِيدَ بَعَثَ بِهِ إِلَى عَائِدِهِ بِالْمَدِينَةِ

در صحیح بات یہ ہے کہ مکرور بنت ابیہش میں ان کی والدہ شامل  
الرحمہ اور ان کے چلو میں ذیل ہوا اور اسے زیاد نے اپنے گور کو  
دے دیا۔ (شہادت اللہ ص 275)

۱۲۔ مقرر قرآن ملا قرطبیؒ نے پرمایاب عقل حسینؑ پر لکھا ہے۔  
حافظ ابو العلاءؒ، ہمدانی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

أَنْ يُرِيدَ جَنْ لَدَمِ عَتِيدِ رَأْسِ الْخُسْبِيِّ بَعَثَ بِهِ إِلَى  
الْقُبْبَةِ

کہ زیاد نے پاس مر امام حسینؑ آیا تو زیاد نے اسے مدینہ منورہ  
بھیج دیا۔ (الذکر ص 593)

### امام ابن تیمیہؒ کا موقف

أَنَّ لِرَأْسَيْنِ لَمْ يَغْتَرَفَا كَرْمًا هَبَّكَ دَكْرُ شَيْءٍ وَهَبَكَ - جَابِ  
 "میں" کے تحت ہیں۔ أَنَّ الْبَدَنَ دُخْرًا مَنْ يَصْنَعُهُ عَقْلُهُ مِنْ  
 الْعُقُلَاءِ وَالْمَوْتُ جَيْشٌ أَنَّ لِرَأْسَيْنِ حَيْثُ رَأَى لَفْظِيَّتَهُ وَذُوهُ  
 عِنْدَ أَجَلِهِ (راہِ امتین ج ۱ ص ۱۹۷)  
 قابلِ غور، وہ جو جس سے اگر کیا کر مہارک دینے شریف نے  
 پایا گیا اور اپنے بھائی کسی چیز کے ساتھ ہیں۔ یہ ہیں اس میں  
 تیمیہؒ کا مشاہدہ ہے۔ دیکھیں اس قدر حد میں، اور میں سے متادم  
 میں امام صاحب کو تاریخی طور پر صحیح مصلحت سے پہنچاؤں۔ ہاں اگر  
 ہم اس جیسے ہیں، میں اس میں ایک قدرتی رکھتے ہیں بکلی  
 عالمِ دینی کے لئے اور ایسی ہے۔ حق پرست تائید ہر غرض سے  
 پاک و صاف۔ مولانا صاحبؒ ہیں۔

صیر کہہ سارہائی کہتے ہیں۔ یہ جیسے ہیں۔ یہ میں تھا۔

فَمِنْ أَتَعَجِبُ حَقًّا أَنْ يَخْتَارَ شَيْخٌ الْإِسْلَامَ ابْنَ تَيْمِيَّةَ عَلَى  
 ابْنِهِ هَذَا الْخَبِيرِ وَتَكْذِيبُهُ فِي مَبْهَاجِ الشَّيْءِ  
 شَيْءٌ سَأَلَ ابْنَ تَيْمِيَّةَ كَمَا فِي حَدِيثٍ "مَنْ كُنْتُ مَوْلَاةَ  
 لَقَبِي أَبُو مَوْلَاةَ" كَمَا رَوَاهُ رَجُلٌ يَأْتِي ابْنَ تَيْمِيَّةَ بِجَرَاتٍ جَدِّ تَكْنِيَّةٍ هِيَ  
 (4/104)

فَلَا تَدْرِي بَعْدَ ذَلِكَ وَجْهَ تَكْذِيبِهِ لِلْخَبِيرِ إِلَّا الشُّرُوعَ  
 وَالْمَقَالَةَ فِي الرَّؤْيِ عَلَى الْإِسْخَرِيَّةِ  
 مجھے اس حدیث کی تکذیب کی وجہ معلوم نہیں کیا ہے۔ اس کے علاوہ جلد بازی،

مہارت میری صرف شیعہ نے دیکھی (مسند مجید ج ۲ ص ۲۶۳)  
 □ احادیث کے لامر طریق جمع کر کے بدقت نظر جانچنے سے پہلے احمد  
 بازی میں شیعہ کا حکم کا ناپاکیاں کا مبالغہ ہے۔

(مسند مجید ج ۲ ص ۳۴۴)

ہم ابن تیمیہؒ نے مہارک کا بدترین شریف دفن ہوا قابلِ غور، اور پرکھ  
 ہے۔ لیکن عقلاً اور عقلاً یہ بات نہ ہو گا کہ مہارک کو اس سے بدترین شریف براہِ راست کیے  
 جاتی ہیں؟ یہ نہ تو قابلِ دل بیت سے فساد ہو گئے۔ اس کے ساتھ سرطانی کا جانا تھا، اور  
 درست معلوم ہوتا ہے۔ باقی انعام کے کریں جیسے ابن زیاد کے پاس سر کو لائے تھے۔  
 دینے کی وجہ سے یہ بھی سر میں ہیں۔ وہ کھا کر بھاری مہارے پاتے تھے۔  
 دوسرے ایسے کیسے ممکن ہو گا اگر اس سے دکھائے بغیر۔ کوئی سے سید محمد بن جلد  
 ہوا قابلِ ذکر پایا جا۔

اسے مہارک کا حکم ان کو بھی، وہ چار چیزوں سے جگہ سے  
 کو کوئی بھی نہ سراسر سے مہاروں کا کھانا، دکر سے ہیں

شوشی حدیث میں نے دوج مہار میں ہلاک دی  
 اور۔ یہاں علی کی مست حق خواب بار میں

علامہ ابن تیمیہؒ کا امام حسینؑ کے لئے زبردست قرآنِ حسین  
وَقُلِ الْفُتَىٰ عَتَىٰ أَكْرَمَ اللَّهُ الْفَحْشَىٰ وَ مِنَ الْفَحْشَىٰ مَنْ  
يَعْلَمُ أَنَّهُ بِالْشَّهَادَةِ يُرَوِّعُ عَنِ اللَّهِ عِهِمْ وَ أَرْضَهُ  
الْحَسَنِ وَ عَلِيٍّ فِي يَدَيْهِ كَيْ لَا يَكُونَ لَهُمْ حَقٌّ فِيهِمْ وَ أَرْضَهُ  
بِالْوَدَاعَةِ وَ الشَّهَادَةِ وَ الشَّهَادَةِ وَ الشَّهَادَةِ  
وَأَقْبَلْ بِالْبَغْيِ وَالطَّغْيِ وَ الْقُدْرَةِ مِنَ الْقَبْرِ بِمَا يَهْتَكُهُ مِنْ  
خُرُوجِهِمْ وَ مَسْجِدِهِمْ مِنْ يَدَيْهِمْ  
اور میں سے ان حرمتِ پاکی کی حفاظتِ علم سے نہیں لاند

سے دلیل اور سوا کیا۔  
وَمَنْ يُهَيِّئْ لِلَّهِ قِتْلَةً مِنْ مُكْرَمٍ إِنَّ اللَّهَ يُغْفِلُ مَا يُشَاءُ  
نِسْ لَازِلٌ بِأَنْ خَوَّرَ لَمْ يَكُنْ كَوْنِي حُرَّتْ دِيْعَ الْفَحْشَى  
اللہ کو چاہئے اور اگر بتا ہے  
(ا.ج. 18)  
وَ كَانَ قِتْلَتٌ مِنْ بَعْنَةِ اللَّهِ عَنِ الْفَحْشَى وَ عَنِ الْمَنَافَةِ لِبَنَاتِ  
مُسَارٍ لِلْشَّهَادَةِ خُتْمٌ لَمْ يُغْفَلْ لَمْ يَكُنْ الْفَحْشَى مِنْ  
الْفَحْشَى وَ الْفَحْشَى مَخْصُوفٌ بِسَائِرِ أَهْلِ الْمَنَافَةِ كَحَبِيبٍ وَ جَدِّهِ  
وَأَمِيرٍ وَ عَمِيٍّ وَ عَمٍّ أَمِيرٍ

حسینؑ پر لڑنے کی تعلیمِ نبوت اور احسان تھا کہ انہیں شہداء کے مرتبے  
تک پہنچا۔ جیسا کہ امام سے اسلام کی روشنی سے غلام  
رہے تھے۔ جو ان کے تمام خاندان کو نصیب ہو گئی۔ ان کے  
تمام عزیز کو ان کے والد علیؑ کو ان کے چچا جعفرؑ کو ان  
کے والد کے چچے حضرت عمرؓ کو۔

وَمَا كَانُوا أَفْضَلَ لَعَلَّاهُ يَكْفُرُونَ إِنَّ أَفْضَلَهُمْ أَفْضَلَ الْفَحْشَى  
ان تیسے تیسے تھے یہ یہ اہل بیت جب ساری مخلوق سے افضل تھے تو ہاں  
ان کے محل بھی افضل احوال ہوئے۔

### حدیث نمبر 54

اُن کے میں جیسے بیت میں مسکن روایت آ رہے ہیں۔  
لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ  
أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي  
حضور ﷺ نے حج سے واپسی پر غزوہ یمامہ پر ارشاد فرمایا  
لوگو! میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دہا  
ہوں۔ یہ حسین (3) پر فرمایا۔ یعنی میرے گھرانے سے حسن سلوک  
نہا۔ بدسلوکی نہ کرنا۔ (راہِ حسین ص 200)

اُن کے پر اس ارشاد میں یہ نکتہ پوشیدہ ہے۔ جو حرقات کے میدان میں فرمایا  
جس بارے میں سلطانِ اسلام کا سے بھی زیادہ موجود تھے شاید قدرت کی طرف سے اشارہ ہو  
کہ غزوہ یمامہ پر واپسی کے قافلے میں اہل شام تھے۔ خاص طور پر انہیں خبردار کرنا مقصود تھا۔  
جنہوں نے بعد میں وہی کیا جس کا حضور ﷺ کا کھڑا تھا۔





زمین العباد میں کھلاں میں بکڑے ہوئے تھے۔ چارے نے اپنے  
ساتھ رکھے ہوئے سرسہارک کو دانسی پر چھڑی مارتے ہوئے شہر  
کہا، اس کا ترجمہ یہ ہے۔

'(کھو رہیں) ان لوگوں کی خوبیاں (جو حق میں ہمارے لئے  
بھاری ہوں۔ اور وہاں سے ہی سرکش اور ظالم تھے۔) عفوہ پانچہ'

لَقَدْ عَلِمْتُمْ لِيَوْمِ هَذَا

تَمَّا أَصَابَ مِنْ مُّضِيَّاتِهِ الْاَرْضَ وَلَا يَنْصَبُهَا إِلَّا فِي  
رَجَبٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَرْكَبَ ۚ قُلْتُ عَلَى اللَّهِ بَشِيرٌ (حدیث ۲۵)  
فَتَقَالَ عَلَى بَرِيدٍ نَزَلَ بِمَنْشَلٍ بِبَيْتٍ بَنِي وَفَلَا غَلِي أَهْلَهُ مَنْ  
بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ لَقَدْ تَوَيْدُ عَلَى بَنِي عَسْتِ تَدْبِيكُمُ وَ  
يَعْقُو عَنْ كُتَيْمٍ لَقَدْ عَلِمْتُمْ لِيَوْمِ هَذَا وَفَلَا تَوَيْدُ رَأْسُ الْوَيْدِ  
مَنْشَلٍ لَاحِثٍ نَزَلَ بِمَنْشَلٍ مَنْشَلٍ لَاحِثٍ فَصَدَقَتْ فَصَدَقَتْ  
مِنْ الْعَلِيِّ قُلْتُ وَلَوْ وَفَلَا بَنِي بَدِي رَسُوْلُ اللَّهِ عَسَى تَعْدِ  
لَاحِثٍ أَنْ يَفْرُتَنَا فَانْ صَدَقَتْ فَفَرَّوْهُمْ فَفَعَلَتْ  
فَاجَهَهُ وَنَحْنُ نَسْكَوْا لَنْ يَرْكَبَ رَأْسُ الْوَيْدِ وَفَلَا تَوَيْدُ  
بَنِي بَنِي بَنِي بَنِي بَنِي بَنِي بَنِي بَنِي بَنِي بَنِي بَنِي  
فَعَفُوْهُ فَفَاصَلَحَ الْوَيْدُ وَفَلَا تَوَيْدُ رَأْسُ الْوَيْدِ

دواۓ دہلی سے سرکاری دواۓ ۱۱ شادکہ۔ میرا طالع ۳ ص 319،  
دواۓ الطہرانی فی التیمم الکبیر دوم ص 230 مطبوعہ دارالکتب المطبعیہ  
بیروت، دواۓ الطہرانی فی التیمم الکبیر سوم ص 104 مطبوعہ دارالامانیہ بیروت  
محمد عبدالجبار سقّی، درجہ اول نقاش، مجمع الزوائد جلد خمس ص 227  
مطبوعہ دارالکتب المطبعیہ بیروت

امام زین العابدینؑ کی قبر۔ یہ شعر نے جو آپ میں قرآن رسم  
ن آیا چمکی

'اٹنی مصیبت کی نیک سے جو زمین میں پاؤں رکھنے پر ہمارے  
ہوئی ہوا رسم۔' (حدیث ۱۰) سے پہلے یہ کتاب (یعنی نوشتہ  
تقدیر میں خود ہوا رسم۔) کا لکھنے والے بہت آسان کام ہے۔

یہ وہی شعر ہے جو امام زین العابدینؑ کی قبر پر لکھا گیا ہے۔  
یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔

امام زین العابدینؑ کی قبر۔ یہ شعر نے جو آپ میں قرآن رسم۔  
یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔

یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔ یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔  
یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔

یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔ یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔  
یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔

یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔ یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔  
یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔

مجمع حدیث کے مقابلہ میں قول امام

ان میں حدیث کے مقابلہ میں قول امام زین العابدینؑ کی قبر پر لکھا گیا ہے۔  
یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔ یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔  
یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔ یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔  
یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔ یہ یہ شعر ہے کہ جو آپ میں قرآن رسم۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا حسنی کردار

تاتاری سلطان قازان کے دربار میں، امام ابن تیمیہ عین پ شہر کی جوعت کے کراہے ہوئے، کیونکہ اس نے نظم و ضبط کی انتہا کر دی تھی۔ بہت سخت لکے میں، صاحب نے سے غلبہ ہو کر فرمایا:

لَسْتُ تَزْعُمُ أَنَّكَ مُسْلِمٌ وَ تَعْلَمُ مَوَدَّةَ وَاقِعِهِ وَ بَعْدَهُ وَ  
شَيْخُ غَمٍّ مَا تَلَقَّاهُ لَعْرُوفًا وَ غُرُوبًا مَدَانًا عَلَيَّ مَدَانًا

لی ان لادن و انت عذبت لعدونا و قلت لعدونا و قلت

”سے سلطان“ تو دہائی کرتا ہے۔ تو مسلمان ہے، اور اپنے ساتھ

موجود ان اور قاضی بھی رکھے ہوئے ہیں۔ امام اور شفیق بھی رکھے ہوئے

ہیں۔ تو ان کے ساتھ جنگ کرنے آ گیا ہے۔ تو سے بارے شیروں

پر چڑھائی کر دی ہے۔ یہ سب کچھ اس جہاد پر یا ہے؟ یہ سب کچھ

ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا۔ تو سے جو مدد دے یا تو اس سے حادری کی

ہے۔ تو نے جو کچھ کہا تو اس کی دقتیں کی ہے۔“

(مقدمہ لقرآن شیخ الاسلام ابن تیمیہ ص 11)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی سلطان ملک ناصر کے پاس چھٹی گائی کی۔ سلطان نے

اپنے دربار میں بلایا اور سلطان نے کہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ لوگ آپ کی فراہم کردہ

رہت میں اور آپ کے لیے حکومت پر قبضہ کرنے کا ارادہ ہے؟ (نادر دہلوی)

”مصلحت سے ہی لے کر آتے ہیں، صبر کر موی جملہ نے بارے میں فرمیں۔“

(تبریز ان بحر تحفہ من تراجمہ ایہ نہیں تہذیب زمین سے بے غل کرنا چاہتا ہے۔

(سورۃ اہل آیت 110) امام صاحب نے بہت اہمیت زمین قلب سے جواب دیا جو

ناصر کی مجلس سے بہت عقیم لاشن ثبوت ہے۔

آت افعل ذلک و طبقہ من ملک و ملک اذیت لا یستوی

جندی فلسفین (جولہ دور 12)

”کیا میں یہ کام کروں گا؟ خدا کی قسم! تیمری حکومت اور میرے آج کی

حکومت میرے نزدیک دو گئے کے برابر نہیں ہے۔“

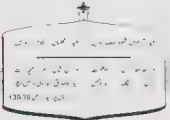
مظلوم چھوڑ دیں و صلح امت

یہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے جو قیدی بنی و اصلاح مت کا مثالی کام کیا ہے وہ

قیامت تک مشعل رہا رہے گا۔ یہ وہ ہے جو اس کے مظلوموں پر تھرا ہے۔ میں ابن

تیمیہ رحمہ اللہ کو جس تک نہیں ”تاج و پر“ کا درجہ مل کر اس پر ہے۔ یہاں ہے۔ امام دہلوی

اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے یہ بھی ذکر ہے کہ بعد اس قیدی نے چھتے رہتے ہیں۔



امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہ کردار عزیمت کہیں سے غیب ہوا؟  
 وہ کردار حسینؑ کے علاوہ۔ کہ ظالم و چار اور ہم کے مسلم حکمرانوں کو روک  
 دست پر نہ آنے کے لئے، جبراً نہ جلائے میدان میں لائے گا۔۔۔ جیسے کہ وہ اپنے  
 ظالموں سے انصاف کرے۔  
 جیسے فاضل رسول اللہ ﷺ نے وقت کے ظالم اور خلافت راشدہ کے حامیوں  
 کو لٹکا کر تھا۔  
 علامہ اقبال رحمہ اللہ نے جو کچھ ہماری تاریخ و ثقافت کے بارے میں لکھا ہے وہ  
 نکل کر خفا تھا ہوں سے ادا کر رہی تھی  
 اسلام اور مسلمانوں کو جن عصری مسائل کا سامنا ہے۔ ان سے علماء کی اکثریت غافل و  
 کاٹھ ہے۔  
 بس ان کے کہنے، کہنے، ان کے استعارہ و تشبیہ، ان کے قورانی چہرے، کبھی رادھا  
 میں خاک آلود ہو۔۔۔ حوی آلود ہو، تو اور کی بات ہے۔۔۔ اسے بے باک، کچھ بے باک  
 گناہ سے جیسے جیسے انہیں ہم آہم ہوں۔ جو دین میں بہت بھلے، خوبصورت اور خوش آہنگ  
 ہیں۔ جبکہ انہوں نے کبھی شہین اور سکا۔ دارالہدایہ۔  
 وہ فریب خوردہ تھیں جو بے سوز سوس میں  
 اسے کیا خبر کہ کیا ہے وہ درم شاہ بازی  
 (اقبال)

علامہ البانی رحمہ اللہ یہ حدیث بھی لائے ہیں  
 حدیث نمبر 154

عن أبي هريرة قال خرج علينا رسول الله ﷺ و معه  
 حسن و حسين هذا على غائبه و هذا على غائبه و هو  
 يلبس هذا مروة و يلبس هذا مروة حتى انتهى اليه فقال له  
 زحلق يا رسول الله ﷺ انت نحرهما فقال من احبهما  
 فقد احبني و من ابغضهما فقد ابغضني يعني الحسن  
 و الحسين (مسند احمد 1/ 171) ششم حدیث 2895  
 حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور ﷺ کمر  
 سے ہار لگے۔ آپ نے ساتھی حسن و حسینؑ پر بھی تھے۔ یہ اس  
 کندھے پر سوار تھا وہ دوسرے کندھے پر سوار تھا۔ کبھی حضور ﷺ  
 اس کو چومے، کبھی اس کو چومے، پچھلے چلے ہمارے پاس آئے۔  
 ایک آدمی نے پوچھا حضور ﷺ آپ ان دونوں سے محبت کرتے  
 ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ جو ان دونوں سے پیار کرے گا، گو یا اس نے  
 مجھ سے پیار کیا۔ جو ان دونوں سے بغض کرے گا، گو یا اس نے مجھ  
 سے دشمنی کی۔ یعنی حسن اور حسینؑ۔

ناصیحت کیا ہے؟

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سوال ہوا:  
 روافضیہ کو اس صبا کا کیا طریقہ ہے؟  
 جواب میں فرمایا۔ روافضیہ صبا پر کام سے بغض رکھتے ہیں۔



وَأَمَّا نَوَاصِبٌ فَلَهُمُ الْبَرِئُ نَصْرُوا الْقِدَافَةَ لِأَهْلِ الْبَيْتِ وَ  
نَصْرُوا مَعَهُمْ وَكَفَرُوا بِهِمْ وَفَسَقُوا لَهُمْ

”اُنہی کو وہ ہیں جنہوں نے اپنی بیعت سے عداوت میں پا  
رکھنے میں قائل ہو گئے۔ انہیں فاسق کہتے ہیں جن سے  
جہاد کی کرتے ہیں۔“ (مقیہ ۱۰۰: ۲۱۲)

قاتل حسینؑ کی رویت حدیث

دارم بن جریرؒ نے نقل کیے ہیں

سنی رسول اللہؐ کا بیٹا، عمر بن سعد بن ابی وقاصؓ نے پانچ لوگوں  
سے روایت کی ہے اور سے نقل کیا ہے۔

(۱) ایک اصحاب بدریؓ نے کہا: ”کیف یحکون من قتل  
الحُسينؑ لِقَاءِ الحُسينؑ“ (کیف ہو گا قاتل حسینؑ کے لیے  
پہنچنا؟)

(۲) رسول اللہؐ نے ایک آدمیؓ سے روایت کیا: ”وہ  
کہا یہ کہ سعیدؓ: قَالَ الْحُسَيْنُ فَسَكَّتْ۔ فَقَالَ لِفَ عَنِ  
قَاتِلِ الْحُسَيْنِ نَحْبُتًا“ (فَسَكَّتْ۔)

اسے سعیدؓ نے یہ حد قاتل حسینؑ سے روایت ہو گیا۔ پھر  
اس نے کہا کہ میں قاتل حسینؑ سے حدیث بیان کرتے ہو تو وہ اپنی  
نہایت ہو گیا۔

(۳) مرد بن علیؓ سے ایک آدمیؓ نے کہا: مَا تَخَافُ اللَّهُ تَزُوِي عَنْ  
عَقْرِ نَبِيٍّ سَعِيدٍ الْهَكَى وَطَنْ لَا تَعُوذُ بِمَا تَعُوذُ بِهِ سَيِّدُ رَا  
میں حد سے روایت کرتا ہے تو آدمیؓ نے کہا: میں نے نہ

بھی اس سے روایت نہیں کروں گا۔

آپؐ نے حج سے فرماتے ہیں۔

قُلْتُ غَرِبْتُ مِنْ فَتْنَةٍ فَلَا عِزَّةَ لِي فِي الْخَصْبَةِ

”میں بہتیا ہوں کہ میں فتنوں نے فتنی ہوئی کہ سے صوبہ میں ذکر کروں۔  
آپؐ نے حج میں مدینہ کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں۔

جب ہم حسینؑ کو عراق پہنچے تو حمید اللہ بن رباحؓ نے عمر بن سعدؓ کو  
اور سعدؓ کا گورہ مقرر کروا دیا اور حکم دیا کہ ہم حسینؑ کی طرف چلے۔ اس کے  
ساتھ چار ہزار (4000) کا لشکر آیا۔ پھر عمر بن رباحؓ نے کہا: ”اگر یہ  
کام میں نہ آئے گا تو میں تجھے زور سے سڑوں کروں گا اور تجھے گھر سے باہر کر دوں گا۔  
پھر اس نے اس کی اطاعت کی اور حسینؑ سے چار ہزار لڑائی اور انہیں قتل کر دیے۔  
بِأَمْرِ اللَّهِ وَبِأَمْرِ النَّبِيِّ وَبِأَمْرِ الْحُجَّةِ“ (تہذیب الاحزاب جلد ۷ ص 451)

○ امام ابن حبانؒ نے یہ روایت ذکر ہوئی تھی کہ انہی وہ ہیں جو اہل بیت سے  
نفرت رکھتے ہیں۔ اب قاتلے کو جو وہ سب قاتل حسینؑ کے مجرم پائے گئے وہ یہاں  
قرآن میں ہے؟

گل کر خاتکوں سے ادا کر دیم شیری  
کہ قلم خاتکی ہے فقط ادا د گھیری  
ترے دین و لپ سے آدمی ہے بے رہائی  
بھی ہے مرنے والی انہوں کا عالم بھری

(دارم بن جریر ص 74)

قدروانِ حسینؑ، فاروقِ اعظمؓ

حدیث نمبر ۱۲۴

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ النَّبِيِّ أَنَّ غَيْرَ أَهْلِ الْخَيْمِ  
وَالْخَيْمِ بَعَثُوا إِلَيْهِمَا أَهْلِي بَنِي لُحَيْمٍ يَتِيمًا بِرَسُولٍ عَلَيْهِ  
سِتْرٌ مِنْ رَأْسِهِ يَمُرُّ بِحَسَنِ وَحُسَيْنٍ عَلَيْهِمَا نَكَاحُ الْكُفْرِ  
فَلَمَّا بَلَغَا أَسْرَاَهُمَا بِرَسُولٍ لَهُ سَبَّاهُ

حسین کے دکانے کا انتقال یہ تھا کہ دو رسولؑ کے اہل بیت سے تھے۔

(سیر اعلام النبلاء، ذیل جلد سوم ص 266)

دوسرے مقام پر امام ذہبیؒ نے ان الفاظ کا اضافہ درج کیا۔ لَکَنِي وَاجِدُ  
حُفَّةِ الْأُذُنِ، ایک کیلے پاؤں پر (5000) مقرر تھے۔ (عوارض، ذیل ص 285)  
(۱) لکھ فاروقِ اعظمؓ میں حسن و حسینؑ کی عظمت کی عکاسی۔

”جبکہ در مسندوں کا پہلا معرکہ حسن و آقا کریمؑ عمل رہا کرتا ہے۔  
حسین اس معرکہ تکلیفیں شریک نہیں تھے۔ بلکہ پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔

جبکہ بدر بن دو گھری کو ہوئی۔ اس کے ایک سال بعد حسنؑ حنین گھری کو اور  
حسینؑ طائیفہ پر تاجی کا پڑا ہوا ہے۔ لیکن بدل فاروقی یہ ہے کہ جو بچہ اس بیت کا ہو۔ وہ  
بدلی صحابہ کے برابر عقیدہ پاسے۔

لیکن ہمارے لوگوں کی حسیں کہاں کہاں چمٹنے لگی کہ حضرت حسینؑ پر  
ہمارے میں بغض و کدات کا زہر سے تھکے جا رہے ہیں؟

(۲) ایک روز عبداللہ بن عمرؓ باپ کے پاس شکایت لائے کہ ہائیں آپ نے  
میرے اور حسن و حسین کے عقیدے میں کیوں مقرر کر دیے؟ میں تو حضورؐ کے

آئے آئے میں تمہارا چلتا تھا بندہ، دوس اس وقت بدین گیموں میں کڑاؤں میں  
الچ کر رہے تھے۔

حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے کو جواب دیا کہ ایک شراب پر تیرا عقیدہ ان کے  
برابر کرتا ہوں،

أَنْ تَحْضُرَنِي أَمَا يَنْقُلُ إِلَيْهِمَا وَ أَمَا يَنْقُلُ إِلَيْهِمَا وَجَدًا يَنْقُلُ  
خَيْفَهُمَا

ان کے جیسا باپ، ان کی جیسا ماں، ان کے جیسا نانا، لے کر آئے۔

یہ کہ حضرت عمرؓ نے بجا کر دی ہے۔

ن کا، پ مل رہا ہے۔

ان کی ماں قاتلہ الزہراؑ پر تیرا جی ہے۔

اس کے نانا، ساری مخلوق کے سردار اور خالق کائنات کے محبوب ہیں۔

(مقدمہ کتاب المواقف، بین اهل البيت و الصحابة)

ص 3 از علامہ دمشقی)

## فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا انداز شفقت حدیث نمبر ۱۴

علامہ ابن حجر مکیؒ یہ روایت لکھتے ہیں۔  
 "ان میں سے ایک شخص کو روای ہیں، فرماتے ہیں، میں حضرت عمرؓ سے  
 خطبہ دیتے ہو۔ میرے چاہے کیا میں نے کہا میرے آپ نے میرے  
 سے پیچھے نہیں۔ اور اپنے آپ کے پیچھے نہیں۔  
 عمرؓ نے (خبر دینے کے بجائے نرمی اور شفقت سے فرمایا  
 میرے آپ کا تو کوئی شہر نہ تھا۔ مجھے پکار کر اپنے ساتھ نکالیا۔  
 میرے ساتھ میں نکلیں، جس میں سے نکلیں۔  
 حضرت عمرؓ جب میرے پیچھے آئے تو مجھے بھی ساتھ ہی اپنے گھر  
 سے لے گئے۔ مجھے پوچھا یہ کس قسم کا مکان ہے؟ میں نے کہا یہ ان کے گھر  
 مجھے کسی سے نہیں لکھا۔ میرا یہ آپ پر فرما۔  
 کاش آپ میرے ساتھ آتے۔ فرمایا میں عمرؓ سے فرماؤں کہ  
 ان میں سے کسی ایک کو حضرت معاویہؓ سے خصوصی مہنگ کر دے۔  
 اور حضرت عمرؓ کا بیٹا عبداللہؓ کو دروازے پر اجازت کا شکر  
 تھا (مکس سے سے اجازت نہ لی ہو) اور وہیں چلا گیا، میں بھی اس  
 کے ساتھ وہیں چلا آیا۔  
 کچھ دنوں بعد میرا حضرت عمرؓ سے آگاہا گیا کہ فرمایا کیا بات  
 ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کو یہ خبر دی تھی کہ آپ نے  
 میں سے کہا کہ میرا امین میں تو یہ تھا۔ مگر آپ حضرت معاویہؓ سے غصت

میں مبتلا کر رہے تھے۔ میں بھی اور آپ کا بیٹا بھی وہاں سے چلا آئے۔  
 فَقَالَ اِنَّكَ اَخِي بِالْاَدْنٰى مِنْ اَخِي عَفْرَا  
 فرمایا آپ میرے بیٹے سے زیادہ عقدار ہیں۔ یعنی آپ کو  
 چارٹ نہ دیت نہیں ہے۔  
 فَاَتَيْنَا اَنْتَ خَالَتِي هِيَ زَوْجَتَا الْعَمِّ ثُمَّ نَتَمَّ  
 "یہ خبر میں عزت مل گئی ہوئی ہے، یہ اللہ کے بعد تمہاری ہی عطا کردہ  
 ہے۔" (اصول ۱۸ ص ۶۹ سند صحیح)

### تشریح

اس حدیث میں حضرت عمرؓ کی شفقت و رحمت دیکھیں۔ حضرت مسیحؑ کی  
 سخاوت کا ذرا بھی پیمانہ نہ ملتا۔ بلکہ اعترافِ عظمت کا اظہار کیا کہ یہ میرا واقعی آپ کے  
 امام ہیں۔  
 دوسری طرف یہی امر معاویہؓ کو جنہیں حضرت عمرؓ ان کے ساتھ تھے ان میں بھی  
 ہدایت دیتے رہے۔ اور انہوں نے معاویہؓ کو شکر کا گورنری عطا کی۔ کچھ بعد ہی کتاب  
 اللہ کی حدیث 4108 میں دو تیس کس روایت نے ساتھ حضرت عمرؓ کی تعین کی؟  
 خبر دوں گا کہ ان کے خلاف کا آراء سند سے ۱۰۱۰ء اور اپنا ہوا ہے۔

تم اس خدمت کے بارے میں حقائق جانیں، اس سے اس کے واپس سے۔  
بعد میں ابن عمرؓ نے بتایا کہ یہ تحریر کر کے اس کو بھیج دیا۔  
پھر عقیقہ میں فاروق عظمیٰ کے کس قدر اس میں فراموش تھے۔  
عامۃً انہی سب سے نکلا۔

أَنْ عَمَرَ عَسَا أَمْنًا الصَّحَابَةَ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ عَاضِلٌ  
لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِرَقِيعَتِ ابْنِ أَبِي قَتَيْبٍ نَكِسَتْ لَهَا  
فَقَالِ الْآنَ طَلَبْتُ نَفْسِي (سید احمد رضاؒ، جلد سوم ص 285)  
"حضرت عمرؓ نے اپنے اس خلافت میں صحابہ کرام کے بچوں کو  
سے کچھ نہ پڑھائے لیکن ان بچوں میں ایسے تھے جو حسن  
حسینؓ کو خوب دیتے۔ حضرت عمرؓ نے پھر ایک آنی کو ان  
دو لڑکوں کو دے کر پڑھانے لیا۔ حسینؓ کو پڑھانے کو پڑھانے فرمایا۔  
ابن عمرؓ اول فرشتہ ہوا ہے۔"

کہہ رہا ہے غور دیا سے سند کا حکمت  
اس کا جتنا غور ہے اتنا ہی وہ غور ہے

حضرات حسینؓ اور حضرت بلالؓ

حدیث نمبر ۴۹

علامہ ابن حجرؒ نے یہ روایت لکھی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔

کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیغمبرؐ کو پڑھنا شروع کیا ہے۔

لَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَاذَا يَفْعَلُ فَقَالَ لَيْسَ بِي شَيْءٌ يَفْعَلُ وَهُوَ يَقُولُ مَا هَذَا  
الْحَقُّونَ يَا بِلَالُ مَا نَأْتِيكَ أَنْ تَمُوتَ

"بلالؓ نے خواب میں حضورؐ کو دیکھا تو آپؐ فرما  
رہے تھے۔

بلال! کیا ہے وہی ہے؟" سے روایت کرنے کا بھی وقت نہیں  
آتا ہے۔"

فَأَنَسَ حَرْبًا فَرَسَبَ ابْنِ أَبِي قَتَيْبٍ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَفَعَلَ  
بِكُنْيَةٍ عِندَهُ وَيَتَمَرَّعُ عَلَيْهِ فَفَعَلَ الْخَمْسُ وَالْخَمْسُ

یہاں سے روایت نکلتی ہے۔ غور دیا سے سند کا حکمت  
اس کا جتنا غور ہے اتنا ہی وہ غور ہے

کہہ رہا ہے غور دیا سے سند کا حکمت  
اس کا جتنا غور ہے اتنا ہی وہ غور ہے

فَعَلَ الْخَمْسُ وَالْخَمْسُ فَفَعَلَ الْخَمْسُ وَالْخَمْسُ  
الشَّخَرُ فَعَلَ الشَّخَرُ الْمَسْجِدُ

"حضرت بلالؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیغمبرؐ کو پڑھنا شروع کیا ہے۔  
سے پڑھنا ہے۔ دونوں فراموش رسولؐ نے بلالؓ سے



حضور ﷺ اور آل بیتِ جنت کے ایک ہی محل میں ہوں گے  
حدیث نمبر 124

علامہ البانی رحمہ اللہ یہ روایت بھی لائے ہیں۔

"حضرت علیؓ راوی ہیں حضور ﷺ ایک رات تارے پاں  
تشریف لائے۔ رات کے دسے پاس بسر کی۔ حسن اور حسینؑ چار سو  
ہوئے تھے۔ رات بچوں کو پیاس لگی تو حسن نے پانی مانگا۔ تا  
حضور ﷺ پانی کے برتن کے پاس گئے۔ پیالے میں پانی ڈالا۔ پھر  
حسنؑ کو چھانے لگے۔ حسینؑ نے ٹپک کر پڑے کی کوشش کی تو  
آپ ﷺ نے سے روکا اور حسنؑ کو پہلے پیادے۔ غلام بھی نہ کہہ  
جاں لگا ہے کہ آپ حسنؑ پر سے روایت کرتے ہیں کہ رات یہ بات  
کس رات اس سے پہلے پانی مانگا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا،  
رَبِّیْ ذَرْنِیْ وَهَلْیَنْی وَهَلْیَنْی الْوَلَدُ یَغْنِیْ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی  
مَنَکَلٍ وَاصِلٍ یَغْنِیْ لِحِیْمَتِہٖ وَوَلَدِہِی الْخَسْرَ وَالْخَسْرَ حَرَمٌ  
"بے شک میں اور تو (خاموش) رہو۔ (حسن و حسینؑ) اور  
یہ سوچا ہوا شخص اپنی علیؓ کی قیمت کے رد، ایک ہی محل میں آگئے  
ہوں گے۔ یعنی قاطر اور دونوں بیٹے حسن و حسینؑ ہوں گے۔"

تشریح

حضور ﷺ کا مقام جنت میں کیا ہوگا؟ جیسا قرآنِ کریم و قاطر اور حسن و  
حسینؑ اسی مقام پر ہوں گے۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ مومن جو کچھ کرتا ہے اسے  
ساحلوں ساتھ دہرا تا جائے۔ ایسا اذان دینا ہو گے۔

كُلُّہُمْ رَتْ ہِدِہِ الشَّعْرَہِ النَّاعِیَةِ وَالْقِسْمَہِ الْقَابِیَةِ ابْنُ مُحَمَّدٍ  
الرَّسُولَ وَالْقَبِیْلَہُ وَانْعَمَ عَلَیْہِمَا مُحَمَّدٌ ذَا الَّذِیْ وَغَدَلَتْ  
لَہٗ شَعَاغِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (تفسیر ابن جریر ج 1 ص 614)

"جو یہ دعا پڑھے گا۔ اس نے یہی دعا فرما دی۔ حدیث نمبر 125  
روایت کرتے ہیں کہ اس شخص کے متعلق اس دعا کا ذکر ہے۔ اس کا ترجمہ  
اوسیدہ کے لئے اللہ تعالیٰ رحمہ اللہ اور اس کا عطا فرمائے۔  
حاضرانِ جنت خدا کی تعریف لکھتے ہیں۔

الرَّسُولَہُ فِیْ حَافِظِہٖ بِہِ الِی الْکَبِیْرِ  
وہ جیہ جس کے ذکر دے دے ہوگی اس کی کاترب حاصل ہوتا ہے۔

وَمَنْ لَقِيَ عَلَی الْمَرْبِہِ الْقَابِیَةِ وَرَحْمَتِہِ عَلَی شَانِ مَنْزِلٍ كَوْنِہِمْ فِی  
میں یہ تھی القاب میں

فَیَنْتَہِ حَسْرَہُ فِی الْخَبَرِ لَا تَنْفِیْہُ إِلَّا لِقَیْدِہِ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ  
"جنت کا محل ہے جو اس کی تحقیق میں سے ایک ہی بندہ ہے شایاں  
میں ہے۔" (یعنی حسن و حسینؑ نے اسے (القاب) دہریہ 125)

قرآنِ احادیث نے یہ بات اس کوئی کہ یہ قسم جنت میں ایک ہی  
خاندان سے ہے۔ جس میں حضور ﷺ اپنی تمام رقی و مطہرات حضرت فاطمہ علیہا السلام  
حسن و حسینؑ کے ساتھ اس میں متعلق تمام پر ہوں گے۔ اس عظیم الشان محل کی خصوصیت یہ  
ہوگی کہ حضور ﷺ کے وہاں جنتی حشر سے لئے خوشیہ رہیں گی۔ خدا سے بھی زیادہ  
ہوں ان سب سے لئے اس سے شگاہ میں چری چری وسعت اور کاشی والا ویری کی بہت  
ریا دہی خواہش ہوگی اپنے محبوب عظیم حضور ﷺ کی زیادت و بہت سے شہر میں تو اس چند  
محبوبہ میں جادہی طور پر جایا کریں گے۔ مگر آپ کے دل خانہ اہل بیت اس میں جادہی

نہیں، بلکہ بچے بچے جیسے کے لئے سکوت پر زور ہیں گے۔ عربین بعد از پارت نبوی و اہل بیت اپنے کلمات میں بچہ بچہ کریں گے۔ نبوت کا ٹھکانہ وہیں رہتا رہے گا۔ اس لئے وہاری قرآن اسنادہ ہے کہ اہل بیت نے ہی فرماتے، داسی میں اس میں سبیل آتو تمہیں ایسے سو کہ وہ علمائے اہل بیت میں آئی کہ پارت ہوئی مگر پارت سے عرب و راجہ میں۔ یہ سبیل اہل بیت کے ہیں یا نہ تو حضور علیہ السلام ان سے کہہ گئے کہ اہل بیت میں سے نہیں۔ لہذا اہل بیت سے نہیں۔ انھیں شاذ و غریب سے۔ دونوں اہل بیت اسرار و اہل بیت ہیں۔

۔ میں دل کو روؤں یا جگر کو

میری دونوں سے آشنائی ہے

قرآن کریم میں سورہ الطور کی آیت 21 اس حدیث 12 کی تائید ہوئی کرتی ہے۔

”اور جو لوگ ایمان لائے، اور ان کی ذریت نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی، تو ہم (اچھے فضل و کرم سے) ان کی ذریت کو (جنت میں) ان کے ساتھ عادیں گے اور ان کے ٹولے سے ہم کچھ بھی کم نہیں کریں گے۔“

مجھے اپنی بات کی ثمر ہے      آری دلتوں کا خیال ہے  
مگر ہے ان کو حسین کیا کر      اسے ہر اکی شوقِ جمال ہے





ان جو بھڑکی کر رہے تھے ان کی یہ بات سنا کر یہ کہنے لگا تھا یہ سب  
بھو بن رہا ہے یہ تو تمہاری باتیں، جلد ہی یہ کہنے لگا کہ یہ سب  
معاذ کے لئے ہے یہ سب ان کی خاطر ہے یہ سب ان کے لئے ہے یہ سب  
ان کے لئے ہے یہ سب ان کے لئے ہے یہ سب ان کے لئے ہے یہ سب  
ان کے لئے ہے یہ سب ان کے لئے ہے یہ سب ان کے لئے ہے یہ سب  
ان کے لئے ہے یہ سب ان کے لئے ہے یہ سب ان کے لئے ہے یہ سب

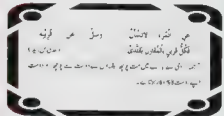
لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی کہ

(1) یہ سب ان کے لئے ہے یہ سب ان کے لئے ہے یہ سب ان کے لئے ہے یہ سب

(2) اس کا قصہ یہ ان کے خون کا (قصہ) یہ ان کا (قصہ) یہ ان کا (قصہ) یہ ان کا (قصہ)

(3) یہ سب ان کے لئے ہے یہ سب ان کے لئے ہے یہ سب ان کے لئے ہے یہ سب

اسی طرح مل کر اسے دست کرتے ہیں کہ جو وہاں کا مکتبہ دیکھ کر یہ دیکھ کر  
دیکھ کر اس میں لگے گی۔ (تو ان کی اس جگہ پہنچے حدود حصہ 253)



حسینؑ کیلئے شفقت وغیرہ

حدیث نمبر 44002

کان رسول اللہ ﷺ یُحْسِنُ وَالْخَسَنُ وَالْخَسَنُ يُلْقَانِ  
وَيُقَفِّدَانِ عَلَى طَهْرِهِ فَأَخَذَ الْمُسْلِمُونَ يُمِيطُونَ عَنْهُمَا قَتَمًا  
مُضْرَفًا فَإِنْ مَرَّ بِهِمَا ذَرَوْهُمَا يَدَانِ وَ أَيْمُنُ مِنْ خَشْيَةٍ  
فَلْيُحْسِنِ هَذَانِ (مسند محمد بن عبد الرحمن ج 1 ص 4002)

آپ ﷺ فرما رہے تھے جب آپ کہتے ہیں حالت تو  
حسن میں رہو آپ کی کمر پر چڑھ جائے تو اس حالت میں دونوں  
بجانب کوداڑتے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے

فرمایا۔

انہیں نہ کہتے۔

دوسری روایت کے الفاظ یہ بھی ہیں

کہ آپ ﷺ نے دونوں بچوں کو اپنی گود میں لے لیا اور فرمایا۔

جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔

(مسند سلیمان بن علی طبرانی ج 1 ص 110)

### حدیث نمبر ۱۴۴

علامہ ابوالہادی سینہ نے یہ حدیث بھی بخشنے میں لگا دی ہے جو اس سے آگے ہے۔  
 "حضرت شہداء و جہاد سے ڈریں۔"

حضور ﷺ سے اس سے پاک مسکن یا مسکن جہاد کو کون سے پرانی ہے۔  
 ہونے تک لیا ہے۔ اپنے کو چھوڑ کر کھڑے ہوئے آگے بڑھے۔  
 نہرو کی تعمیر کی کہ ہر پرانی گھر میں جہاد رہا ہے۔  
 راوی شہداء نے کہا۔

لَقَدْ كُنْتُ رَأْسِي وَ إِيَّاهُ الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
 وَهُوَ سَاجِدٌ

میں نے دورانِ جہاد ہر اٹھائے دیکھا۔ تو وہی رسول ﷺ کی کمر پر  
 تھو۔ جبکہ آپ ﷺ جہاد میں تھے۔  
 میں بھر رہا ہوں جہاد میں چلا گیا۔ جب حضور ﷺ نے نماز مکمل پڑھا  
 لی تو تو کس نے کہا۔

اے اللہ کے رسول ﷺ! آج آپ نے معمول کے خلاف  
 جہاد کیا کہ تو جہاد میں گن گزرا شاید کوئی حادثہ پیش آئے تب نہ  
 آپ پر وہی نازل ہو رہی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ان میں  
 سے کوئی چیز نہ ہوئی۔

وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَأْسِي فَكُنْتُ أَنْ أَعْتَلَّ عَنِّي بَعْضُ خَاصَّةٍ  
 "میں نے یہ سنا کہ ہر پرانی قدر میں سے جہاد میں سے ہر پرانی سے ہر پرانی۔ کہ پانچ  
 شوق ہر آکر لے۔" (مسلوۃ النبی ﷺ، حسن بن علی حدیث 1140)

### مسین جہاد کیلئے جنت کی بشارت

### حدیث نمبر ۱۴۵

علامہ ابوالہادی سینہ نے یہ حدیث بھی لکائی ہے۔

عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَمَّا قَالَ مَنْ سَرَفَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى زُحَلِي بْنِ  
 أَقْبَا، فَخَبْرُهُ لَيْسَ بِظَرْفٍ إِلَى الْفَخْصِيِّ بْنِ عَقِيْقٍ بِنِ لَقِيْنِ سَبْعُتْ  
 (رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ سَرَفَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى زُحَلِي بْنِ سَبْعُتْ 4003)

حضرت حابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا  
 "میں نے سب سے پہلے دیکھا کہ وہ دو مسکین بن گئے اور کوئی کہے۔"  
 حابر بن عبد اللہ نے کہا کہ میں نے اس سے سب سے پہلے سنا تھا۔

امامین جن میں سے اپنی نگاہیں یہ جہاد میں تھیں۔ مذکورہ حدیث پر  
 دیکھو: كِتَابُ الْحَبِيَةِ لِلْعَسَنِيِّ بْنِ عَقِيْقٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 لَقَدْ كُنْتُ (مصحح من صان حدیث 6966)  
 اس میں امام مسین جہاد کے لئے جنت کا ثبوت ہے اور اللہ نے  
 ایسا کر دیا ہے۔

### مختصر وضاحت

گزشتہ تین صحیح احادیث امام مسین جہاد کی عظمت کو ظاہر کرتی ہے۔

حدیث 14 اور 15 میں ذکر ہوا کہ جب حضور ﷺ جہاد میں آتے تو  
 مسین جہاد آپ ﷺ سے ہوا کرتا تھا۔ آپ ﷺ سے ان کی خاطر جہاد ہوتا تھا کہ ان  
 کی سرپرستی کے لئے جہاد ہوتی تھی۔ ان کی سرپرستی کے لئے جہاد ہوتی تھی۔ مسین جہاد حضور ﷺ  
 کی سرپرستی کے لئے جہاد کی کوشش کی تو آپ ﷺ سے منع فرمایا۔ پھر ارشاد ہوا کہ





کہاں خونی شہیدیاں؟ کہاں چھر کا لہو؟

حدیث نمبر ۱۴۴

مکہ بخاری میں ہے۔ من بنی فہم یسیر کہتے ہیں ایک عمر (ابن عمر) حرام ہے  
ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے سوال کیا یہ کبھی کوئل کرنے کا کیا کر رہے؟  
حضرت ابن عمر سے فرمایا: عقی و قل ذاب کے بارے میں پچھتے ہیں جبہ نہیں  
سے آخر رسول اللہ سے وقت بیکر کوئل کر دیا۔

و قال عسی فہذا زینا حاتئاً من اللہ

حسن اور حسینؑ دونوں میری دنیا کے سیکتے چھوٹے ہیں۔

ابن بخاری نے لکھا ہے ان حدیث کا وہ باب دھماکا ہے۔

(باب مناقب حسن و حسینؑ جو مذکور حدیث 3753)

شرح

۱۴۴۵ھ میں حج بیتہ ایک اور روایت ہے۔

”سبیل ابن عمر عن دیم الغویض نصیب الثوب۔“

”حضرت ابن عمرؓ سے سوال کیا کہ پھر وہ خون پڑے۔“

چاہے تو کیا لڑا ہو جاتی ہے؟” سنن ابی داؤد کی روایت کے حوالے

سے ابن جریر نے ذکر کیا۔

فقال یا اھن العزابی اھن اللہابی

ابن عمرؓ نے فرمایا۔ اے عراقی! تم مجھے کسی مارنے کا جرم دیکھو؟

قوڑا اہل غمر! ہذا متعجباً من ریح ابن العزابی علی

السؤال عن الشیء البسیر و نفی بطلان فی الشیء الخلیل

”حضرت ابن عمرؓ کو جرانی اور حبشہ و اہل عراق کے معمولی چڑ  
کے سوال پر۔ اور طیل اللہ (اہل بیت) نہایت بڑی ہمت کے جرم  
کی کتاب ہے۔“

آخر یہ حدیث ابن عمرؓ نے حضور ﷺ کا فرمان کیا کہ حضور ﷺ نے  
فرمایا تھا۔

”حسن اور حسینؑ دونوں میری دنیا کے سیکتے چھوٹے ہیں۔“

ان سیکتے چھوٹے نے حضور ﷺ کو جو خوشبو تھی وہ شبہات عجمی کی خوشبو  
تھی۔ جس سے آپ کا دوش مقدس صبر سو جا تھا۔ پھر خوشبو سے شہادت سے آگے  
خوشبو نے جنت آتی تھی کہ جہاں جنت کی سرداری کے ہمدردی پر تیار ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے عراقیوں پر عین طاقت اس لئے کی کہ ان کا دل  
بھی کل حسینؑ پر مشغول رہتا تھا۔

حضرت ابن عمرؓ کی بیعت پر یہ کیسے

شہادت حسینؑ کے بعد اسلام عالی مقامؓ کا مقصد شہادت رنگ جان دار  
مسلمانوں کی خواہش غلط سے آٹھیں نکلیں۔

● اہل مکہ نے بڑی کی عادت کر دی۔

● اہل کوفہ نے (افواہ) سننے سے بڑے گل گئے۔ ۴ ہزار شہید ہو گئے۔

● اہل مدینہ نے ظلم و کلمات بندہ کر دیا۔

ان تینوں نے مسلمانوں میں کیا بدکردار انتشار دیا جو کثرت سے موجود تھے۔

□ بغدادی شریک کی روایت ہے کہ اہل مدینہ کی عادت پر ابن عمرؓ نے اپنی آن

اں دکھا کر اسے کہہ۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اسی لئے قیامت کے روز ہر مہم ہوا

جائے گا۔ ہم نے ساری آیتیں (پڑھ کر) دیکھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت پر کسی کے بعد بیعت توڑنے سے بڑھ کر اور کوئی جرم نہیں۔ (ماریٹ کا رس مکمل جاسے۔)  
(مکمل بخاری حدیث 7111)

### شرح

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

### بیعت اور رشوت

أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَرَادَ مِنْ عَمْرِو عَلَى أَنْ يُبَاعِيَ لِيُزِيدَ فَلَمَّا  
قَالَ لَهُ لَا تُبَاعِيَ يَزِيدَ قِيلَ لَهُ قَدْ رُسِلَ إِلَيْكَ مُعَاوِيَةُ بِبَيْعَةِ أَلِيبِ  
وَزُهَيْرٍ فَخَذَفَا فَنَدَسَ لِيَوْمَ رَجُلَا فَقَالَ لَهُ مَا مَصْلُحَتُكَ أَنْ تُبَاعِيَ  
فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ لَعَمْرُؤُا أَيْسَى عَقْدَةُ ذَلِكَ لَمَّا لِيَأْخُلَ وَأَلْخُلَ  
الْمُتَبَاعِيَةُ إِنَّ يَزِيدَ بْنَ مُوَيْزَةَ إِذَا لَمْ يَجِزْ

”جب تک معاویہ بن جریجر سے اس امر پر متاثر نہ ہوا (بیعت نہ کی) نہ  
نے بیعت کرنا چاہی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ امر انکار کر دیا۔  
میں بیک وقت دو (2) امروں (بھروسوں) کی بیعت نہیں کرتا۔ پھر  
معاویہ بن جریجر نے انہیں ایک لاکھ (100000) درہم بھیجا۔ انہوں  
نے (یہ سمجھ کر کہ میرا حق بیعت اہل سے لے لیا۔ پھر ایک جاہل  
لوگوں کے پیچھے لگاؤ۔ میں نے حضرت معاویہ سے کہا آپ یزید بن  
بیعت سے کیا چیز دیتی ہے؟ حضرت معاویہ نے فرمایا۔ چھ  
ایک لاکھ (100000) درہم اس بیعت کی قیمت (رشوت) ہے۔  
سے شک میری یہ چیز بہت سستا قیمت (راجہ) باقی حدود ص 88)

□ جب امیر معاویہ بن جریجر فوت ہوا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ کوہ نہ تھا کہ میں  
آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ جب اہل مدینہ نے یزید کی بیعت توڑی تو اس وقت اپنے  
خاکہ ان کو اکٹھا کر کے حدیث خانی میں۔  
□ ان کا ترجمہ فرماتے ہیں کہ میرا کہنا یہ ہے۔

بعض حدیث کا سبب یہ ہے کہ یزید نے اپنے چچا زید بن ابی اسحاق کو مدینہ کا گورنر کر دیا۔  
اہل مدینہ نے اہل مدینہ کے پاس بھیجا۔ ان میں معاویہ بن ابی سفیان اور  
(عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُوَيْبَةَ) اور معاویہ بن ابی سہیل وغیرہ تھے۔ یزید نے ان کی یہاں سے  
کی اور عیادت کی۔

فَرَحُّوا فَطَهَّرُوا عَيْنَهُ وَنَسُوا بِأَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ وَتَوَبَّ ذَلِكَ  
اس واقعہ نے انہیں مدینہ پہنچ کر پرست دئی کہ یزید میں یہ عیب  
اور جراثیم ہیں۔ اور اس کے شرب پینے کی بات کی اور بھی کی  
تو انکار کیا۔

یہ سن کر اہل مدینہ (مکرمہ) حاضر یزید پر فوج پڑے اور سے مدینہ پر دیا۔  
اور یزید کی عیادت کا سامان دیا۔ یزید کو عیادت کی تقریب میں اس نے مسلم بن عقبہ بن جریجر کی  
مدد سے منورہ پر چڑھائی کے منظر کو دیکھا۔ اس نے کہا کہ میں (3) دن تک انہیں یاد میں  
ہوں۔ میں تو بہتر اور نہ انہیں قتل کر دوں۔ جب آپ ان پر غلبہ پا جائیں تو اپنے لشکر کو  
تھیں (3) ان کے لئے مکمل بھیج دیں تاکہ انہیں مل جل وادار کریں اور جو کسی کی حق میں  
لوٹ لیں۔

ان کا ترجمہ فرماتے ہیں۔

حضرت معاویہ بن جریجر کا سبب وقت علیؑ جو انہوں نے یزید کو نہ کرنا کا وہاں کہ  
ایک دن اہل مدینہ سے میرے پاس گیا۔ ان سے اس قسم کی گفتگو کہ یزید پر چڑھائی سے

سے روایت کرتا اس وقت اس نے یہی کہہ کیا۔

(رج الہدی 13 ص 88)

علامہ نووی رحمہ اللہ کی تشریح حدیث

مفسرین نے "نار" کے لئے ہم عمر سمجھنے کا ذکر فرمایا۔

وَأَسْمُهُمْ أَنْ هَذَا لَعْدِيثٌ وَارِدٌ فِي قَوْمِ الْقَادِرِ وَغَيْرِهِ  
يَلْتَمِزُ الْيَمِينُ لِلْعَدَةِ بِزَعِيمِهِ وَالْقِيَامُ بِهَا وَالْمُتَعَالِفُ  
غُلَّتْهَا فَمَنْ خَانَهُمْ أَوْ تَرَكَ الشُّفْعَةَ غَنِيْمَةً وَالْمُؤْتَفِقُ بِهِمْ  
فَقَدْ غَدَرَ بَعْدَهُ

"اس حدیث سے مراد عوام کے بچائے سکران ہیں جس کے گئے  
میں اپنی رحمت کی امانت کا چاہے اسے قائم رکھنے کی ذمہ داری ہے  
اس کی حفاظت اس کے ذمہ ہے۔ جب وہ ان سے خیانت کرے گا۔  
اپنی رعایا پر شفقت اور نرمی ترک کرے گا تو وہ حقیقت میں غدار ہوگا  
جو اپنی ذمہ داریوں سے بچ گیا۔"

نامہ نووی رحمہ اللہ دوسری تفسیر یہ ہے کہ احتمال یہ بھی ہے اس حدیث سے کہ  
رعایا اپنے سکران سے بے وفائی نہ کرے، اس حدیث میں بار بار یہ ہے کہ "وَأَسْمُهُمْ"  
اولیٰ لیکن صحیح بات یہی ہے۔ (نور المصباح 7 ص 300)

(شرح مسلم نووی رحمہ اللہ ج 12 ص 39)

بیعت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر امام شافعی رحمہ اللہ کا حوالہ

وَقَدْ لَانَ مِنَ الْعَبْدِ ابْنُ نُبَيْعَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُودٍ شَانَتْ عُرْفُهُ  
"بے شک بڑے حق میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیعت دل  
کی کراہت سے تھی۔" (الاعتصام ص 305)

یہ بات ہم نے تاریخ سے لی ہے مگر اس کی تائید حدیث کثیر شارح موطا میں  
ماک بھیجی علامہ ابن عمر رحمہ اللہ نے یوں کی ہے۔

قَالَ ابْنُ عَصْرٍ: مَا أَسْمَى عَلَى خِيَرَةٍ وَلَا لَيْتَ لَمْ يَكُنْ مَنُوعٌ  
عَلَيْهِ رِبْرُ الْفَلَسَةِ الْيَمِينَةِ

"مجھے رند کی بھڑکی چڑکا جتا انہوں میں ہوا۔ جتنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ  
کے ساتھ مل کر اپنی ٹوٹے سے جنگ لڑ سکے کا دکھ ہے۔"

(الاعتصام ص 214)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بچپن تھا

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَصْرٍ: مَا أَسْمَى عَلَى خِيَرَةٍ وَلَا لَيْتَ لَمْ يَكُنْ مَنُوعٌ  
عَلَيْهِ رِبْرُ الْفَلَسَةِ الْيَمِينَةِ (المعروف والمختلف ص 1259)

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے کسی بچ پر تکیہ تھا انہیں سو بچ  
کے ساتھ تھے کہ میں نے بچی کو روکے لی میں نے لڑی۔"

مَعَافَاتُ مَسْرُودٍ عَنِ نَابِ دَلِي اللَّهِ مِنْ تَعْلِيْقِهِ عَنِ  
الْبَيْهَقِيِّ عَنِ رِبْرِ

"امام مسرود رحمہ اللہ نے مرنے سے پہلے ابی بکر سے توہم کی جو حدیث  
علی رضی اللہ عنہما کا لڑائی میں ساتھ نہ دے سکے۔" (الاعتصام ص 214)

باب بچپن کا کیا ہوتا

بہت بچپن چک گئیں کھیت

سب کلمیں صحابہ کہہ کر انہیں بعد میں بچپن سے رہے۔ کاش عینہ و شد حضرت  
علی رضی اللہ عنہما کا ساتھ دے کر خلافت راشدہ کو تسلیم کر لیتے تو بعد میں جاننا نہ ہوتا یہ دردی





حضرت عبداللہؑ نے فرمایا۔

”ہم اس اومانیت کچھ نہیں جانتے تھے۔“

کچھ لوگ ابن عمرؓ کے پاس آئے، انہوں نے یہودیہ برا کہا۔ □

فَلَمَّا جَاءُوا، اتَّفَقُوا عَلَى هَذَا فِي وَحْدِهِمْ

کیا تم یہ باتیں ان کے سامنے بھی کرتے ہو؟

قَالُوا: بَلْ نَعُدُّهُمْ وَنَقِيصُهُمْ

کہتے تھے

اس کے مت پر تو ہم ان کی مدح سرائی اور تعریفیں کرتے ہیں۔

۔ ہٹ چاہے مصلحتوں کے پائے ہوئے

سچے رہے۔ ہر دلی کی مہر میں لگی ہوئی

پیسے زبوں دہا میں کوئی رہے ہی نہیں

روئے زمین پر افضل ترین اہل بیت

حدیث نمبر ۱۲۴

عَبِي الْحَسَنِ النَّصْرِيُّ لَئِنْ قِيلَ لِمَعَ الْحَسَنِ فِي عَيْنِي

بَعْدَ عَشْرِ زُلُمَاتٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَاللَّهِ مَا عَلَيَّ عَلَيْهِ الْأَوْصِي

يُؤْمِلُهُ أَهْلُ بَيْتٍ يَنْبَغِيهِمْ

”میں ہماری بیعت نے فرمادی۔ اہم حسینؑ کے ساتھ ان کے اپنے

گھرانے کے سوا (16) افراد شہید ہوئے۔“ خدا کی قسم! اس دن

روئے زمین پر۔۔۔ ان کے عالی مقام کا کوئی گھرانہ نہ تھا۔“

قَالَ صَعِيدٌ: وَمَنْ يَشْفُقُ فِي هَذَا؟

حضرت صفیانؑ نے عرض فرمایا۔ اس میں کوئی شہد کر سکتا ہے؟

(تعمیر پرانی کتب جلد سوم ص 118) اس روایت پر کوئی کام نہیں

□ اہم حسنؑ بہریؑ اہل بیت کے جلیل القدر امام ۱۱ راہی ہیں۔۔۔ جنہوں نے ام

امویہ حضرت ام سلمہؓ کو ۱۱۰۰ھ پناہ دی۔ (اصول ص 194)

□ غیاث ثوریؒ

كَانَ مِنْ أَزْوَاجِ الْأَنْبِيَاءِ عَاوِلَ لُحُلُفَةٍ يَكُونُ الْوَسَائِي أَنْ

يُؤْتِيَهُ الْقَضَاءُ فَلَمْ يَزُجْ وَتَقَرَّتْ مِنْهُ وَاسْتَعْمَى وَكَانَ

يُعِيشُ مِنْ رَيْحٍ يَخَارَتُهُ وَكَانَ آيَةً فِي الْجَمْعِ وَرِزْقِيَّةَ

الْعُيُوبِيَّةِ. (معروف، ابن کثیر ص 218)

”حضرت غیاثؑ بیضیہ اپنے زمانے کے عظیم زاہد تھے، وقت کے

حکمران نے اپنی ہر طرح کی کوشش کر ڈالی کہ انہیں قاضی عاویہؑ مگر

وہ نہ دے، وہاں سے بھاگ گئے، اور چپ گئے۔ ان کا گروائی  
تجارت کے قطع پر تھا اور مثالی حافظہ تھا نیز روایت حدیث میں اللہ کی  
نکالی تھی۔

□ امت کے ان عظیم رہبروں کی نگاہ میں امام حسینؑ اور ان کا گھرانہ دنیا کے تمام  
گروہوں سے افضل ترین ہے۔ یکس افسوس کہ بعض گمراہ اس خاندان بوقت قیامت میں  
مستحقین کو کہتے ہیں اور باریا حرکات کا نام انہوں نے شان سمجھ کر کچھ بڑا ہے۔

چند روز امت دزدوں کے ہاتھ چرائی وارو  
حالانکہ خاندان نبوت کو اللہ نے ادھری شان نصیب کی ہے۔

- ✱ ایک صحابی ہوں گی
- ✱ دوسری جنت ہوں گی۔

خیر و بکر تمام صحابہ دہری عصیت سے عزم ہیں۔ وہ صرف اکبر فی فضیلت صحابی  
ہونے کی دیکھتے ہیں۔ اس فیض حرکت کو ہماری ہی سے بھی کبہ کہتے ہیں۔ جو صریح قرآن  
حدیث کی اصول کا منہ ہے۔ میں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى

### ہیر وادریو Hero and Zero

□ جنت کی بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ رب اعزّت جنہیں انشاء بقول  
اَلَا تَلَوْنِ کہتا ہے۔ جنہوں نے حج (13) برس کے میں کفار سے حکم برداشت کئے، جنہوں  
نے ہر مذکورہ میں ہر وقت میدان جہاد میں مثالی جان فکری دکھائی۔ حقیقی بیہ در خلافت  
راشدہ کے لئے مہر پر زور قرار پائے۔ اور جو کتب عرب سماج و خانے سے بعد مسلسل بائیس  
تیس سال تک مسلسل فوج پریشان کرتے رہے۔ سے کسی کے عام میں جب پہنچنے کی کوئی  
صورت نہ رہی، مجبور ہو کر اہل عام کے قافلہ میں شامل ہوئے اور ہیر (zero) سے ہیر (Hero)  
(ہیر) بن بیٹھے۔ یہ کتنی دورانِ قیامت دیکھئے؟

### قول محمد بن الحنفیہ

#### حدیث نمبر ۱۵۵

① عَنْ قَبِيْلَةِ الْوُرَيِّ قَالَ كُنَّا اِذَا ذُكِرْنَا حُسَيْنٌ وَ مَنْ قَبِيْلٍ  
مَعَنَا اَوْ قُلُوبُ مَعْنَدٍ مِنَ الْحَبِيْبَةِ قَبِيْلٍ مَعَنَا سَعَةً عَشْرَ شَأْنٍ  
تُكَلِّمُهُ اَوْ تَكْشِفُ لِي زُجْعِي فَاَطْلُفُF

منذ روزی سے روایت ہے کہ ہم ہمگی حسینؑ میں فائدہ بردار کرتے  
اور ان کا کہنا ہے کہ ان کے ساتھ ہی شہید ہوئے تو محمدؐ میں خفیہ بیعت  
(امام حسینؑ کے سوتیلے بھائی) کہتے۔ امام کے ساتھ سزا (17)  
ایسے جان شہید ہوئے جو سب کے سب حضرت فاطمہؑ کے بطن  
سے تعلق رکھتے تھے۔ (طبرانی کبیر 3 ص 119، جامع)

② طبرانی کبیر میں ہے کہ میں نے اپنے چچا سے سنا کہ خاتونِ محمّدہؑ  
اَلْحَبِيْبَةُ كَانَتْ تَبْنِيْ بَقْلَةً عَشْرَ يَوْمٍ فَيَهْ كُنْغِي خَشِيْ مَلَاةٍ  
مِنْ دُمُوْهِهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ حَتّٰى يَمُوتَ كَوَا بَعِيْ سَمِيْعٍ كِي رَاكِي  
کی خبر ہوئی تو جس دن میں دھوکہ کرنے لگے تھے وہ دنے رات  
آنسوؤں سے بھر گیا تھا۔ (الاصوامق 249)

③ امام زہریؒ میں ہے کہ میں نے کسی سے سنا کہ محمدؐ میں خفیہ بیعت سے چھوٹا  
ہے کہ میں نے چھوٹا (یعنی علیؑ) خفیہ میں شامل مہمات میں  
اس دیکھتے ہیں، اس میں حسنؑ اور حسینؑ میں وکیوں میں اہلئے  
قَالَ لَا تَلْمِزُهُمْ كَمَا حَدَّثَنِي وَ كُنْتُ يَوْمَئِذٍ لَكِنْ يَتَوَقَّيْ يَمْنُوْهُ عَن  
حَدَّثَنِي۔ (سیر حادہ ص 4، ص 117)





حدیث نمبر [۵۲]

إِنَّ الْقُرْبَ الْخَلَاقِي مِنْ عَرْشِ الرَّحْمَنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْحَقُّ  
الْبَدِي فَيُنْظَرُ مَنْظُورًا وَتُسَدُّ عَنْ بَيْتِهِ وَتَقْبَلُهُ عَنْ شِعْبِهِ وَ  
تُرَدُّ عَنْهُ بِشَحْبٍ يَقُولُ رَبِّ اسْلُ هَذَا فِيهِ قَلْبِي

”بے شک، در قیامت، ہماری مخلوق میں سے اعلیٰ رحمت کے قریب ترین اور ممکن ہوگا۔“

جو تہ میں مظلومان کی آواز ہے،

اس کامرہ کی دائیں جانب باورس کا قافلہ ہا میں جانب ہوگا۔

اس کی گزرتی کی رنگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ اور پکارے گا۔

اس کے لیے دعا گو ہے۔

”اس سے پوچھو کہ کس جرم میں مجھے قتل کیا تھا؟“

(رواد احمد، اسٹارٹنگ پلے دوم، ص 458)

○ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی سواہری کی کام تھا ہے ہوئے تھے کسی نے کہہ حضرت آپ ان کی سواہری کی کام چارے ہوئے ہیں انجک آپ عمریں ان سے بڑے ہیں۔ فرماؤ!

چند دنوں کے بعد رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ہیں۔

أُولَئِكَ مِنْ سَعَادَتِي إِنَّ أَحَدَهُمْ لَكَاهِنًا

”ان دونوں کی سہاری کی رہنمائی ملنا، یہ میری خوش نصیبی ہے“

(ابن عربی ص 7، ج 181)

لعنت کے مستحق لوگ

حدیث نمبر ۱۰۱

عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَأَنْ زُوَّجَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْتَهُ لَعَنَهُمْ وَ  
لَعَنَهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ وَكَّلْتُ بَنِي يَعْقُبَ، الرُّعَيْنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ  
وَالْمُحَبِّبَ بِقَدْرِ اللَّهِ، وَالْمُسَبِّطَ بِخُرُوبِ يَهُوَعَى، قَالَتْ  
لَهُ وَ بَيْنَ مِنْ أَعْرَ اللَّهُ وَاسْتَسْجَلَ بِحَرَمِ اللَّهِ،  
وَالْمُسْجَلِ مِنْ عَرَبِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَالنَّارُ لَأَسْفَى  
(قال الزهري، حديثه في مسند الأول حديث 109، ترجمه مطبوعه)

کاہرہ حدیث 2154، جلد چہارم ص 207)

عائشہ بیگم سے روائے ہے کہ سولہ سال پہلے نے فرمایا۔

یہ (6) قسم کے نہیں آتے ہیں، جن میں ہر قسم سے بھیجی ہو،

اور ان پر اللہ بھی لعنت بھیجتا ہے۔

”جیکہ ہر پیغمبر مستجاب الدعوات ہوتا ہے۔“

خود کی کتاب میں زیوراتی کرنے والے۔

انڈیا کی تقدیر کو بھروسے سے

بالجبر مسئلہ ہو جانے والا تاکہ جس شخص کو اللہ نے ذلیل کیا ہے، اس کو

مزید سارے جس کا اڈا دینے عزت بخش ہے اس کو ذیل خود کرے۔

الحق کے حرم پاک کو عدل جاننے والا۔

میرے قریب داروں سے ان چیزوں کو حلال سمجھے جن کو اللہ نے حرام

قرارداد

اور میری منت سے منہ پھیرنے والا۔

مذکورہ (6) قسم کے دھاروں میں سے کسی ایک میں سے کسی ایک پر اللہ کی بار بار پڑھا کرے۔ ہر بار سے مومن کے مقصد پانچ قسم کے ملتی ہے۔ وہ ہیں۔

عالمی القاری بنیں گئے ہیں۔  
وَقَسَمْتُ لَّكُمْ مِنْ عَزَائِي مَا عَزَا لَكُمْ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَتَزِيدُ بِطَاعَتِهِمْ  
یعنی میری وہ کوئی چیز ہے جو اللہ کے پاس ہے۔  
وَقَبُولُ الْأَعْرَابِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالْإِيمَانُ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
”خداوند پروردگار نے جو عطا فرماتا ہے اس سے مراد نہایت  
قریبی شے ہے۔ وہ درود، نصوص و دعا ہے جو اللہ پر پڑھا کرے۔“  
کی نسل پاک ہے۔“

اس صحیح حدیث کی روشنی میں

مذکورہ (6) جرائم میں سے ایک بھی جرم جس میں پاپا جائے۔ اس کے حق میں سچے جہان پروردگار کی بار بار رحمت پائی اور مقبول ہے۔ مگر جس صیبت وہ حق میں ایک ہے۔ جس پر دیکھی نہ ہو مقیم پاپا ہے۔ وہ جس میں نہ ہو اس میں نہ ہو۔  
مصور جہان پروردگار کی رحمت اور اللہ کی رحمت۔ مثلاً اس کا قصہ مومن کا ہے۔ ہر بار دیکھ کر یہ ہے۔ جس نے تم (3) جرم کئے۔

- ① جرم و غم سے حکومت پر قابض ہو کر کہہ راہد مقنی صحابہ کو ہر طرف کر کے اپنے خاندان کے لیے (مالکوں) کو مقرر کیا۔ (صحیح البخاری)
- ② جرم ہیروئی پاپا کر کے دیکھ کر جرم مکمل پاپا بنے۔ (صحیح بخاری)

(تو وہی اس پر تیرہ سے)

مذکورہ (3) قسم کے دھاروں میں سے کسی ایک پر اللہ کی بار بار پڑھا کرے۔ ہر بار سے مومن کے مقصد پانچ قسم کے ملتی ہے۔ وہ ہیں۔

عالمی القاری بنیں گئے ہیں۔  
وَقَسَمْتُ لَّكُمْ مِنْ عَزَائِي مَا عَزَا لَكُمْ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَتَزِيدُ بِطَاعَتِهِمْ  
یعنی میری وہ کوئی چیز ہے جو اللہ کے پاس ہے۔  
وَقَبُولُ الْأَعْرَابِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالْإِيمَانُ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
”خداوند پروردگار نے جو عطا فرماتا ہے اس سے مراد نہایت  
قریبی شے ہے۔ وہ درود، نصوص و دعا ہے جو اللہ پر پڑھا کرے۔“  
کی نسل پاک ہے۔“

ایک طرح سے قوموں میں مسکینی و گھیری  
ایک طرح سے ملی میں نصیب اکسیری  
ایک طرح سے شہری اس طرح سے میری  
یہ ۳ مسائل ہیں۔  
۱۴۵۹ھ

## حسین رضی اللہ عنہ کی شیطان سے حفاظت الہی

حدیث نمبر ۱۲۴

کے بھائی کی روایت ہے۔

فَإِنَّ ابْنَ عَدَسٍ مَرَّ بِكَانَ النَّسْرِ بِغُورَةِ الْخَسَنِ وَالْعَسَنِ  
وَيَقُولُ إِنَّ كُنَّا كُنَّا كَانَ بِغُورَةِ بِنَا إِسْمَاعِيلَ وَ سَخَايَ غُورُ  
يَكْتَسِبُ لِنَبِ الْأَمَّةِ وَمِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامِيٍّ وَمِنْ كُلِّ غِي  
لَا يُدْرِيهِ الْبَارِي كِتَابِ أَحَادِيثِ الْأَنْبِيَاءِ حَدِيثِ (3371)  
"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسن و حسین کو ہم کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے  
تھے تمہارے باپ (ایراکیم علیہ السلام) ان گناہات کے ساتھ (اپنے  
دونوں بیٹوں) کو شامل وراثت میں لے کر فرمایا کرتے تھے۔"  
"میں تم دونوں کو اللہ کے پاک گناہات کے ساتھ ہر شیطان، ہر برے گناہوں  
کوڑوں اور ہر نظر بدی آنکھ سے اس کی پناہ میں دیتا ہوں۔"

تشریح

عبد بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

إِنَّ كُنَّا كُنَّا كَانَ بِغُورَةِ بِنَا إِسْمَاعِيلَ وَ سَخَايَ غُورُ

"تم دونوں کے باپ سے مراد ایراکیم علیہ السلام ہیں۔"

انہیں باپ اس لئے کہا کہ وہ آپ کے چچا بھی ہیں۔

يَكْتَسِبُ لِنَبِ الْأَمَّةِ

نامہ سے مراد مکمل گناہات، نعل، بخش گناہات، شفاء، بخش گناہات، مبارک گناہات

ایسے گناہ جو برحق اور عیب سے پاک ہوں۔

مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ يَدْخُلُ فِتْنَةً شَبَابِيٍّ، الْإِنْسِ وَالْحَرِ  
مِنْ شَيْطَانٍ سَ تَحْتَ، اسنی شیطان اور شیطان جنوں کے شیطان  
آجاتے ہیں۔  
(بخاری جلد ۶، ص 494)

ایک سے بدھ بھی ایراکیم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَرَدَّ عَلَى ابْنِ إِسْمَاعِيلَ وَبَنَاتِهِمْ وَبَنَاتِهِمْ فَاتَّصَفُوا

یاد کرو کہ جب ایراکیم علیہ السلام کو اس کے رب سے چند باتوں میں

آ رہا تھا، تو اسے سب میں چھوڑ دیا۔

فَإِنَّ ابْنَ عَدَسٍ مَرَّ بِكَانَ النَّسْرِ بِغُورَةِ الْخَسَنِ وَالْعَسَنِ

"تو اس نے کہا۔ میں تجھے سب کوں کا غیو بنانے والا ہوں۔"

فَإِنَّ ابْنَ عَدَسٍ مَرَّ بِكَانَ النَّسْرِ بِغُورَةِ الْخَسَنِ وَالْعَسَنِ

ایراکیم علیہ السلام نے عرض کیا، کیا میری پناہ سے بھی کچھ وعدہ ہے؟

فَإِنَّ ابْنَ عَدَسٍ مَرَّ بِكَانَ النَّسْرِ بِغُورَةِ الْخَسَنِ وَالْعَسَنِ

اللہ نے جواب دیا، میرا وعدہ ظالموں سے متعلق نہیں ہے۔

(سورہ البقرہ، 124)

تشریح

ایراکیم علیہ السلام نے اس آیت میں کہا کہ آپ کے تو تاج امامت سے سرفراز ہوئے۔

ابن حسین رضی اللہ عنہما کی نقل اور علی رضی اللہ عنہما کی نقل سے مراد اس آیت کا بھی، یہ سب اس آیت

امیدیں کہ جب میں سوائے اس میں "سپہر خرم و سرنگے" ذریعہ نہ بھی کا جو گل مرہو ہیں

ہوا کہ سیدنا ایراکیم علیہ السلام نے اس آیت میں چھ باتوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے سب وعدہ

سینے میں، پناہ، غیو، رست میں لے کر، ہر اہدایت و استقامت میں آپ کو کامیاب

مستحق بنانا اور اللہ نے جن ظالموں کو اس رست سے باز رکھنے کا وعدہ کیا، اپنے قول

ہو سے بڑھ اس کا بڑا احداثی فقیر اس لئے قرآن کی رو سے خالص کو ایہ عقیقہ امام کہا  
بھی کتاب الہی کی عارف ووری سے۔ کی تو یہ بھی جب عقیقہ راشد حضرت محمد بن  
عبدا اللہ بڑھنے کے سامنے کی سے بڑھ و امیر مومنین نہ تو آپ سے (شہ ۲۰)  
کوڑے لگوئے۔  
(فتہ سیاحہ حبیب المان جر)

□ کہاں حضور مہجور کا ٹوٹا، حدود اللہ کے قیام کا طبعہ و راز راست کا قفسار  
کہاں حدود اللہ کو رونے والا عالم و جاہ بڑھ؟

۔ چاہت خاک ریا عالم پاک؟

افسوس کہ دنیا داروں نے ہمیشہ ایسے خالصوں کا پتہ نہیں دیا۔

قیمہ صدیقی نے کیا خوب کہا۔

صاف کی ترقی پر مجرم، پہلے بھی قابض پائے

مستی میں ان کی حل حل ہنرم کج کر دے گئے۔

مجھ سم پر راہ، غلہ نہیں پہلے ہی بے قرمانے گئے

حسین علیہ السلام اولاد پیغمبر ہیں

حدیث نمبر ۱۴۴

"عالم میں یہود کہتے ہیں۔ کہ لوگ حجاج کے پاس جمع ہوئے۔ اس  
نے سنا تمام حسین علیہ السلام کا ذکر ہوا تو حجاج نے کہا۔ لَمْ يَكُنْ مِنْ  
ذُرِّيَةِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ۔ جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
اسی مجلس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ كَذَبْتَ يَا اَمِيْرُ  
اسے میرا آپ سے محبت ہے

فَقَالَ لِنَاسِيْنِي عَلِيٌّ مَا قُلْتَ نَبِيَّةً وَ بِضَاقِي مِنْ بَنِيْنِ عَبْدِ  
عَزَّوَجَلَّ اَوْ لَا فَقُلْتُ قُلَّا

"اے نبی مجھے اس بات کی دلیل قرآن کریم سے پیش کر اور مجھے  
قرآن پڑھ دوں گا۔"

فَقَالَ اَوْ مِنْ ذُرِّيَةِ دَاوُدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ اَيُّوْبَ وَ يُوسُفَ وَ  
مُوسٰى اِلٰى قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ وَ لَا خَيْرَ اَوْ يَمْضِيْ وَيَمْضِيْ وَ  
يَنْهٰىسُ (الاصحاح ۸۴-۸۵)

اور اسی کی نسل سے ہم نے داؤد و سلیمان، ایوب و یوسف، موسیٰ و  
(قرآن کے اس قول تک) اور ذکر پڑھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور  
ایساں علیہ السلام کو (راوی اب کیا)

ابن عمر سے سنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلْتُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَمْضِيْ  
مِنْ ذُرِّيَةِ اَدَمَ مِنْ اُمَّةٍ مِّنْ اَللّٰہِ سَہْجَیْ سَہْجَیْ سَہْجَیْ سَہْجَیْ سَہْجَیْ سَہْجَیْ سَہْجَیْ سَہْجَیْ  
میں۔ یہود و انیسویں کے پاس یہ آگے گئے۔







تاکہ سراسر لوگ اچھے میں کہ یہ بچے بچے کے، ان میں ہیں، بدست سے ہندو مقام پر اٹھانے کے مستحق ہیں۔

حضور ﷺ نے یہ عمل کر کے دکھا دیا کہ میرے خیر کے لیے یہی وارث ہیں۔ غوثی رشتے کی ہوتے ہیں بلکہ ان کے گھر میں یہ جو سنت کی بھاری و بھاری آئے، وہی ہے۔ اس میں سرخوردہ ہو کر بیٹے نہیں کہہ دیا وہ سب جہت میں خواب چاہیں گے۔

ان کے حکیم اللہ کا ناموں کی غیور نہیں ہیں ہی میں عقلی عدائی اعزاز "سید اشباب اہل الیہ" کا خطاب دے دیا گیا۔

اور جو ان کو کرنا نہیں نے عمل سے ثابت کر دیا کہ واقعی وہ اسی خطاب (Title) کے حقدار تھے۔

دنیا والے ان سے گھرا تے رہے اور یہ دین کے سچے محافظ بن کر کھڑے ہو گئے۔ دنیا والے دنیا سے گئے یہ جنت والے جنت لے گئے۔ اور تین سو تک امت پر واضح کر دیا کہ میرا ہونا اسلام کی جنتی کے لئے ہو کر ہونا ہوتا، اسلام کی سر جنتی کے لئے ہو۔ ویسے جانی کے گرد و نہ ہونا۔

گوں اگر یہاں سے سر کا خطاب پا کر چھوٹے میں کہتے۔ حسین دھڑ رہاں۔ مسامتہ اب ﷺ سے جو اتان جنت کے سردار کا خطاب پا کر کھڑے نہیں کرتے۔

## عالم خواب میں

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا منظر دیکھا

حدیث نمبر ۱۱۱

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُمَا بَرَى النَّاسُ ذَاتَ يَوْمٍ يَصُفُّ النَّهَارَ أَنْفَتْ أَنْفَرُ بَيْتِهِ فَأَرْوَرَهُ فَبَهَا دَمٌ فَلَقْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَابْنِي فَأَمَّا قَالَ فَقَالَ هَذَا دَمُ الْحَسَنِ وَأَصْحَابِهِ وَلَمْ أَزَلْ لَتُفَعِّلُهُ مَدَّ الْيَوْمَ فَأُخْبِرُنِي ذَلِكَ الْوَلْتُ قَدْ جُدَّ قِيلَ ذَلِكَ الْوَلْتُ

(عاشق الہابی کی روایت، ترمذی صحیح، مشکوٰۃ المصابیح، ۱۰ ص ۷۰، ص ۷۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت ہے انہوں نے کہا ایک روز دو پہر کے وقت میں نے رسول ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک شیشی (پتل) تھی، جس میں حور تھا۔ میں نے حجت سے یہ پوچھا، میرے اب آپ ﷺ پر قربان ایسا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا، یہ حسین و ران کے رشتہ دار خون ہے۔ اور میں آج تک سے اس کو اٹھ رہا ہوں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) میں نے اس تاریخ کو کھلو کر لیا، تو بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ حسین رضی اللہ عنہ اسی وقت شہید کئے گئے۔ جس وقت یہ خواب دیکھی تھی۔

تشریح

یہ واقعہ اگرچہ خوب کا ہے مگر تمام میں خوب بھی ایک حقیقت نکلتا ہے۔  
مفسرِ قرآن کا فراموش ہے

مُكَرَّمًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ

چنانچہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث 6984)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا

مَنْ زَانِيَ بِلِيٍّ فَالْيَوْمُ بِزَانٍ يَوْمَ يُسْأَلُ عَنْ زَانِيَتِهِ

"جس نے گھر میں ایک عورت کو بے حرمتی کی تو وہ مجھے عورت پر بے حرمتی میں

دیکھے گا" (بخاری، حدیث 6995)

علامہ ابن عربیؒ نے اس سے کہتے ہیں کہ جس نے اپنی عورت کو بے حرمتی کی تو وہ بے حرمتی میں دیکھا جائے گا۔

فَلْيَنْزِلْ فِي رِجْلِ الْمَرْءِ مَنَاسِكُ مَا يَكُونُ مِنْهُ لَكُمْ رُجُوعٌ

اگر وہ عورت عورت کا نام لے تو اس پر بے حرمتی کہتے تو آپ ﷺ

کو نہیں دیکھتے۔ (اسد، ص 12، حدیث 479)

تو اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی۔ لہذا جس سے بھی  
برسرِ نبویؐ ہو اس میں ایسا نہ فرماتے۔ ان کی حدیث بتاتا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ ﷺ  
جس کو بے حرمتی کی تو بے حرمتی کہتے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ ﷺ

(عبداللہ بن عباسؓ سے بھی فرمایا) مَنْ زَانِيَ بِلِيٍّ فَالْيَوْمُ بِزَانٍ يَوْمَ يُسْأَلُ عَنْ زَانِيَتِهِ  
صورت سے بھی فرمایا) مَنْ زَانِيَ بِلِيٍّ فَالْيَوْمُ بِزَانٍ يَوْمَ يُسْأَلُ عَنْ زَانِيَتِهِ  
دیکھو اس نے فرمایا دیکھا ہے۔ (بخاری، حدیث 6997)

نہجی حدیث کی روش میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ابن عباسؓ کا نام

جس کا نام ہے جو حدیث اور اس کو لیا تھا بعد میں خبرِ شہادت میں کچھ نہیں پڑی  
وقت اور اسی دن کی تصدیق ہو گئی۔

"اس کی عورت اہل یہ ہے

کہ اس کا نام ہے جو حدیث اور اسی دن کی تصدیق ہو گئی۔ (صحیح بخاری، حدیث 6984)

اس لئے کہ اس کا نام ہے جو حدیث اور اسی دن کی تصدیق ہو گئی۔

شہادت میں اس کا نام ہے جو حدیث اور اسی دن کی تصدیق ہو گئی۔ (صحیح بخاری، حدیث 6984)

حضرت کو اس سے پہلے بھی بار بار یہی خبر شہادت کا کہہ رہا تھا (عمر ۱۱) اس لئے کہ اس کا نام ہے جو حدیث اور اسی دن کی تصدیق ہو گئی۔

جس کی کوئی حدیث کی حدیث میں نہیں ہو سکتی ہے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے

کہ اس کی حدیث میں اس کا نام ہے جو حدیث اور اسی دن کی تصدیق ہو گئی۔ (صحیح بخاری، حدیث 6984)

نہجی حدیث میں اس کا نام ہے جو حدیث اور اسی دن کی تصدیق ہو گئی۔ (صحیح بخاری، حدیث 6984)

نہجی حدیث میں اس کا نام ہے جو حدیث اور اسی دن کی تصدیق ہو گئی۔ (صحیح بخاری، حدیث 6984)

نہجی حدیث میں اس کا نام ہے جو حدیث اور اسی دن کی تصدیق ہو گئی۔ (صحیح بخاری، حدیث 6984)

نہجی حدیث میں اس کا نام ہے جو حدیث اور اسی دن کی تصدیق ہو گئی۔ (صحیح بخاری، حدیث 6984)

مقامت و فنش

خلافت راشدہ کے مخالف بدترین بدعتی ہیں

۴۴ پیٹ نمبر ۱۴۱

عدا مہاسانی نے یہ حدیث لکھی ہے۔

عِيَابُ سَعْدٍ مَرُوعًا بَلِغَتْ سَيِّئَاتُكَ مَعْرُورٌ  
رَحْمَةً يَفْعَلُونَ السَّيِّئَاتِ وَيَهْتَدُونَ بِالْذِّقَةِ وَبِوَجْهِ  
الْمَصُوعَةِ عَمَّا فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَتَوْنِي  
كَيْفَ الْقَوْلُ قَالَ تَسْأَلُونِي يَا إِبْنِ أُمِّ عَدِي كَيْفَ تَعْلَمُ لَا  
كَلِمَةً لِمَنْ عَصَى اللَّهَ

ابلی ہر مظلوم ولایت کرتا ہے۔

جب خلافت راشدہ کا خاتمہ ہوا تو بعد والوں نے اقتدار ہی بدل ڈالیں۔ نئی سلاطین حالت ایجاد کر میں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ عسکر پر آئینہ ست و غیرہ ہو چکا اور بھانئیں کے اور بدعات پر چل کر سے ہوں گے۔

بڑا اور اس کے ٹوٹنے کے کوئی ہی سنت حق جیسے ملایا تھا؟ بڑا اور اس کے خورج سے وہ کوئی سنت حق جیسے بڑا کر کے حضور ﷺ کی پیش گوئی کو چور کر دیا جس سے مومنین اور چار نظامہ بخئی ہے جو حضور ﷺ اور آپ ﷺ پر دے جان ماروں۔ مسلسل (23) تجسیر میں قائم کیا تھا۔

جس کا عقد فروغ دینا سوئی آمدنی ریاست حق اور اس حکمت حق پر۔ چھوٹے ہو گئے۔ اور چھوٹے بڑے ہو گئے۔ بدل و اضافہ کا دور دورہ ہوا۔ اس نیت کھلکی نیند سوئی گئی۔ نیکیاں چروان چرخیں اور برائیاں ادب کے درہ گئیں۔

جب اس سنت حق کا بیڑہ فرق ہوا جب لوہے سے مس بن گیا اور اسے حال کرتے کرتے خود شہید ہو گئے۔ یہی وہ بدعت کبریٰ تھی جسے امام حسین علیہ السلام نے میدان میں اتر آئے، بعد والے جب خود حسین سے عاری ہوئے تو چھوٹی چھوٹی فوجی جڑوں میں بٹھ رہے تھے۔ اسلام کی اس جہاد اور اصول پر حیت ترک کر گئے۔ فروغ میں بکس کر اٹھ اٹھ رہے ہیں۔

سچا دین اسلام کی حرکات مذکورہ سے دنیا بھر میں واضح رہیں کے رہ گیا۔ حال کے بدین سارے عالم کیلئے سراسر رستہ ہے۔

نگاہ ابلیہ ہر مظلوم میں احرام حسین

حدیث نمبر ۱۱۱

حضرت ابلیہ ہر مظلوم کی آخری بھاری میں مردان کی حیدوت کو آج۔ ہاؤں ہاؤں میں کہنے لگا جتنا عرصہ میں دلوں میں رفاقت رہی تھی آپ کی بات پر نفسیں آج صرف یہ بات تھی ہمیشہ بلی کی اور ہو جس و جسین بھرت سے آپ کی محبت یہ سن کر ابلیہ ہر مظلوم سے سویشے اور قریب میں گواہ دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ ہم رسول ﷺ کے ساتھ مجلس تھے۔ راستے میں کسی چادر میں سر چھپا کر سے سن کر اس کے واسطے دانے کی آواز تھی۔ یہ دلوں اپنی اللہ سے پناہ تھے۔ آپ ﷺ سوئی تھے۔ ان کے قریب پہنچے پھر میں۔ آپ ﷺ وفاتے ہوئے۔ سارے غنائی تھے۔ میں جنس کو کیا ہو؟ حضرت فاطمہ علیہا السلام عرض یا فاطمہ! میں اس میں سر چھپا کر خود پانی پینے سے متشککہ ہی طرف سے رہے۔ لوگ یہ نہ تھے۔ اس میں اپنی کسی سے متاثر نہ آپ ﷺ نے جلد سے آواز دی تھی خدا جنتک عتقہ گا، کیا کسی سے پانی پینے سے متاثر نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے اس کے ساتھ ادا کیا کہ کسی کو بھی عیب نہ دینی نہ سارے میں سر چھپا کر سے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرما دی۔

نابولونی عتقہ صفات بچوں میں سے ایک تھے بڑا۔ انہوں نے چوڑے سے بچے سے عیب آپ ﷺ اور بکڑا دیا۔ آپ ﷺ سے اپنے سینے سے چمکایا۔ وہ آپ ﷺ کی گود میں چھپ رہا تھا۔ چپ نہیں ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے مبارک نکالی اور اسے چماتے تھے۔ وقت رفتہ میں کارہا ختم کیا اور اسے سنوں ہو گیا۔ جبکہ دوسرے مسلسل ردا رہا تھا۔ آپ ﷺ سے فرمایا

نابولونی الاخو "یہ ہمارا بچہ بھی تھے وہ اس کو بھی آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک چمکائی۔ اور وہ بھی چپ ہو گیا۔



ساری جگہ لے جاتا ہو۔  
 اللہ!۔ حسینؑ پر عیادت نہ کی۔ نہ نے ہی پہنچا۔ اس کے بچے بہت  
 کرشمیں اور غمگیناں تھیں۔ سب سے پہلے، محمدؐ اور امام حسینؑ کے علم  
 ہوا کہ وہ اس پر بعد شہادت پہنچا رہے ہیں۔ عہد میں وہ قیامت پر اللہ اس کے  
 رسول ﷺ کو کیا دکھائیں گے۔  
 یَوْمَ نَبْهِطُ مِنَ الْسَّمَاءِ وَنُزُولُ وَحُورٍ  
 "جس دور کو لوگ سرخرو ہوں گے۔ قیامت کے روز اور بکھڑوں کا  
 چہرہ کال ہوگا۔"  
 (آل عمران: 106)  
 رَحْمَةً مِنِّي فَكُنْتُ حَسْبًا  
 شَفَاعَةُ حَبِیْبِهِ یَوْمَ الْحِسَابِ  
 "جو لوگ حسینؑ کو لے کر ہیں وہ روز قیامت اس کے ساتھ ہیں کی  
 شفاعت کی جیسے امید کر سکتے ہیں؟  
 محدثین پر اللہ کی کرڈوں رحمتیں ہوں۔ جنہوں نے حسبِ اہل بیت نماز پڑھا  
 کائن ادا کیا۔  
 قاتلینِ حسینؑ کی روایتِ حدیث مردود ہے  
 میں سب سے پہلے کہ "سیدنا ابراہیمؑ" دیکھ، محمد بن ذی جوش  
 نے سخت علامہ ابی یونس لکھتے ہیں۔  
 تَسْتَبَیْغُ بِعَدُوِّهِ فَإِنَّهُ أَخَذَ لِقَائِهِ الْفَضْلَيْنِ  
 یہ روایت حدیث کے اہل نہیں ہے کیونکہ یہ (صحیہ) قاتلینِ حسین  
 میں سے ہے آگے لکھتے ہیں کہ ابراہیمؑ نے کہا۔ شہر ہمارے ساتھ  
 لہذا یہ حقائق پھر دہرایا کرتا تھا۔

اللَّهُمَّ بَلِّغْ نَعْمَةَ آتِي شَرِيفٍ لَا غَيْرَ لِي  
 "اللہ! تو بتا دے کہ میں شریف (بے شک) ہوں، اللہ مجھے  
 بخشے۔"  
 قُلْتُ كَيْفَ يُغْفَرُ الْفُلُوكَ وَفَدَاغَتْ عَلَى فُلِي أُمِّي دَسُونِ  
 اللہ پروردگار  
 "روٹی نہ کہ۔ اللہ! تجھے کیسے معاف کرے گا۔ جبکہ تو ہے  
 رسولِ پروردگار سے بیٹے کو لے کر تے میں مدد کی تھی؟"  
 قَالَ وَتَعَذَّتْ فَكَيْفَ نَصَحْتُ بِنِ امْرَأَةٍ مَا هُوَ لَا وَمَرُونا بِمَقَرٍ  
 فَلَمْ يُجَالِسْهُمْ وَتَوَلَّى خَلْفَهُمْ كَمَا نَزَّاهُ مِنْ هَدِيدِ الْعُصْبِ  
 الشَّقِيقِ  
 "میرے نبی، افسوس تھا کہ ہم کیا کر سکتے تھے جبکہ ہم سے عمر  
 نے یہ عمر یہ تھا جس کا ہم کارکن کر سکتے تھے؟ مگر کارہارت تو  
 ہمارے شہر ہائی دعوے اے مدد سے ہزار ہا۔"  
 قُلْتُ إِنَّ هَذَا الْعَدُوَّ لَيَسْبَحُ فَإِنَّهُ لَيُغْفَرُ لِي الْغَرْوَبِ  
 "امام ابی یونسؑ نے فرمایا۔ یا اس کا بدتر یہی نہ ہے۔ عمر ان کی  
 اعانتِ سرورف (کیک) کا سون میں ہے کہ خدا کی نافرمانی  
 میں۔"  
 (معجم الاضداد، دم 280)  
 □ امام ابی یونسؑ نے توکل حسینؑ پر میں کسی حدیث کی روایت حدیث کو بھی رو کر تے  
 ہیں۔ اب وہ لوگ سوچ میں جو امام حسینؑ پر کے حوالہ کو حاکم کہتے ہیں۔ کیا ان کی  
 نیکیاں مقبول ہوگی؟ کیا یہ روایت حدیث کے قابل ہیں؟ کیا محدثین کی نگاہ میں یہ لوگ  
 مجرم نہیں ہیں؟ کیا یہ شیعہ اللہ سے ہو سکتے ہیں؟





رَبُّنَا إِلَهُ الْجَنَّةِ وَالْجَهَنَّمَ  
لَعَنَ اللَّهُ بَرَزَقِي صَلَاحًا

میں ایک لوگوں سے محبت کرتا ہوں کہ جو ان کو خدا کی جیسا نہیں ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ اللہ اسی وجہ سے مجھے خیر و برکات کی نصیب کر دے۔

امت مسلمہ میں صحابہ بہت گزروئے ہیں۔ مگر حسن و حسینؑ جیسے صالح نوجوان کہاں ہوں گے جن کی حوائی و صابیت، اللہ کو اتنی پسند آئی کہ سید الشہید ہوں۔ اللہ کے حکیم مرتے پر ناز کر دے گئے۔ یہ عظیم مرتے صرف نبویؐ و پیغمبروں سے ملے، بلکہ یہ مثال کارناموں کی وجہ سے ملے ہیں۔ جس سے فخر و عزت کا رنجر سے بلند ترین ہو گیا۔ بلکہ ساری امت اس پر فخر کرتی ہے۔ ورنہ وہ اس کے ذرا سے بھی شرم ان کی خدمت میں پیش کرتی ہے۔ بے کوئی ایسا خوش نصیب جسے زندگی میں حضور ﷺ سے لڑ دینا دیا ہو۔ اور حق مت شک۔ یہ درود و سلام دل کی گہرائیوں سے پڑھا جاتا ہے؟ چاہا تو اسے اس کے تک، ہر مسلم کی زبان اس ذکر خیر سے تروتابی ہو؟

ایذا سے فاطمہ الزہراءؑ کو ایذا سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے

حدیث نمبر ۱۳۱

مسور بن عزمہؓ کہتے ہیں۔ میں نے حضور ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا تھا کہ نبیؐ میں سے وہ مجھ سے اہم ہے۔ اہم کی کہم کی پنی ذی، وہی چیز کے نکاح میں دینا چاہتے ہیں۔ میں اپنا زنت نہیں دیتا، میں عورت نہیں دیتا، میں اپنا زنت نہیں دیتا۔ لیکن اگر میں دینا چاہتا تو میری بیٹی و طلاق کر دے۔ اور ان بیٹی سے نکاح کر لے۔ اس سے کہ میری بیٹی سے نکاح کر لے، مجھے برا لگتا ہے جو اسے برا لگے۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے جس سے میری بیٹی کو تکلیف ہو۔ (رواہ ابو نعیم و حدیث میں اس کتاب اس کتاب)

تشریح

۱۔ مردہ و امس پر کیوری سبب کیستے ہیں۔  
وَبُورَ دُنْيَا مَا اَدَّاهَا فِيهِ نَعْرِيمُ اَذَى مَن يَتَذَقَّى الْمُسِيَّ بِمَا قَدَّه  
لَا اَذَى الْمُسِيَّ خَرَامٌ اِنَّهَا لَفِيْنَةُ وَ تَحْجَرُ  
"جو میری بیٹی کو تکلیف دے۔ وہ مجھے تکلیف دیتا ہے۔ اس فرمان میں ایک سختی و اذیت کا پتہ چلتا ہے۔ حرام ہونے سے جس کی اذیت سے نبی ﷺ کو تکلیف پہنچے۔ نبی ﷺ کو ایذا پہنچنا حرام ہے۔ چاہے تکلیف تھوڑی ہو یا بڑی، اس پر اہل علم کا اتفاق ہے۔"  
"مردہ و امس آپ ﷺ پر نہ تائید کی گئی ہے کہ  
وَلَقَدْ خَرَّمَ بَيْنَهُ يَوْمَ بَدْرٍ مَا يُلَوِّدِي فَاطِمَةَ  
جو فاطمہ زہراءؑ تکلیف پہنچا۔ یہ تائید نہیں کی گئی ہے کہ تکلیف پہنچا ہے۔  
فَكُلُّ مَنْ رَفَعَ يَدَهُ فِي خِيَةِ فَاطِمَةَ شَيْءٍ لَّفَاذٌ بِهِ فَهَوُ

يُؤَدِّي الشَّيْءُ بِشَيْءٍ هَذَا الْخَبَرُ الصَّحِيحُ

"حق فاطمہ کوئی بھی نہ دیتی ہوئی جس سے آپ سیدہ کو تکلیف پہنچی، جس چیز سے فاطمہ تکلیف محسوس کرے اس سے نبی سیدہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس نے بے نیکی سے یہ بھی مدعی ثابت ہے۔

مرید علامہ سید کبیر علیہ السلام لکھتے ہیں۔

وَلَا شَيْءٌ تَعْظِمُهُ فِي إِذْخَالِ الْأَذَى عَلَيْهِمْ مِنْ قِبَلِ زَلِيلَةٍ

"حضرت فاطمہؑ کو سب سے بڑی تکلیف جو پہنچائی گئی وہ ان کے بیٹے (حسینؑ) کو (میدانِ کربلا میں) بے دردی سے قتل کیا گیا" (تحریر: امینی جلد دوم ص 251)

### علامہ کا رشفاعت

ای مخرج کا ایک واقعہ ابن حجر کی بیوی سے نقل کیا ہے۔

عبداللہ بن حسن بن حسن بن علیؑ ایک روز عمر بن عبدالعزیزؑ کے پاس لے۔ نوخیز جوں تھے، سب کے ہاتھوں کی رنگیں کمر بن چکے تھیں، فیضانِ رائے۔ ان کی بھری مجلس میں تھکری کی طرف متوجہ ہوئے۔ سب کا کام یہ تھا کہ ان کے پیٹ پر طہار کاٹی۔ اور کہا: قیامت کے دن یہی عداوت تھی، سے یاد رکھنا۔ جب حضرت عبداللہؑ چلے گئے تو عمر بن محمد بن حسن نے خدمت میں (کہ اس آں رسالتؐ کے بیٹے واقعی عزت کیوں دی؟) حضرت عمر بن عبدالعزیزؑ سے فرمایا۔

مجھے شہدادت سے مدد دے دیجیے کہ میں خود رسولؐ سیدہ سے سن رہا ہوں۔ علامہ میرے قسم کا کھڑا ہے، جس چیز سے مدد دینی ہوتی ہے، مجھے بھی اسی سے خوشی ہوتی ہے۔ اس میں چاہا ہوں کہ اگر کامیاب آج زندہ رہتا ہوں تو جس ملک میں نے ان

کے بیٹے سے سب کچھ ہوتا ہے، وہ سرورِ خوش ہوتی ہیں۔ دوس نے پوچھا۔ چرا آپ سے ان کے بیٹے کے پیٹ میں ضرب کیوں گئی تھی؟ فرمایا: رسولؐ کا مکر، قیامت کو عداوت کرنے کا۔

وَرُخُوْفٌ تَنَافُؤُنَ فِي شِعَاعَةِ هَذَا (اصول من احوال ص 284)

"میں سیدہ کرتا ہوں کہ میری عداوت کریں گے۔"

حافظ علامہ ابن حجر علیہ السلام نے اس روایت کو آخری حصہ میں نقل کیا ہے۔

وَلَمَّا غَمَزَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَيْهِ سَيْلٌ لَمْ تَقْلُتْ هَذَا

فَلَمْ تَرْخُوْفْ بِهَذَا شِعَاعَةِ خِيَدِهِ

"جب عمر بن عبدالعزیزؑ نے انہیں غمزدگی کا ٹوکس لے سوا

نہ۔ میرا دشمن! یہ کام آپ نے کیوں کیا؟ فرمایا۔ میں سب کے

تہمتوں پر ان شفقہ میں مدد کرتا ہوں۔"

(ذکر اہل بیت ص 136)

حافظ ابن حجر علیہ السلام نے اس سیدہ زہراؑ سے عبداللہؑ پر کمال درجے کے رد و کس (Remarks) لکھے ہیں پورے سلسلے کا متن (Foot Note) دے۔

مفسرہ راجی ہے کہ ہمارے علماء بہت حرا سے بڑے تھے تھیں۔ کسی اور کیلئے نہیں دیکھی۔ بن محمد بن ہاشمؑ کا زمانہ ان میں۔ محمد بن عمرؑ نے کہا۔ وہ اہل بیتؑ میں سے تھے۔ ان کو اہل بیتؑ نے عزت و شرف و حب و اہمیت سے نوازا تھا۔ محمد بن ہاشمؑ نے کہا عمر بن عبدالعزیزؑ کے ہاتھ ان کا بہت مقام تھا۔ ابن عباسؑ نے انہیں عہدہ جہاد کے شہادت میں دیا تھا۔ (تحریر: عبداللہ ربیع ص 186)

علامہ سید کبیر علیہ السلام نے نقل کیا ہے کہ فاطمہؑ نے فرمایا تاتے ہیں۔ عمر بن عبدالعزیزؑ نے یہی نقل فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیزؑ نے فرمایا تاتے ہیں۔

اس بنیاد پر وہ قیامت میں شفاعت خواہر ہوگا۔ لہذا آج بھی اگر کوئی آل رسول ﷺ سے بغض رکھے یا بدتمیزی کرے، وہ حقیقت میں اپنے فاعل پر جس بڑے اس رسول ﷺ کے کائنات میں جگہ ہوتا ہے۔ اور درحقیقت امت نبی پر ہے۔ عروہ کی کامیابی کرتا ہے۔

### اصلی سیدہ

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے ایک فکر انگیز واقعہ لکھا ہے۔  
 عبداللہ بن مبارک بن سیدہ بیان کرتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں ایک آدمی حج نہ کر سکا بہت شوقین تھا۔ اس نے حسب معمول ایک سال حج کا ارادہ کیا۔ بہت سے لوگ حج کرنے تیار ہو کر بغداد آئے۔ یہ شخص بھی اس کے ہمراہ روانہ ہوا۔ حج کے لیے تیار ہوا۔ حج کا سفر وہی سال سفر فرمایا۔ میرے پاس پانچ سو (500) رہے۔ راستے میں ایک خانقاہ ملی۔ اس نے مجھے سے استعفا مانگی کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ میں ایک سیدہ رہی ہوں۔ میری بیویوں میں ہیں۔ ہم چاروں سے بالکل بیگانہ ہیں۔ وہ شخص کہتا ہے کہ اہل حقوں کی بات میرے دل میں پیوست ہوئی۔ میں نے پانچ سو (500) پیار سے دامن میں داس لیے۔ پھر میں نے کہا۔ اب اپنے گھر جاؤ۔ دینداروں سے اپنا وقت گزارو۔ اس نے اللہ کا شکر ادا کیا اور چلی گئی۔  
 اس سال اللہ نے میرے دل سے حج کی کشش ختم کر دی۔ میرے سب رفقاء حج پر نہ گئے۔ وہ حج بیت سے حج نہ کر سکا۔ تو میں نہیں ملے جیسے دوسرا ہوا۔ خوش کرنے کیسے کیا۔ جس حالتی گول کر مبارک باد بنا۔ چاروں ہی مجھے حج کی مبارک باد دے رہے تھے۔ اس بات نے مجھے حیرت میں ڈال دیا۔ جب رات چھاتی میں سو گیا۔ خواب میں ہی اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا۔  
 يَا لَكَ لَمْ تَقْعَبْ مِنْ نَفِيْتِ الشَّيْءِ لَكَ يَا نَحْبِيْ غَفَّتْ

مَنْهُوَ وَأَغْفَتِ صَعْبَةً فَسَأَلَتْ اللَّهَ تَعَالَى لَخْلُقَ فِيْ حُوزِكَ مَلَكًا لَّهُوَ يَنْجُو عَنْكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ  
 'اے اللہ! عاصیوں کی مبارکبادی سے توبہ نہ کر، تو ایک پریش حال (میری سس کی خاتون) کی مدد کی ہے۔ اور اسے ہے نیاز کر دیا ہے۔ میں نے آپ کے لئے اللہ سے دعا کی۔ تو خداوند عالم نے میری شکل کا ایک فرشتہ پیدا کر دیا۔ جو ہر سال میری طرف سے حج کیا کرے گا۔'

یہ واقعہ اگرچہ حکایت ہی ہے۔ مگر ایمان والوں کے دل گرم اور نرم کرنے کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ جو حقیقی سیدہ ہیں ان کا احترام قیامت تک امت پر واجب ہے۔

### جعلی سیدہ

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ بعض حفاظ حدیث سے نقل کرتے ہیں۔  
 متوکل عباسی مکران کے دربار میں ایک عورت نے دعویٰ کیا کہ وہ سیدہ فاطمہ سے ہے۔ اس نے دربار میں سے پوچھا۔ اس کی تحقیق کیسے کی جائے؟ تو کہا گیا کہ اہل ارضاء (عسکری سپاہ) سے معلوم کریں۔ انہیں بلوایا گیا۔ وہ بد تکلفی لائے تو متوکل نے ان سے پتہ تو حجت پر پڑ گیا۔ پھر ان سے پتہ پڑ گیا۔ یہ سہ ماہیہ کے زمانے سے فرمایا۔  
 يَا اَللّٰهُ خَرِّمْ لِعَمِّ اَوْلَادِ الْفَحْشٰى عَلٰى الْبَيْتِ عَ لَلْفَلَقِ  
 لِّلْبَيْتِ عَ۔  
 'اللہ! نے حسین علیہ السلام کی اولاد کا گوشت شیروں کے لئے حرام کر دیا ہے۔ اس عورت کو شیروں کے آگے اہل کربلا کی رائی کر لیں۔ جب عورت سے کہا گیا تو اس نے اپنے جھوٹے دعویٰ کا اعتراف کر لیا کہ وہ سیدہ نہیں ہے۔'



صرف حسینؑ ہی کیوں لکھے؟

حدیث نمبر ۱۶۸

جو آدمی شریعت اسلامیہ میں گہری بصیرت رکھتا ہے اس کیلئے یہ سوال مٹ ہے۔

سیرۃ نبویؐ اور خلافت راشدہ میں اس کی مثال موجود ہے۔

حدیث نمبر ۱۶۹

وَحَفَّتْ لَيْلِي عِنْدَ اللَّهِ سَجْعَةً يَخْبِرُهُ وَيَسْأَلُهُ اللَّهُ

"عبداللہ بن جعفر نے ام حسین کو بچھا لکھا اس میں وہ بے خوف و لرزہ

رہے تھے اور اللہ کا واسطہ دے رہے تھے۔"

فَلَحَقَتْ رَأْيِي

"میں نے اپنے بچہ کو دیکھا کہ وہ اب کبھی نہ۔"

لَيْلِي دَلَّيْتُ الرَّؤْيَا وَابْتُ لَيْلِي زَمُونِ اللَّهِ وَ لَمَّا رَأَيْتُ يَأْتِي

مناصی لہ (سیر اعلام النبلاء ج ۱ ص ۲۹۷)

"میں نے خواب میں رسول اللہؐ کو دیکھا ہے اور مجھے آپ نے

جو حکم دیا ہے اسی کی قیامت میں چاہا ہوں۔"

و سرس بنی ہاشم واصلہ ثے احدہ (خواب پریشان) نے دعا۔

لَئِنْ رَأَيْتُ قَدْ بَلَغْتُ دَهْرِي لَتَكُنَّ لِي نَفْسٌ مِثْلَ نَفْسِ أَبِي

تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہی قدر میرا جس کا حکم میں اور اس سے

ل چکا تھا۔ اس پر انہیں تحملِ شریعتِ صدر حاصل تھا۔

اور سے بعض لوگ صل کے یوں سے ان کا حق کو پرکھنے کی کوشش

رہتے ہیں۔

ماہین ذی قعدہ سے جنگ کیلئے صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ کو شریعت

صدر حاصل تھا۔

بلکہ عمر فاروقؓ جیسے سب لوگ گھبرائے ہوئے تھے کہ کد کو

نماز میں سے جنگ کیلئے گھبراہٹ ہے؟

میش اسامہؓ کی ردا کی پر صرف ابوبکرؓ کو شریعت صدر حاصل

تھا۔ باقی سارے صحابہؓ تذبذب میں تھے۔

سب حدیث پر حضور بنی ہاشم و شریعت صدر تھا۔ نیزہ سے کہہ کر

پریشان تھے کہ کیوں کفار کے سے اب کوشش کی گئی تھی۔

تجنگ بخاری میں حدیث ہے کہ وہ ان ملعون عید کی نماز پڑھانے کے

تھے۔ یہ لوگ کوشش عید حاضر پر تھے حنیفہ حضرت ابوسعید خدریؓ

نے جمعہ میں مردان کو کھانا دیا۔

غیر نعم و اللہ

خدا کی قسم اتم نے سنت ظہیر بنی ہاشم کو بدل لیا ہے۔

(حدیث نمبر ۱۶۸)

اب کوئی کہے کہ ابوسعیدؓ کو یہ پڑی تھی؟

خدا کا یہ کہہ کر کہہ رہے۔ بلکہ بے شمار صحابہؓ کی اولاد میں خاموش

بھی نہیں۔

کیا یہ اعتراض کرے والا غرض درست ہوگا؟

یا ابوسعیدؓ کی حق کوئی قابلِ ستائش ہے؟

بالکل اسی طرح امام حسینؑ کا سید اللہ نے کھول دیا تھا کیونکہ اس وقت وہ خاندانِ نبوت کے اجدادیت اور شریعتِ نبویؐ کی پاسداری کے عملہ در تھے۔ اور ان قرآن سے پوری طرح واقف تھے۔ لہٰذا کا ارشاد ہے۔

لَوْ لَا بَنَيْنَاهُمُ الرُّبُوبُونَ وَلَا خُتِرَ عَنْ قَوْمِهِمُ الْإِيمَانُ وَالْكَفَرُ  
الْمُحْتَلِّ لَيْسَ مَا كَانُوا يَصْعَقُونَ (احمد 63)

”کیوں ان کے علاوہ اور مشائخ اہلِ نبیؐ نہ بنائے گئے۔ اور نہ ان کے ایمان اور کفر

کھانے سے تمہیں روکنے؟ جتنا بہت ہی بڑا کارنامہ نہ ہو گیا ہے جو وہ تیار کر رہے ہیں۔“

اس علمِ حدیثی کا صدق اور یہاں ہونا کیا ہے؟ امام حسینؑ ان قرآنی حکام کو جانتے ہوئے بھی کسی غامضیہ میں نہ گرفتار ہوئے؟

یہ میدان کارِ زاری میں اتر کر دین کی کوششات کے ذریعے جیتا ہے کہ قرآن کا منشا برائیوں کے تلافی، چپ سادہ لیٹاؤں ہے۔

بلکہ خدا کے پانچوں سے گرا کر ان کے حق حکومت کو لڑنا اور پاش پاش کرنا ہے۔

اور ان کی ہمتِ اسماعیل کا پردہ چاک کرنا ہے۔

عبداللہ بن جعفرؑ کے دو (2) بیٹے ام حسینؑ کے ہمراہ شہید ہوئے اور باقی نہیں بچے۔

وَقِيلَ مَعْ أَنتَسَيِّبٌ مُحَمَّدٌ وَعُونَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمْرٍ  
بِأَمْرِ طَالِبٍ۔

”موت میں کے ساتھ ان کے بچے محمدؑ اور عونؑ بھی شہید ہوئے جو عبداللہ بن جعفرؑ کے بیٹے تھے۔ (سجہ عام ۶۱۱ء)

اسی عبداللہ ام حسینؑ کو روکنے والوں میں تھے جب ان کے پاس آ کر یہ کہیں کیا کہ حسینؑ سے کہیں کیا؟ تو ان جعفرؑ سے اسے جوتا رہتے ہوئے تھا۔“

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ وَالْيَحْيَىٰ نَقُولُ هَذَا

”موتی عورت۔ بچے ایک حسینؑ کی شان میں یہ کہو اس کرتا ہے؟“

وَاللَّهِ لَوْ يَشَاءُ لَمْ يَخْتِ أَنْ لَا تَقَارِفَ خَتَىٰ تَحْقِلَ مَعَهُ

”خدا کی قسم! اگر میں وہاں ہوتا تو بھی حسینؑ سے جدا نہ ہوتا۔ میں

ان کے ساتھ چپ سادہ لیٹا ہوتا۔“

میں اپنے ہاتھوں سے اگر حسینؑ کا ساتھ نہیں دے سکا۔ پھر میرے دو بیٹوں نے جہاں قرآن کے مجھے حوصلہ دیا ہے۔ (۱) یہ ۵۹۳/۸ قال بنی سحر ۵۹۴/۸





حدیث ۳۰۰ میں حالِ حسینؑ و علیؑ کے ایسے بیان ہیں کہ آج بھی وہاں پر آتے ہیں۔  
ایسی ہی ایک شہرِ رسالت ہے جہاں سے آپؐ کا تعلق ہے۔ یہاں پر حضرت علیؑ کی قبر  
فاروقؓ کی قبر سے تو ہم فاروقؓ پر آپؐ کے مدفن کی شکایت ہے۔ یہاں پر  
نہا ہے کہ میرا خلیفہ نہیں ہوگا کہ میری قبر میں نہ ہوگی۔ یہی حالِ حسینؑ میں  
میں تو حاضر ہوں کہ وہاں کے وہ ہیں وہاں کے وہ ہیں وہاں کے وہ ہیں وہاں کے وہ ہیں  
پیش کر کے رکھو۔

واقعی حسینؑ اور کے امامؑ نے حسینؑ پر سے یہی شفقتِ رحمت ہے  
بہترین نمونے پیش فرمائے۔ جہاں ساری شریعت کے حضور حضورؑ کی رحمت کے لئے اسوۂ  
کمال ہیں۔ اسی طرح جب حسینؑ پر بھی قتل کر دیا جائے۔  
(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

”در حقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ سے سب سے بہتر نمونہ ہے۔“  
یعنی جیسے یہی اگر حضورؑ حسینؑ کی قبر حاضری پر آئے ہوتے تو اس سے یاد  
رہنے کے واسطے یہاں پر تپا ہوتا۔ یہی عرض کرتی تھی جب انہیں حسینؑ کی قبر  
میں سے یہی موعود کی دعا میں یہ حسینؑ پر مفقود ہے۔ اسے یہ حضورؑ کی رحمت  
ہے جس میں ہوا ہے۔ نام حسینؑ میں کہ حضورؑ کی طرف سے اس میں حدیثِ رحمت  
پہنچنے کا جس سے ان کا نام ہی میں کہ ان کے حضورؑ اور ائمہؑ پر عقیدت ہے۔  
جس کا وہ اس کے خلاف ہوگا کہ اس کا وہاں میں ہوگا۔ جہاں انہیں سنتوں پر  
لوگوں سے جنگ و جدال کرتے ہوئے نظر آتا ہے۔ وہاں حضورؑ کی یہ شفقتِ رحمت  
حسینؑ پر نظر نہیں آتی۔

## حسینؑ کی تازی داریاں

### حدیث نمبر ۳۰۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
لَمَّا كَانَ فِي الْفَتْحِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا كَانَ فِي الْفَتْحِ  
الْفَتْحِ لَمَّا كَانَ فِي الْفَتْحِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا كَانَ فِي الْفَتْحِ  
يَوْمَ هُبَيْلَ مَرْثَةٍ وَهَبًا مَرْثَةً لَمَّا كَانَ فِي الْفَتْحِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
خَفَى أَخَذَهُ قَاتِلُ قَوْصَعٍ خَدِي يَدَيْهِ نَعْتِ بَعْدَهُ وَالْأُخْرَى  
نَحْتِ دَفْنِهِ قَوْصَعٌ لَدَا عَلَى فِيهِ بَقِيَّةُ لَقَالِ حُسَيْنٌ مِثْلِي وَ  
أَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَخْبَتَ اللَّهُ مِنْ أَخْبَتَ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَقَطَ  
مِنْ الْأَفْئِدَةِ (مسند کرامت جلد ۱۸ ص ۱۸۰۷) (قال ابن حجر)

”ابن حجرؒ حضورؑ کے ساتھ ایک رحمتِ عظام کے لئے لکھے۔  
حضورؑ سب سے آگے بڑھے اور دیکھا تو حسینؑ دیکھ کر بچوں  
کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ آپؑ حسینؑ کو پکارنے لگے تو وہ  
بچہ کی دھڑ دھڑا کر رہا تھا۔ مگر وہ کھیل رہا تھا۔ حضورؑ  
اسے نہا لے گئے۔ مگر وہ پکار پکار کر آیا۔ حضورؑ اسے اپنے پاس  
اس کی گردن پر رکھا اور سر اٹھا اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اپنے منہ  
مہرک اس کے منہ پر رکھا اور اسے چومتے لگے۔ مگر حضورؑ  
نے فرمایا حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں۔ اللہ  
اس شخص سے خوش ہے جو حسینؑ سے محبت کرے۔“



بَيْنَ الْقَوْمِ وَ بَيْنَ نَهْضِ كَالْشَّيْءِ فَاجْعَلْ بَيْنَ وَخُوبِ  
الْمُتَعَبَةِ وَ خُرْمَةِ الشُّرْطِ وَ الْمُهْمِلَةِ وَ (حوالہ دورہ)  
"قاضی عیاض رحمہ اللہ" حضور ﷺ سے مسکن کو آ کر  
اپنے آپ پر بیٹھا تو ایک سی ہرقہ رانہ گویا آپ پر بیٹھا تو وہی  
سے دور سے پتہ چل گیا ہوگا۔ میرے مسکن کو ہرقہ مٹے درمیان  
کیا حد پیش تھے وہاں سے آگئی اس کی محبت واجب قرار دی اور  
مسکن کو سنے خلاف نثری و راہ قرار دیا۔" (حوالہ دورہ)

بعض لوگ بچوں سے گھر کی چار دیواری کے اندر ہی محبت کرتے ہیں۔

مگر حضور ﷺ نے حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کر کے اندر ہی نہیں کی، بلکہ سر عام  
جہاں سارے لوگ اپنی نگاہوں سے کچھ نہیں دیکھ سکتے تھے وہاں بھی محبت میں آکر صبر پر اٹھ  
کر، کبھی حد سے طویل کر کے کبھی راتوں پر غصہ برپا بھی کیا وہاں زحمت پھینکا، جو سب کو  
معلوم ہو جائے۔ یہ کام خیر نہ تھا کہ کوئی حد نہ کر سکے کہ میں نے جو کچھ بھی کیا تمہارے بھی  
دیکھتے رہتے۔ اور ہر بار صبر سے قہر سے بھی رہتے۔ یہاں سے سو اسوں سے صبر  
بالہ ورجہ حال میں محبت و شفقت سے کام لیا۔ اسیں وہاں نہ دیکھا۔ دیکھا۔ دیکھا۔ دیکھا۔

کے کہیں اللہ کے سر فرماں کی زد میں نہ آ جاتا۔

وَالَّذِينَ يُؤْفُكُونَ زُجُورًا وَاللَّهُ لَعَنَهُمْ عَذَابَ أَلِيمٍ (التوبہ: 61)

"جو لوگ اللہ کے رسول ﷺ کو دھوکہ دیتے ہیں، ان کے لئے

اورات عذاب ہے۔"

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے علم خواب میں شہادت حسین رضی اللہ عنہ دیکھی

حدیث نمبر 32

عَنْ سَمْعَى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فِي وَهْنٍ تَكُونُ  
قُلْتُ مَا يَكُونُ؟ قَالَتْ زَائِلَتْ زُجُورًا وَاللَّهِ لَيَكُونُ  
الْفُتَامُ وَ عَلَى زَائِمِهِ وَيُخْبِرُهُ لَكُرَاتٍ قَالَتْ يَا زُجُورًا  
اللَّهُ! لَأَنْ يَكُونُ خَبْرُكَ فَنَلَّ الْعَتَسِبِ أَيْفًا

سَمْعَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فِي وَهْنٍ تَكُونُ  
قُلْتُ مَا يَكُونُ؟ قَالَتْ زَائِلَتْ زُجُورًا وَاللَّهِ لَيَكُونُ  
الْفُتَامُ وَ عَلَى زَائِمِهِ وَيُخْبِرُهُ لَكُرَاتٍ قَالَتْ يَا زُجُورًا  
اللَّهُ! لَأَنْ يَكُونُ خَبْرُكَ فَنَلَّ الْعَتَسِبِ أَيْفًا

معیار روایت

حالی قنادین سے نسخہ ہے۔ یہاں ایک نسخہ ہے اس روایت کو صحیح نہیں کہا۔

قُلْتُ لَكِنْ يَكُونُ عَوْرَتِي عَنِّي عَنِّي

اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت تفویض دینی ہے۔

جس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کو خواب میں پریشان حال دیکھتے تھے۔

اور ہاتھ میں خون کی شیشی تھامے اور فرما رہے تھے کہ میں خون میں بیٹھ رہا ہوں اس میں حق

کر رہا ہوں۔ (اس روایت کو علامہ ابوالہادی بیہقی نے صحیح لکھا ہے)



اہل بیت کی طہارت اور پاکیزگی

حدیث نمبر ۱۴۴

عَنْ أَبِي سَمُرَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي نَضْلَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى أَهْلِ الْبَيْتِ» (مسند احمد ج ۱ ص ۱۶۶) قَالَ قَرَأْتُ فِي رِوَايَةٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى أَهْلِ الْبَيْتِ» (مسند احمد ج ۱ ص ۱۶۶) قَالَ قَرَأْتُ فِي رِوَايَةٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى أَهْلِ الْبَيْتِ» (مسند احمد ج ۱ ص ۱۶۶)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قرآن کی یہ آیت ہے کہ  
گھر میں ملازمت نہ کرے۔ "اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم اہل بیت کے ساتھ  
سے گدگی کو دور کرے اور تمہیں چاروں طرف پاک کر دے۔"

یہ اس طرح کی بات میں مصدقہ ہے جیسا کہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے بیان کیا (وہ آئے) تو قرآن یا یہ میرے اہل بیت ہیں۔

اسی حدیث کی تائید - مومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی ہوتی ہے کہ یہ کہیں  
نہیں کہیں گھر سے نکلے آپ ﷺ نے کالے بالوں کا کلمہ اور دعا تھیں۔ حسن  
حسین رضی اللہ عنہما آئے۔ انہیں کلمہ میں چھاپا یا پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا پر لکھا گیا۔ یہ نہیں بھی ہے  
کلمہ میں چھاپا یا پھر آپ ﷺ سے کہی آئے کہ آیت ۱۵۱۔ اِنَّمَا بُرِّدَ لِلَّهِ يُنْفِخُ  
عَنْكُمْ نَفْسَ خَشْيَةِ أَهْلِ الْبَيْتِ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۶۶) قَالَ قَرَأْتُ فِي رِوَايَةٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى أَهْلِ الْبَيْتِ» (مسند احمد ج ۱ ص ۱۶۶)

اسی سے متعلق حدیث امام ابن حجر عسقلانی بھی بیان کرتے ہیں۔

قَدْ كُنْتُ عِيَالِي الْبَيْتِ ﷺ أَنَّهُ كَانَتْ كَفَّةً عَلَى عِلْقِي  
وَفَاطِمَةَ وَحَسَنَ وَحُسَيْنَ فَقَالَ ﷺ: اللَّهُمَّ هَوِّلَا أَهْلَ الْبَيْتِ

نَبِيِّ قَدْ ذُهِبَ عَنْهُمْ الرَّحْسُ وَكَطِبُوا عَنْهُمْ نَظِيرًا

(ابن تیمیہ رحمہ اللہ ج ۱ ص ۷۸)

علامہ ابن حجر عسقلانی سے روایت ہے کہ اہل بیت کے لیے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى أَهْلِ الْبَيْتِ» (مسند احمد ج ۱ ص ۱۶۶) قَالَ قَرَأْتُ فِي رِوَايَةٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى أَهْلِ الْبَيْتِ» (مسند احمد ج ۱ ص ۱۶۶) قَالَ قَرَأْتُ فِي رِوَايَةٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى أَهْلِ الْبَيْتِ» (مسند احمد ج ۱ ص ۱۶۶)

امام ابن حجر عسقلانی سے روایت ہے کہ اہل بیت کے لیے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى أَهْلِ الْبَيْتِ» (مسند احمد ج ۱ ص ۱۶۶) قَالَ قَرَأْتُ فِي رِوَايَةٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى أَهْلِ الْبَيْتِ» (مسند احمد ج ۱ ص ۱۶۶) قَالَ قَرَأْتُ فِي رِوَايَةٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى أَهْلِ الْبَيْتِ» (مسند احمد ج ۱ ص ۱۶۶)

یہ اس طرح کی بات میں مصدقہ ہے جیسا کہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے بیان کیا (وہ آئے) تو قرآن یا یہ میرے اہل بیت ہیں۔  
اسی حدیث کی تائید - مومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی ہوتی ہے کہ یہ کہیں  
نہیں کہیں گھر سے نکلے آپ ﷺ نے کالے بالوں کا کلمہ اور دعا تھیں۔ حسن  
حسین رضی اللہ عنہما آئے۔ انہیں کلمہ میں چھاپا یا پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا پر لکھا گیا۔ یہ نہیں بھی ہے  
کلمہ میں چھاپا یا پھر آپ ﷺ سے کہی آئے کہ آیت ۱۵۱۔ اِنَّمَا بُرِّدَ لِلَّهِ يُنْفِخُ  
عَنْكُمْ نَفْسَ خَشْيَةِ أَهْلِ الْبَيْتِ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۶۶) قَالَ قَرَأْتُ فِي رِوَايَةٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى أَهْلِ الْبَيْتِ» (مسند احمد ج ۱ ص ۱۶۶)

اسی سے متعلق حدیث امام ابن حجر عسقلانی بھی بیان کرتے ہیں۔  
قَدْ كُنْتُ عِيَالِي الْبَيْتِ ﷺ أَنَّهُ كَانَتْ كَفَّةً عَلَى عِلْقِي  
وَفَاطِمَةَ وَحَسَنَ وَحُسَيْنَ فَقَالَ ﷺ: اللَّهُمَّ هَوِّلَا أَهْلَ الْبَيْتِ

چاہتے ہیں۔

كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي مُبَارَكٍ، مَحْتِ الشَّامِ إِلَيْهِ وَ كَانَ عَلِيُّ  
أَفْرَ الْعَلِيِّ عَلَيْهِ وَ حَقَّ اللَّهُ وَبَعْدَهُ مِنَ اللَّبِّ وَوَلَدَتْهُ فَدَا  
أَخْصَرَهُ حَقُّ عَدَا عَيْنُهُ وَلَدَتْهُ أَلْكَوْمُهُمْ أَكْرَمًا عَظِيمًا  
مَوْفُورًا (وَ كَانَ شَعْبُهُ مَشْكُورًا) (تواریخ ص ۶)

"حضرت فاطمہ علیہا السلام حضور ﷺ کو سب لوگوں سے زیادہ باری  
تعالیٰ میں پسندیدہ تھیں۔ باری تعالیٰ سے زیادہ نیک و عزیز تھے۔ ان سے  
۱۱ لوگ جن (حسن و حسین علیہ السلام) کو اللہ نے حضور ﷺ سے زیادہ پسندیدہ بنایا  
کے خوشبودار پھول بنائے۔ یہ سب کل روز قیامت جب حق تعالیٰ انہیں  
اپنے پاس حاضر کرے گا تو انہیں عظیم الشان دولت و بھروسہ سے  
نوازیگا۔ ورنہ اسے فاطمہ علیہا السلام کا ذکر ہی نہیں کیا جائے گا۔"

اس نکتہ کی تصدیق حدیثِ عاشوراء کرتی ہے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

سے جو چاہے گا  
اِنَّ النَّاسَ لَمَنْ اَحَبَّ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَالْتِ فَاطِمَةُ  
بِنْتُ قُتَيْبٍ لِّزَيْنٍ فَالْتِ وَ زَوْجُهَا

"حضور سب سے زیادہ محبوب ہوں تو؟ حضرت فاطمہ علیہا السلام  
فرمودیں: ہاں۔ اور جو چاہے میں اس سے وہ محبوب تر ہوں  
تو؟ فرمایا: فاطمہ کا شوہر، جو بہت روزے رکھے والا اور بہت شب  
زود اترھا (استدرک حکم جلد ۳ ص 1733) خدا ہی جانتا ہے اللہ اعلم"

خود پیغمبر اسلام ﷺ ہر مسکین و یتیم کی سواری بنے  
حدیث نمبر ۱۴

عَنْ أَنَسٍ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَضَىٰ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً  
فَكَانَ يَقْبَلُ فِدَا سَخَدَ وَ نَبَّ الْعَسَنَ وَ لَعَسَنَ عَلِي  
طَلَبَهُ وَ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ أَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا وَضَعًا زَلِيلًا  
فَدَا عَادَ عَادًا فَلَمَّا مَضَىٰ جَعَلَ وَجْهَهُمَا وَوَاحِدَهُمَا  
وَجْهَةً فَلَمَّا بَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَذْهَبَ بَيْنَهُمَا رَأْيَ لَمْ يَهْتَمِ  
فَالِ بِبُيُوتِهِمْ لَا، فَكَرَرْتُ نَزْلَةً فَفَالِ بِبُيُوتِهِمْ الْخَفَ بِأَيْتُكُمَا فَلَمَّا  
رَأَا يُغِيثِيَانِ فِي ضَوْيِهِمَا حَتَّى ذَخَلَا

(مسند احمد حاکم بحکم ص 1795، و قال النعمی صحیح)

"حضرت انس و ہریرہ بیان کرتے ہیں۔ ہم حضور ﷺ کے ساتھ  
نہارِ عاشوراء گزار رہے تھے۔ اور ان کا دل سب سے زیادہ تڑپا  
میں سے حسن و حسین علیہ السلام کو آپ کی کمر بوسہ ہو جاتے۔ جب  
آپ ﷺ سے ملنے تو ان دونوں کو چڑکراتے ہوئے دیکھ کر میں پریشان  
ہو جاتا۔ سب سے زیادہ تڑپا ہوا ہوتا۔ میں جانتا تھا کہ وہ حق کا  
رستہ نہ رہیں گے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک کواکب طرف  
اور دوسرے کو دوسری طرف پھیرا۔ میں نے عرض کیا کہ میں  
سب سے زیادہ تڑپا ہوا ہوتا۔ ان دونوں کو ان کی والدہ کے پاس  
بجواز آسنا۔ فرمایا: میں، پھر آسانی بھی دیتی تو آپ ﷺ نے  
انوں سے کہا: یہ تمہاری ماں کے پاس چلے جاؤ۔ وہ چلے جا رہے  
تھے۔ لیکن روک کر فرمادی تھی کہ وہ گھر کے اندر داخل ہو گئے۔"

اس حدیث میں آپ نے دیکھا کہ بچوں کا لڑائی کے اور چڑھتا۔  
ظاہر یہی چیز معلوم ہوتی ہے اور لڑائی کی توجہ بنانے کا وقت ہے۔  
بچوں کا سبب شریعت سے کٹنا "حق" موزوں دینا یا نہ دینا کہ بچوں کو ان  
کو تم نے میری نماز خراب کر دی ہے۔ مثال کے والدین کو کسر و فاش کی  
کدو دان لانا بچوں کو کابو کیوں نہیں رکھتے۔  
پھر آپ نے یہ باتیں کر کے بہت سے آثار کرنا میں یہ بات یہ تھی۔  
اکثر دیکھا نہیں دیتے۔ مثال کی حرکات سے پریشان ہوتے ہیں۔  
اور یہی چیز ہے کہ اب بچوں نے نماز میں حضور ﷺ کو سلیا ہے  
لہذا انہیں مگر چھوڑنے کی ہمت کی آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ  
خدیجہ سے جس "سالی" بھلی اللہ نے ہی چوکانی کہ انہوں بھائی اس  
کی روشنی میں پہنے کہ داخل ہو گئے یہ بھی نہیں ہے لہذا ان کی طرف  
سے یہ خاص کر ضرور ہو چکی کو سلیا ہو۔ ورنہ "سالی" بھلی مسلسل  
نہیں چلنے بلکہ تھکے دھکے سے چلتی ہے۔

اس حدیث کی ہمارے موضوع سے متعلق یہ بات ہے کہ حضور ﷺ  
اپنے بھائی کو اسوں سے کتنی شفقت اور محبت فرماتے تھے۔ بدیہی رب  
میں خشوع و خضوع کی کی برائیت "لی" کر رہی تھی اس وقتوں  
(لو اسوں) کو رنجیدہ کرنا گوارا نہ کیا۔ بچے کی کیا کمال ہے ہم اپنے  
ناہی ﷺ کو اپنی سواری (مرکب) بنائے رکھتے تھے۔ یہی  
بھی کہ حکیم تھے۔ چاہے لادلوں کو اپنے لاپرواہ رکھے تھے۔

## جسم و خیر و خیر باعث رحمت

جنگ بدر میں حضور ﷺ صرف سیدھی کرتے ہوئے سادہ میٹھی کے پیچ پر  
عزنی سے چاکر کا رومہ تھے۔ صف میں سیدھے ہو چاد۔ دو کپڑے کا حضور ﷺ  
"پ" اللہ سے حق اور اس نے ہاتھ دیا ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے تکلیف دی ہے، مجھے  
ملا۔ میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے و بنا ہوا۔ حضور ﷺ نے اپنے پیچ سے کپڑا اٹھا  
کر ہوا خوش عجب سے فوراً آپ ﷺ کا پیچ مبارک چوم لیا۔ حضور ﷺ نے چچھا  
ہوا "یہ تیس یا تیس" کہ حضور ﷺ "آپ رنگ" مجھ سے ہیں۔

قَالَ ذُو الْاُنْثَى اَجْمِ الْعَقِيدَ بَدَأَ اَنْ يَنْفَسَ حَلْدِي حَلْدَكَ  
"میں نے چا دیا ہے رحمت ہوتے وقت آخری مدد کے طور پر  
جہاں آپ نے مجھ سے سلیا ہے۔" تاکہ مجھ سے جہاں چو گئے۔

یہی اثر ﷺ ہے۔ اس سے جس حد سے کی قدر کرتے ہوئے سے دعا ہے خیر  
سے فوٹا۔ (موسمہ افرواد الکریم کی اور ص 98)

□ قلمیہ بن زیاد ﷺ نے بہت شہادت اپنے دشمنوں سے لی تھی کہ  
پاک سے لگائے تھے۔ (روایات میں 106 بحوالہ ابوالاعلیٰ)

۔ قل جائے دم میرے قدموں کے چلے  
بھی دل کی حسرت بھی آرزو ہے

□ ایسے وقت کی روشنی میں غور فرمائیں صحابہؓ اپنے نبی ﷺ  
کے بدن سے معمولی چھو چائے کو کھاج اخروی کا ریحہ سمجھتے تھے۔  
اب حسینؓ بھی کے بارے میں غور فرمائیں جن سے جسم اکو  
روسا ﷺ کے حسرت سے ملتے رہتے تھے۔ ان کی سعادت و خوش  
حالی اور خوش چینی کوئی شک نہ ہے انہیں نہیں ہرگز نہیں۔





ناروی کیسے غم میں روئے ہوا ہے دیکھا ہو گئے اور اسی صدمے سے وفات پا گئے۔

(۱) اور جس کی بیوی کے بارے میں وہ انہی افسوسناک سہار پر ہی رہتا ہے جیسا کہ صاحب نے عقلِ نیک کر انحصار فی فصل عینی پر جو تعریف کی تو شامیوں نے آپ کو روئے دار اور چہرہ کرمیہ سے ہم پینک چاہے ہر کسی طرح کہ کرمیہ پہنچائے گئے۔ جس حد تک رویش چراغِ دلوں اور ضلالت کی تاب نہ لکرا پئے حق تحقیق سے باطل۔ (شرح بلوغ المرام ص ۹۸۲)

### بہ مثال تفاوتِ حسین و حمیرا:

ہم ان کی حد بیان کرنے لگے اور کیا۔

(۱) ابو سعید بن کبر کے بزرگ کے پاس ان کا گھر اور بیانی علاقے سے آیا اس نے کہا۔ میرے بچہ اور اسے قتل ہو گیا ہے جس نے اس سے وارثوں سے کہا کہ آپ ہم سے خون بہا لے لیں اور مقتول کے وارث مان گئے ہیں۔ میرے خاندان نے سارا جوہر مجھ پر اس پایا ہے۔ جس میں قریش قبیلے سے تھا وہ لے لے حاضر ہوا ہوں۔ میرے بچے کا تیار کیا گیا تھا کہ کرمیہ کے قتل سے اسے پانچ سو روپے دیں اور رسولِ مہجور کی بیٹی سے کر رہا ہیں۔ ہم حضرت حسینؑ سے گھر پہنچے وہ گھر پر تھے۔ ہم جلا (بھلا) اسے مقدم پر اس سے گئے۔ ہم نے کہا کہ تمہاری بیٹی آپ سے ہات کر رہی ہے۔ ابھی آپ کے پاس آدمی ہیں امامؑ کو روک گئے وہاں سے ایک لاکھ کرے۔ ہوئے۔

پھر میں نے اچھی سے سامعہ دوست رسولِ مہجور میرے بچے کو قتل کر دیا۔ وارث خواہ بہا پر ہی ہو گئے ہیں۔ میں آپ سے قریش قبیلہ سے مدد طلب کرنے آیا ہوں۔ میں سے سوچ۔ پہل آپ سے کروں۔ امامؑ میں ہوں۔ فرمایا جس حد ہی جس

سے قبیلے میں حسینؑ کی جاں ہے میرے گھر میں ایک بھی بنار اور ہم نہیں سے۔ اس حد سے باز رہا۔ گھر وہاں آپ مجھے طاقتور آدمی نظر آتے ہیں۔ میرے عیت میں فصل سالی طاقتور چاہے۔ وہاں ہے ہمارے کارکن کے اسیے جہی فصل ہوا۔ اس سے لڑکاں کرمیہ میں لڑکا اور ان کا خون بہا اور اس کے بعد آپ کی سب سے سب سے طاقتور رہی۔ میں نے کہا کہ میرے وہاں آپ پر قہر میں اپنے ہی دل کا ہمارے سب سے عیت کے گھر سے ہمارے کھانے کو کھانے کو دیا۔ تحریر تھا کہ ملاں بن ملاں آپ کا۔ ساری فصل کاٹ لینے دو۔ سے دو کو نہیں کھانے میں اسے عیت دے چکا ہوں۔ یہ آدمی گیا۔ فصل کوئی۔ پھر اسے فروخت کیا۔

تین (20000) روپے حاصل ہوئے۔ بارہ (12000) ہر روغن ہے دیکھے۔ باقی آٹھ (8000) روپے اس کے پاس بنائے۔ (مسودہ ابنِ بدین ص 519) (۲) وفات علیؑ کے بعد حضرت حسینؑ کو آپ کی طرف سے سارے بچاں (50) نامہ آ رہا۔ ان میں سے بعد حضرت حسینؑ کو بھی سارے بچاں کے نام سے آپ کی طرف سے روانہ ہے۔ (خوارزمی ص 510)

### امام حسینؑ کی عاجزی و رانکباری

ابو ابن ابی الدینؑ نے روایت کی ہے۔

مَرَّ بِالْحُسَيْنِ اَمْرٌ غَيْبِيٌّ غُلِيٌّ فَسَبَّحَنِي وَفَدَّ بَسَطُوا بَشَاءً وَ نَبَّيْنَاهُمْ بِمَسْرٍ فَقَالُوا: هَلُمَّ يَا اَمَّا عَبْدُ اللهِ فَهَوَانٌ وَ رَحْمَةٌ وَ قَوْلُهُ: «اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْفُتُكِيَّةَ» (السنن 23) فَاَخْلَقَ مَعْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: «يَرُدُّ اَنْفُسَكُمْ فَاحْبِسُوا» بَيِّنٌ فَقَالَ لِلرَّكَاةِ غَيْبِيٍّ اَمْرًا فَخَرَجَ حَتَّى جَاءَ تَحْتَ بَلَدِ حَرَمِ بْنِ (حدیث نمبر 558) امامؑ میں میرے عیت دے چکا ہوں۔ یہ آدمی گیا۔ فصل کوئی۔ پھر اسے فروخت کیا۔





بَعَثَ إِحْدَهُمَا عَلَى الْآخَرَى فَلْيَبْزُوا الْبَيْنَ بَيْنَهُ  
إِلَى أَقْرَبِ اللَّهِ  
"اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان سے  
دو میدان صاف کرادے۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ پر  
زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اپنے  
کے حکم کی طرف پھٹ آئے۔"

اسے بڑے واضح علم خداوندی کے ہوتے ہوئے پائی گزرا ہے اور درست  
پرانے کے بجائے بعض نے اس پائی گزرا کو مجتہد کے رہنے پر غور کیا۔ اور خود قیام پندار  
ہو کے گوشہ نشین ہو گئے اور خاموش قہر شامی میں بیٹھے۔ حالانکہ قرآن ہی سے  
قیام پنداروں پر فرض بنا تھا کہ جو خودت را شدہ سے نکرانے۔ اسے سمجھا کرتے اور  
عادت را شدہ کو استقام کرتے۔ حتیٰ مصحفوں کا قیام پندار میں اہل حدیث نے واقعہ دینی  
صورت میں اٹھنے۔ خود پندار سے۔ اس کی حدیث سمجھتی ہیں وقت پر اہل حق پر ظلم  
سے اگر کرام حسینؑ پیر سے خرم پھیر گئے اور عبادت حسینؑ پیر سے جدوجہد کی تو انھوں  
کھلیں۔ اگر بیانی کو بداد میں بکڑا لیتے تو کدوہ۔ اور دودھ پیر میں۔ سناچ نہیں۔ اور  
خودت را شدہ سے پیش کیلئے است مسلمہ غرض نہ ہوتی۔

یہ میرے حاتم دینی کی یاد دہانی حق تکہ مسلمانوں کو گرمی پرانے ہوئے سے۔ جس  
کی وجہ سے تمام مسلم دنیا ملک کے کلا حوالہ غیثت نفس زانی اور دار خالہ و چارہ۔ واقعہ  
خارج پھانے ہوئے ہیں۔ اور حوالوں سے سلام کہتے بدعتی کا سبب بنے ہوئے ہیں۔

محمد شین کرام کا شان اہل بیت میں نذرانہ عقیدت

محمد شین کرام نے جو اپنی تالیف کردہ کتب حدیث میں شان اہل بیت پر باب  
نامے میں مہربانی کا نقل کر دیتے ہیں۔

نہ فصل اصحاب اہل بیت

نہ فصل علی بن ابی طالب القزینی القزینی

ابن الحسنؑ (باب ۱) صحیح بخاری

نہ فصل قرآن رسول اللہؐ و مقبلة

فاطمہ عتیقہ السلام بیب السیؑ (باب 12)

نہ فصل الحسن والحسينؑ (باب 22)

نہ فصل علی بن ابی طالبؑ (باب 1)

(صحیح مسلم)

نہ فصل الحسن والحسينؑ (باب 8)

نہ فصل فاطمة بنت السی علیہا السلام

والسلام (باب 15)

نہ فصل علی بن ابی طالبؑ (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

نہ فصل علی بن ابی طالبؑ (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

نہ فصل علی بن ابی طالبؑ (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

نہ فصل علی بن ابی طالبؑ (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

نہ فصل علی بن ابی طالبؑ (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

نہ فصل علی بن ابی طالبؑ (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

نہ فصل علی بن ابی طالبؑ (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

نہ فصل علی بن ابی طالبؑ (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

نہ فصل علی بن ابی طالبؑ (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

نہ فصل علی بن ابی طالبؑ (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

نہ فصل علی بن ابی طالبؑ (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

نہ فصل علی بن ابی طالبؑ (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

[۱۶۸]۔ امام زکریاؒ

حسن زکریاؒ میں مستقل باب تو نہیں پایا مگر موصوف  
نے منقہ اعداد میں اسے ذکر کیا ہے۔ نمائش امیر  
المومنین علیؒ بن ابی طالب مرتب کرنے پر شامیں  
سے آتی بارگاہی کہ وہی سبب موت بن گئی۔

[۱۶۹]۔ امام حمادؒ

کتاب مناقب میں قول علیہ السلام للحسن بن  
علیؒ ان ابی ہاشم (المسند دوم للحمیدی)  
کان الحسن بن علیؒ شبہ فی منہ مناقب الحسن  
باب فضائل علی بن ابی طالب ابی الحسن  
الہاشمیؒ (شرح السمتہ 14 جلد)

[۱۷۰]۔ امام بخاریؒ

مناقب اہل الرسولؐ  
مناقب ابی محمد الحسن و ابی عبد اللہ  
الحسن ابی علی بن ابی طالبؒ  
مناقب فاطمہ الزہراءؑ

[۱۷۱]۔ امام طبرانیؒ

فاطمہ اصغر بنات رسول اللہؐ آجیہ  
إلیہ قیدات بہا لعبت رسول اللہ اہلنا  
فاطمہ رسول اللہؐ کی سب سے چھوٹی بیٹی جو آپؐ  
کو سب سے پیاری تھی حضورؐ سے خصوصی محبت  
کی وجہ سے سب سے پہلے ان کا ذکر کرتا ہوں۔

الحسن بن علی بن ابی طالبؒ بکسی اہل  
عبداللہ (المعجم الکبیر جلد 22 ص 397)

[۱۷۲]۔ امام ابن ابی شیبہؒ  
فضائل علی بن ابی طالبؒ (المصنف جلد  
11 ص 136)

مناقب علی الحسن والحسينؒ (ایضاً ص 162)  
مناقب علیؒ فی فضائل فاطمہؑ (بیت رسول اللہ  
(ایضاً ص 184)

[۱۷۳]۔ امام ابن مہانؒ

کتاب اخبارہ من مناقب الصحابة  
ذکر فاطمہ الزہراء بنت المصطفیٰؐ  
و (صحيح ابن حبان جلد 15، ص 401)  
ذکر الحسن والحسين سبطی رسول  
اللہؐ (ایضاً ص 409)

[۱۷۴]۔ امام حمید اتران البغدادیؒ ابواب مناجاة فی ذکر اولادہ  
الطاهرین و زوجتہم امہات المومنینؑ (الفتح  
الربانی شرح مسند احمد، جلد 22 ص 92)

[۱۷۵]۔ حاتم الطائیؒ  
ذکر بیان الفرائض ان امیر المومنین علی بن ابی  
طالبؒ (المستدرک للحاکم جلد ۱ ص 1766)  
من مناقب اہل رسول اللہؐ (ایضاً ص 1767)  
ذکر مناقب فاطمہ بنت رسول اللہؐ  
(ایضاً ص 1773)

و من مناقب الحسن والحسين ابن بنت  
رسول اللہؐ (ایضاً ص 1790)

۱۶۹۔ حاتم بن ابراهیم

باب فی ذکر علی بن ابی طالب (المصنف  
جلد 11 ص 144)

باب ذکر الحسن (ایضاً ص 204)

باب فی فضل اهل بیت (مجمع فروغ دہم ص 182)

باب حاجاء فی الحسن بن علی (ایضاً ص 199)

باب مناقب الحسن بن علی (ایضاً ص 215)

۱۷۰۔ علامہ ابن جوزی

مسند الحسن بن علی بن ابی طالب (جامع  
المسانید دوم ص 103) مسند الحسین بن علی

بن ابی طالب (ایضاً ص 104) مسند علی

بن ابی طالب (ایضاً ششم 123) مسند فاطمة

بنت رسول اللہ (ایضاً ہشتم ص 324)

۱۷۱۔ علامہ ابن عساکر

باب فی مناقب علی بن ابی طالب الهاشمی (الاصابة فی  
تمییز الصحابة جہازم ص 464)

فاطمة الزہراء بنت امام المتین رسول اللہ

الہاشمیة (ایضاً ہشتم ص 262)

الحسن بن علی بن ابی طالب الهاشمی

سبط رسول اللہ و زین العابدین امیر المومنین ابو

محمد (ایضاً دوم ص 60)

الحسین بن علی بن ابی طالب الهاشمی ابو عبد اللہ

سبط رسول اللہ و زین العابدین (ایضاً ص 67)

۱۶۹۔ علامہ ابن عساکر

باب فی مناقب علی بن ابی طالب الهاشمی (الاصحاب

فی معرفة الاصحاب سوم ص 197)

فاطمة بنت رسول اللہ (ایضاً جہازم ص 447)

الحسن بن علی بن ابی طالب الهاشمی

(ایضاً اول ص 436)

الحسین بن علی بن ابی طالب (ایضاً ص 442)

باب فی مناقب الحسن بن علی بن ابی طالب (جامع

المسانید دوم ص 103) مسند الحسین بن علی

بن ابی طالب (ایضاً ششم 123) مسند فاطمة

بنت رسول اللہ (ایضاً ہشتم ص 324)

۱۷۰۔ علامہ ابن جوزی

باب فی مناقب علی بن ابی طالب الهاشمی (الاصابة فی

تمییز الصحابة جہازم ص 464)

فاطمة الزہراء بنت امام المتین رسول اللہ

الہاشمیة (ایضاً ہشتم ص 262)

الحسن بن علی بن ابی طالب الهاشمی

سبط رسول اللہ و زین العابدین امیر المومنین ابو

محمد (ایضاً دوم ص 60)

الحسین بن علی بن ابی طالب الهاشمی ابو عبد اللہ

سبط رسول اللہ و زین العابدین (ایضاً ص 67)

۱۷۱۔ علامہ ابن عساکر

باب فی مناقب علی بن ابی طالب الهاشمی (الاصحاب

فی معرفة الاصحاب سوم ص 197)

فاطمة بنت رسول اللہ (ایضاً جہازم ص 447)

الحسن بن علی بن ابی طالب الهاشمی

(ایضاً اول ص 436)

الحسین بن علی بن ابی طالب (ایضاً ص 442)

باب فی مناقب الحسن بن علی بن ابی طالب (جامع

المسانید دوم ص 103) مسند الحسین بن علی

بن ابی طالب (ایضاً ششم 123) مسند فاطمة

بنت رسول اللہ (ایضاً ہشتم ص 324)

۱۷۲۔ علامہ ابن عساکر

باب فی مناقب علی بن ابی طالب الهاشمی (الاصابة فی

تمییز الصحابة جہازم ص 464)

فاطمة الزہراء بنت امام المتین رسول اللہ

الہاشمیة (ایضاً ہشتم ص 262)

الحسن بن علی بن ابی طالب الهاشمی

سبط رسول اللہ و زین العابدین امیر المومنین ابو

محمد (ایضاً دوم ص 60)

الحسین بن علی بن ابی طالب الهاشمی ابو عبد اللہ

سبط رسول اللہ و زین العابدین (ایضاً ص 67)

□ علی بن ابی طالب تمام صحابہ میں سے "باب فی فضائل اہل بیت" پر پانچویں، پانچویں  
کے بار سے میں احادیث نقل کرتا ہوں اور متعدد مقامات پر درج کرتا ہوں۔

فکر مٹی نگرے غار بج ایں کھ اکبرے غار  
اں کھ قریب حائل جہد کہ آب از قویٰ شمعے غار

روایت مفسرین کی ہے اور ان کی طرف سے بھی ہے۔ وہ اپنے ان میں سے ایک  
کے لئے ہے۔ یہ بھی نہیں سکا۔ وہی کہ درج شدہ اکبر ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ میں  
شہرہ دارانے کی کچھ اس وقت تک غلطی ہو چکی ہوگی۔ اسے سچی دیکھ کر اسے کون  
شعور ہے کہ اب تک کچھ ہے۔

(عربی ترجمہ 1331ھ تا 1312ھ)

AF-1534

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفر نامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

[toobaa-elibrary.blogspot.com](http://toobaa-elibrary.blogspot.com)